بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان

خدایا حمد خاص تیری ذات پاک کو * کہ تو نے اپنے
فضل سے ہم کو ہدایت بخشی * اور اپنی [illegible] محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی امت میں پیدا کیا * اور [illegible] خالص ک[illegible]
لگائی * اور بدعت کے عذاب سے بچایا * اور نبی ا[illegible]
[illegible] ہماری ہدایت کے واسطے رسول بنایا
مالک ہمارے اپنے اُس رسول کو ہم پر ا[illegible]
موافق درود بے انتہا بھیج * کہ اس نے خاص [illegible]
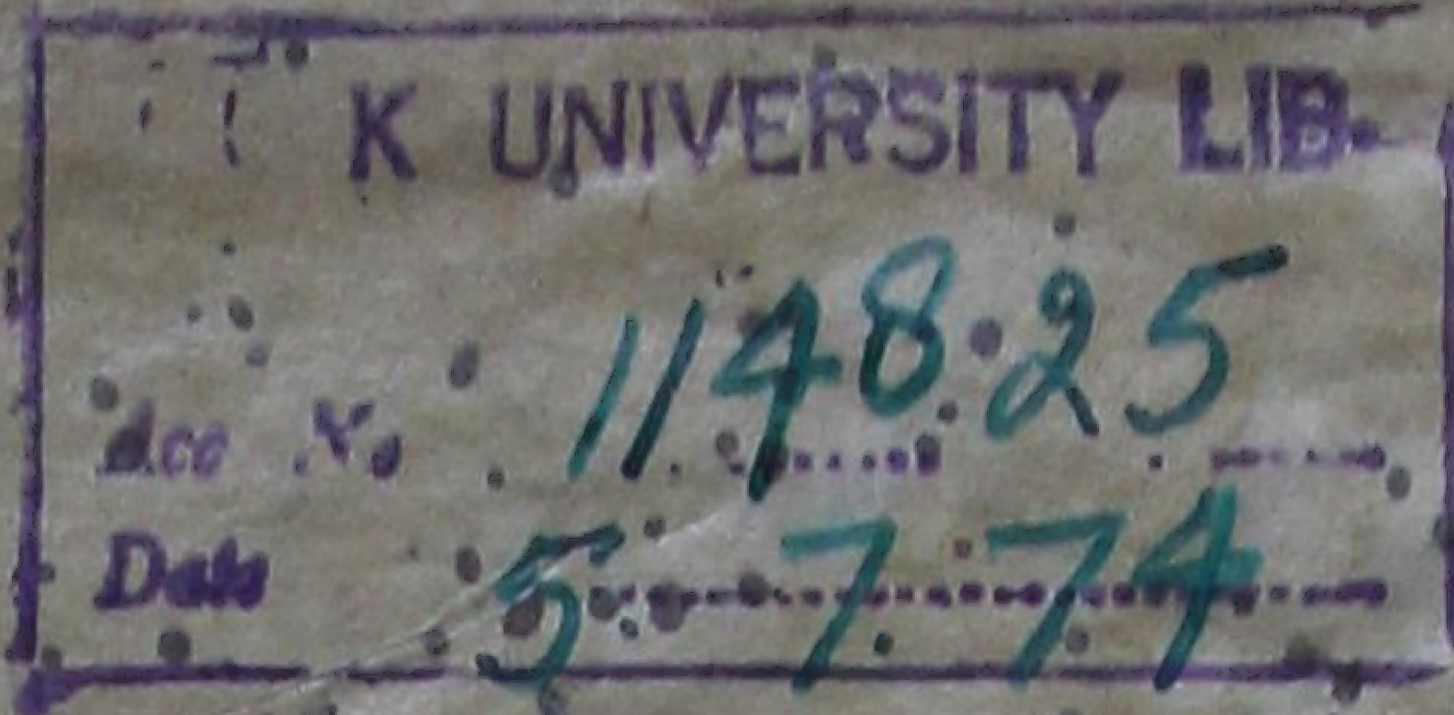
کے بموجب لوگوں کو شرک و بدعت سے ڈرایا * اور
سیدھی راہ پر چلایا * اور توحید کی خوبیاں اور
شرک کی برائیاں مفصل بیان کیں * اور سنت پر عمل
اور بدعت کے ترک کا تقید کیا * اور آل اور اصحاب ہر گاہ انہوں نے
سنت کو جاری اور بدعت کو رد کیا * بعد اس کے معلوم کیا چاہیے
کہ ایک فاضل جلیل متشرع دیندار نے * شرک اور بدعت کی
برائی کے بیان میں ایک رسالہ تقویۃ الایمان نام لکھا * اور اس
میں صرف آیتیں اور حدیثیں جمع کیں * اور اس کے دو باب ٹھہرائے *
ایک باب میں توحید کی خوبیاں اور شرک کی برائی ہندی زبان
میں بیان کئیں * اور دوسرے باب میں اتباع سنت کی خوبیاں
اور بدعت کی برائیاں * اور تفصیل بعضے بدعت کی آیت و حدیث
سے ذکر کی [illegible] اور ارادہ ہندی ترجمہ کا کیا * مگر فرصت نہ پائے اور
راہ خدا میں جا[illegible] * انا للہ و انا الیہ راجعون *
[illegible] بارہ سو [illegible] ہجری میں اللہ تعالیٰ نے اس
[illegible] محمد سلطان خان کے دل میں ارادہ
ترجمہ کا ڈالا * سو اس دوسرے باب کا ترجمہ ہندی
کیا * اور تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان نام رکھا *

انعام کو پہنچانا اور قبول کرنا اسکے اختیار میں ہی * ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم * سننا چاہیے کہ

جو کام یا اعتقاد یا قول ــــ ہے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود نہ کیا اور نہ کسیکو فرمایا اور نہ سب یا کرتے دیکھا * اور نہ حضرت کے بعد اصحابون مین رائج اور جاری ہوا * اور کبھی اصحاب معتبر نے اسپر انکار نکیا * اور نہ اصحابون کے بعد تابعین کے وقت * بغیر انکار کے رائج اور جاری ہوا * اور نہ تابعین کے بعد تبع تابعین کے وقت بے انکار کے جاری اور رائج ہوا * اور نہ ان چارون زمانون مین اسکی نظیر اور مثال پائی گئی * اور نہ مجتہدون نے اپنے اجتہاد کے راہ سے اسکو ثابت کیا * بلکہ حضرت اور اصحابون کے اور تابعین اور تبع تابعین کے بعد * اپنی طرف سے لوگون نے کام یا عقیدہ یا بات نئی ایجاد کی * اور اسکے کرنے مین ثواب جانا * سو وہ کام اور عقیدہ اور بات بدعت اور گمراہی ہے * پھر خواہ وہ کام یا اعتقاد یا بات بالکل خود نئی ہو یا وہ ... نہو * مگر جو کام یا عقیدہ یا بات ان چارون زمانون مین تو رائج ہوا * یا مجتہدون نے اجتہاد کی راہ سے ثابت کیا * اسمین کوئی

نئی بات اپنی طرف سے لوگون نے نکالی وہ بھی بدعت ہی *
اور وہ کام اور عقیدہ اور بات بھی بدعت مین شامل ہین * جیسے کہ دنیوی
بہ شرعی کامون کی طرح اہتمام اور تقید سے مصروف ہو کر کرین *
اور موجب ننگ اور نام اور تعریف اور مدح کا جانین * اگرچہ
اُس مین ثواب نجانے * اور جو کام یا عقیدہ یا بات حضرت نے خود کیا
یا کسی کو کرتے دیکھا اور پسند کیا * یا اکثر معتبر اصحاب نے کیا
وہ سنت ہی * یا تابعین اور تبع تابعین مین رائج اور جاری ہوا *
اور کسی معتبر نے انکار نہ کیا * یا مجتہدون نے اپنے اجتہاد سے
نکالا وہ سنت مین داخل ہی * اس تقریر سے معلوم ہوا
کہ یہ جو اکثر کہتے ہین کہ ایک بدعت حسنہ ہی اور
ایک بدعت سیئہ * بدعت حسنہ وہ ہی جو پیغمبر خدا
صلعم کے بعد نکلی قواعد شرعیہ کے رو سے * اور بدعت
سیئہ وہ ہی جو شریعت کے قواعد کا یہ مخالف ہو یا [illegible]
اُس کے جواز کا حکم نہیں معلوم ہوتا * بلکہ ایک نوع کی
برائی اُس مین پائی جاتی ہی * سو اس تقریر مین اور
تقریر مین جو اول مذکور ہوئی صرف نزاع لفظی ہی * انجام
دونو تقریرون کا ایک ہی * کہ جو چیز اس تقریر کے رو سے
بدعت حسنہ ثابت ہوتی ہی * اُس پہلی تقریر کے رو سے

وہی چیز بدعت مین شامل ہوتی ہی * پھر سنت کا لفظ چھوڑ کر
اسی اون کی اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدون کی بات کو
بدعت کیون کہئی * اور جو چیز اس تقریر کے روسے بدعت
سیہ معلوم ہوتی ہی * اس پہلی تقریر سے بھی وہی چیز بدعت
معلوم ہوتی ہی * غرض اشتباہ نہی کہ اس تقریر سے اصحاب
کبار اور تابعین ابرار کے نکالے ہوئے مسائل اور رواج
اور رسوم کو بدعت کہنا لازم آتا ہی * اور کل بدعۃ ضلالۃ
عیاذ باللہ
کہا ہان کرنا پڑتا ہی * تو مسلمان کو لازم ہی نزاع لفظی کو چھوڑ کر
اصل مطلب کو دریافت کرین *

الفصل الاول فی الاعتصام بالسنة والاجتناب عن البدعة.

فصل ہی سنت کو مضبوط پکڑنے مین اور بدعت سے بچنے مین * ف * یعنی
اس فصل مین محمد سنت کی خوبیان کا اور بدعت کی برائیون کا ذکر ہی

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ
جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَاذْکُرُوا نِعْمَةَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ
اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب
نے یعنی سورہ آل عمران میں * کہ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ
کی سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالیو * اور یاد کرو احسان اللہ کا
اپنے اوپر * جب تھے تم آپسمیں دشمن * پھر الفت دی تمہارے
دلوں میں اب ہو گئے اسکے فضل سے بھائی * ف * یعنے یہہ اللہ کا
بڑا فضل ہی کہ تمکو ایک نبی کے تابع کیا * اور ایک کتاب
دی کہ اسپر عمل کرو سب ملکر * اور آپسمیں پھوٹ نہ ڈالیو * کہ
کوئی اپنی طرف سے ایک مذہب نکالے * اور دوسرا اسکے مقابلے میں
نئی عقل کی تیزی جتانے کو دوسرا اور پھیلا دیا * اور جب
نئی نئی راہیں نکالیں تو یہہ پھوٹ پڑی اور ہلاکت تھا * سو فرمایا
کہ اس قرآن کو اللہ کی طرف سے رسی سمجھو * کہ جیسے
کوئی شخص کسی گڑھے میں پڑے ہوئے شخص کو رسی لٹکا کر
نکالتا ہی * سو اللہ نے یہہ قرآن اتارا * تم سب اسکو مضبوط
ہو کر پکڑو * جیسے نکالنے والا رسی کو پکڑتا ہی * اور جو رسی نہ پکڑے
وہ نیچے پڑا رہتا ہی یا سب رسی سے پکڑتے نہ تو گر پڑتا ہی * سو
تم سب ملکر اس قرآن کو مضبوط پکڑو اور اسی پر عمل کرو *
اور نئی نئی باتیں نکال کر دین میں پھوٹ نہ ڈالیو * اور اہاں

سنت کی جماعت سے توفیق نہ ہو* اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی کے اصل یہی ہیں* کہ دین میں قرآن کو چھوڑ کر بدعتیں اور من مانی باتیں نکالیں* اور من مانی باتیں نکالنے سے اور نئی رسموں کے رائج ہونے سے قرآن چھوٹ جاتا ہی* قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۙ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ *ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آل عمران میں* کہ اور مت ہو اُنکی طرح جو علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے* بعد اس کے کہ پہنچ چکا اُنکو صاف حکم* اور اُنکے واسطے بڑا عذاب ہی* جسدن سفید ہونگے بعضے منہہ اور سیاہ ہونگے بعضے منہہ* سو وے جو سیاہ ہوئے اُنکے منہہ* کہ کیا تم کافر ہو گئے ایمان میں آکر* اب چکھو عذاب بدلا اُس کفر کے کرنے کا

ف * یعنے اُنکی اُمتونکو خلاف حکم پہنچ چکا تھا پھر وے آپس
مین اختلاف کر کر بہت فرقے ہو گئے * چنانچہ یہود اور نصارے بہتر
بہتر فرقے ہو گئے کہ اُنکو عذاب ہوتا ہے * سو تم اُنکی طرح
مت ہو اور آپس مین پھوٹ نہ ڈالو * تمکو قرآن حدیث مین
خلاف خلاف کا حکم آ چکا * تم اپنے دین مین نئی نئی رسم اور
نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو * کہ کوئی
معتزلی ہوئے اور کوئی خارجی بنے * اور کوئی رافضی اور کوئی
ناصبی اور کوئی جبریہ اور کوئی قدریہ اور مرجیہ کہلائے * اور کوئی
سر پر بال رکھکر اور چار ابرو کا صفایا کر کر فقیری جتائے *
پھر اُن مین کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے * حکم یہی
ہے کہ سب ملکر قرآن حدیث پر عمل کرو * اور سنت کے طریقے
موافق مسلمان رہو * اور یہود نصاری کی طرح کئی فرقے مت
ہو جاؤ * اور نئی نئی باتین نکالکر تفرقہ اور پھوٹ نہ ڈالو *
اسواسطے کہ قیامت کو بعضے لوگ سرخ رو اور بعضے روسیاہ ہونگے *
تو اُن روسیاہوں سے کہا جاویگا کہ تم پہلے مسلمان ہوئے *
اور اللہ کی کتاب قرآن کے ماننے کا تمنے اقرار کیا * پھر دین مین
نئی نئی رسمین نکالین اور بدعات کفریہ جاری کین * تو
اُس سے اللہ کی کتاب موافق عمل کرنا چھوٹ گیا * پھر اُن سی

رسمون کے رائج ہونے سے اُنکی محبت دل مین پڑ گئی * اور
جب دستور تمام اُنکا شائع ہو گیا * تو قرآن مین جو اُسکے خلاف حکم پایا اُس
حکم سے دل مین انکار آیا اُس انکار کا مزا چکھو * اس آیت
سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی باتین نکالے اور بدعت
کے کام کرے تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹھہر جاتا ہی *
اور روز قیامت کو روسیاہ اُٹھیگا * پھر اُسپر عذاب ہوگا * اور
اُس سے کہا جاویگا کہ اُن بدعتون کا مزا چکھو * قَالَ اللہ

تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا
أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انعام مین * کہ جنہون نے
راہین نکالین اپنے دین مین اور ہو گئے کئی فرقے * تجھکو اُنسے کام
نہین اُنکا کام حوالے اللہ کے * پھر وہی جتا دیگا اُنکو جیسا کچھ کرتے تھے *
ف * یعنے جن لوگون نے دین مین کئی راہین نکالین * اور
جدے جدے فرقے متفرق ہو گئے * پھر تمہارے سے ملتے نہین *
اور ایک راہ اللہ کی بنائی ہوئی رسول کے کہنے سوافق

مذہب مانا نہیں چاہیے * ای پیغمبر تجھے اُن سے کچھ کام نہیں * وہ تجھ سے الگ ہیں وہ اللہ کے حوالے ہیں * کہ اللہ اُنکو عذاب کریگا * تب وہ جانینگے کہ وہ ہماری بدعات کے کام برے تھے * اِس سے معلوم ہوا کہ جب لوگ اللہ و رسول کے حکم موافق عمل نہیں کرتے * اور نئی نئی راہیں نکالتے ہیں * اور سمجھائے اور منع کیے سے باز نہیں آتے * تو اللہ تعالی اپنی ہدایت اور مہر اُنپر سے اُٹھا لیتا ہی * سو وہ گمراہی میں پڑے رہتے ہیں * کہ قیامت کے روز اُنکو عذاب ہوگا * سو اب دنیا میں اللہ کی طرف سے ہدایت کے واسطے قرآن آچکا اور رسول بتاچکے * پھر اب اگر کوئی نمانے * تو اللہ تعالی خود آپ تو آکر بتانے کا نہیں * مگر دن قیامت کو عذاب البتہ کریگا * قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے کیتنے سورہ روم میں * کہ نہو اُنمیں جنھوں نے پھونٹ ڈالی اپنے دین میں * اور ہو گئیے بہت گروہ * ہر فرقے جو اپنے پاس ہی اُس پر خوش ہوا ہے *

* ف * یعنی جو کام شریعت میں یا عقلوں کے نزدیک صریح
بد ہی اُسکو ہر کوئی بد جانتا ہی * اور جو کام برا کہ آدمی اپنی
عقل سے یا اور کسی سے دیکھکر نیا ایجاد کرتا ہی * تو
اُسکی صریح برائی قرآن و حدیث میں نہیں پاتا * سو اُس کام
کو نیک جانتا ہی * اور اُس پر خوش ہوتا ہی * اور بہت
شخص جو اُنسے نئی باتیں نکالتے ہیں * تو خوش ہو کر اُنکو پسند
اور اختیار کرتے ہیں * اسیطرح ہر فرقے کی جدی جدی نئی
نئی بدعتیں علحدہ علحدہ وضع کی ہوتی ہیں * تو گروہ گروہ
جدے ہو جاتے ہیں * اور دین میں اتفاق نہیں رہتے * اور
پھوٹ پڑجاتی ہی * مثلا ایک فرقے نے مرتضی علی رض کو اور
سب اصحابوں سے افضل اور بہتر جانا * اور اپنا لقب تفضیلیہ
رکھا * اور ایک فرقے نے مرتضی علی رضی اللہ عنہ پر اور اور
اصحابوں کو بر اجانا * اور محرم میں مجلسوں کی اور تعزیہ داری اور
مرثیہ خوانی اور سیاہ پوشی اور حقہ کی اور بعض اور آداب کی
ایجاد کی * اور ایک نے خبر غدیر اور عید بابا شجاع ٹھہرائی اور
نوروز کیا * اور روزے نماز اذان وضو میں کمی بیشی کر گئے
اپنا لقب شیعہ اور محبت اہلبیت رکھا * اور ایک فرقے
نے اُنکے مقابلے میں علی رضی اللہ عنہ کو برا کہنا * اور اپنا لقب

خارجی رکھا * اور ایک فرقے نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اولاد کی
دشمنی اور عداوت اختیار کی * اور نام بھی خطاب اپنے واسطے
گوارا کیا * اور ایک فرقے نے شفاعت اور دیدار الہی کا
انکار کیا * اور گناہ کبیرہ کو اسلام سے خروج کا باعث
جانا اور معتزلے کہلایا * اور ایک فرقے نے گوشہ نشینی
اور ترک امر بالمعروف و نہی عن المنکر اختیار کر کے
شغل برزخ اور نماز معکوس اور ختم اور توشے * اور طرح
طرح کی بنائی ہوئی درود وظیفے * اور فالنامے اور گنڈے اور تعویز
اور آثارے * اور حاضراتیں اور عرس اور قبروں پر مراقبہ
اور باجا راگ سننا اور حال لانا ایجاد کیا * اور مشائخ اور
پیر کہلائے * پھر کسی نے اپنے کو چشتی مقرر کیا کسی نے
قادری کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے
رفاعی ٹھہرایا * اور کوئی سر پر بڑے بڑے بال رکھ کر
یا چار ابرو کا صفایا کر اور بڑی بڑی ٹوپیاں اور تاج دھر کر
اور کفنی اور سیلیاں گلے میں ڈال کر مداریہ یا جلالیہ مشہور
ہوا * اور کسی نے دو چار زبانیں منطق اور ریاضی اور ہندسے
کی یاد کرلیں * اور آپ کو ملانے اور مولوی اور عالم مشہور
کرنے چاہا * سوا اس کے اور سیکڑوں بلکہ ہزاروں طرح کی

رہا ہیں نکالیں اور ہر ایک فرقہ خوش ہوا کہ ہم ہی خوب
ہیں * اور ہماری ہی راہ اچھی ہی * سو اللہ تعالی نے
فرمایا کہ تم ایسا نکرو بلکہ ایک بات اور دین اختیار کرو *
جو اللہ نے فرمادیا اور سابق میں بھی یہود اور نصاری نے اپنے
دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی گروہ ہو گئے سو تم ویسے نہ ہو * اور
اپنے دین میں پھوٹ اور تفرقہ نہ ڈالو * ایک قرآن حدیث پر
عمل کرو * اور اپنے پیغمبر کے تابع رہو تاکہ دین میں پھوٹ نہ پڑے *

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیے کہ اپنے ہی مذہب
اور رویہ اور طریقے و رسوم وعادات کو اچھا جانکر اُسپر
خاطر جمع کر کے بے فکر ہو کر بیٹھ نہ رہیں * بلکہ حق بات کی تلاش
میں رہیں * اور اپنے مذہب اور رویہ طریقے رسوم عادات کو قرآن
حدیث مقابلہ کریں * جو اُنکے موافق ہو سو اختیار کریں * اور جو
اُسکے مخالف ہو اُسکو ترک کریں * بڑا گمراہی کی یہی ہی *
کہ آدمی اپنے رویہ طریقہ پر اڑ رہیں * اور بیفکر ہو کر بیٹھیں *
بہت خلقت اِسی سے گمراہی میں پڑے ہیں * کہ اللہ و
رسول کا حکم دریافت اور تحقیق نکر کے * اپنے بزرگوں کی
راہ پر خاطر جمع سے مطمئن ہو کر بیٹھ رہے * اور جانا کہ یہی حق ہی *

قال اللہ تبارک وتعالی وَإِنَّ هٰذَا صِرَاطِي

مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ
بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَالِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انعام مین * کہ یہہ راہ میری
سیدھی ہی * سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہین * تمکو پھیر دینگے
اُسکی راہ سے یہہ کہہ دیا ہی تمکو تاکہ تم بچتے رہو * ف * یعنے یہہ
حق تعالی نے فرمایا ہی کہ قرآن جو مین نے تمہارے واسطے بھیجا
جو دین اور طریقہ مین نے تمہارے کرنے کے لئے فرمایا * یہی راہ میری
رضامندی اور میری طرف پہنچنے کی سبب ہی ہی * اسی راہ پر
چلو اور سوا اسکے اور راہین باپ دادون پیر استادون کی * رسم
رواج ملک کے بادشاہ امیر کی نچلو * اگر ان راہون پر چلوگے
تو وہ راہین تمکو میری راہ سے بھکا دینگے * یہہ مین نے
تمکو سمجھا دیا تاکہ تم خبردار ہو جاؤ اور اور راہون سے بچتے رہو *
اُسکی مثال ایسی ہی جیسے ایک بادشاہ نے کسی شخص کو
دور سے اپنے حضور مین بلایا * اور فرمان قاصد شتر سوار کے ہاتھ
بھیجا * اور اس مین لکھہ دیا کہ فلانے شاہ راہ پر ہو کر سیدھے
آئیو * اور اس شاہ راہ کی سب نشانیان لکھہ دین * اور یہہ بھی

کہہ دیا کہ فلانا ہمارا قاصد جو یہہ فرمان لیکر پہنچتا ہی * اسکے ساتھہ
جسطرح یہہ راہ بتلاوے حضور میں آئیو * اور اسمیں راہ
میں اور بھی بہت سی راہیں ملی ہیں * کہ وہ اور طرف گئی ہیں * اُن
راہوں کے چلنے والے بھی رستے میں ملینگے * اور اپنی طرف
بلاوینگے اُنکی طرف نہ جائیو * اور نہیں تو بھٹک جاؤگے اور حضور
تک نہ پہنچوگے * پھر وہ شخص تھوڑے دور چلکر اور راہوں
پر لگ جاوے * اور اُس قاصد کے کہنے موافق نہ چلے * اور
فرمان کو نہ دیکھے * اور اُسکے مطلب کو دریافت نکرے * اور اور
راہوں کے چلنے والونکے پیچھے چلے * اور پھر جانے کہ میں سیدھی راہ پر
بادشاہ کے حکم بموجب جاتا ہوں * تو وہ شخص ہرگز بادشاہ
تک نہ پہنچیگا * تو اب اُسکو یوں سمجھا چاہیے کہ جیسے
ہر زمانے میں لوگ دنیا کے کاموں میں نئی نئی وضعیں اور
طرحدار باتیں نکالتے ہیں ویسے ہی دین کے کاموں میں ہر زمانے
کے لوگ نئی نئی باتیں اور جدی جدی راہیں نکالا کرتے ہیں *
چنانچہ اِسی سبب سے اگلی دینوں والے لوگ یہود اور
نصاریٰ کئی فرقے ہوگئے اور مسلمانوں میں بھی لوگ ہزاروں
فرقے بن گئے * سو اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا
قاصد بنا کر اور فرمان اپنا قرآن دیکر لوگوں کے واسطے بھیجا * اور لوگونکو

اپنی طرف بلایا * اور قرآن مین سب باتین اپنی طرف پہنچنیکی
صاف کھول دئے * اور حضرت نے بھی سب رستے طریقے صاف
صاف بیان کردی * اور الله صاحب نے فرمادیا کہ یہہ قرآن
سیدھی راہ ہی * اُسکے موافق راہ چلو تو الله تک پہنچو *
پھر اگر یہہ دنیا تمہاری ہوکے * یا بھول پڑا ہوو گے راه
چلو گے * یا اور راہین نئی ایجاد کروگے تو نہ پہنچوگے * بلکہ بہک
جاوٗگے * جو شخص کوئی اور راہین چلے وہ منزل مقصود کو نہین
پہنچتا * اِس آیت سے معلوم ہوا * کہ قرآن کے موافق
عمل کرنا اور قرآن کی راہ کو اختیار کرنا یہی راه مضبوط
سیدھی ہی * کہ اِس راه پر آدمی بے خطر الله تعالی
کیطرف پہنچتا ہی * اور جو شخص اور راہون پر چلے وہ
گمراہ ہی الله کے راه سے علیحدہ * پھر وہ اور راہین کسی کی ہون *
خواه اگلی کافرون کی خواه ابکی کافرون کی * خواه جاہلون کی
خواه بدعتیون کی * چنانچہ اِس زمانے مین اکثر لوگون نے یہی
طریقہ اختیار کیا * کہ ایک راه قرآن حدیث کی چھوڑ کر بہت
سے فرقون کی راہین اختیار کین * نماز روزہ حج زکوة وغیره
عبادات نکرنا * دہریون اور سوفسطائیون کی راه یا نمازین
بعضی * اور جو عبادت اپنی مرضی موافق ہو کرنا * اور جو اپنی

دسوان چالیسوان برسی مردون کی کرنی * اور بچون
کی بیماری وقت سیتلا بھوانی کو ماننا * اور شگون وغیرہ کا لحاظ
کرنا * اور بہت رسمین جیسے تعزیئے * اور جیسے جھنڈے و نشان
قدم رسول وغیرہ کی تعظیمین کرنی * یہہ سب ہندؤن کی
راہ * اور اپنے عالمون مولویون درویشون کی نکالی
ہوئی ایجادی بات کو * خدا و رسول کے فرمودے کی
برابر سمجھنا * اور آیت کی تحقیق نکرنی یہہ یہود ونصاری کی راہ
لوگون نے اختیار کی * اور بہت باتین اپنی طرف سے نئی
نکالین * جیسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون کو
برا کہنا * اور ہزارون باتین اور رسمین اپنے یہان جاری
کرلین * اور ایک راہ قرآن وحدیث کی چھوڑ دیئی *
اگر قرآن کی راہ اختیار کرتے تو اپنا اچھا دین ہوتے
ہوئے * اور یہہ دینون کافرون کی راہین کیون چاہئے * اور
طرفہ یہہ ہے کہ منہہ زبان سے پھر بھی دعوی کئے جاتے
ہین * کہ ہم مسلمان ہین * اور خداے تعالی سے محبت
رکھتے ہین * قال اللہ تبارک وتعالی قل
إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے * یعنے سورہ آل عمران میں *
کہ تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو *
کہ اللہ تمکو چاہے اور بخشے گناہ تمہارے * اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہی * ف * یعنے یہودی اور نصاریٰ سب کے سب بیجا
دعوی کرتے ہیں * کہ ہمکو اللہ تعالیٰ کی محبت ہی * اور ہم
اُسکے بندے ہیں * اور جو کام ہم کرتے ہیں سو اُسکی محبت
سے کرتے ہیں * تاکہ وہ ہمسے خوش ہو اور ہمکو چاہے * پھر
اگر ہمسے کچھ گناہ بھی ہو جاے تو وہ بخش دیگا * سو اللہ صاحب
نے فرمایا کہ ای پیغمبر تو اُن لوگوں سے کہدے کہ اگر تم سچے ہو
اور تمکو اللہ سے محبت ہی * تو اللہ نے مجھکو اپنا رسول کرکے
تمہارے پاس بھیجا کہ تم میرے کہنے بموجب اُسکی بندگی کرو *
اور اُسکی محبت سے جو کچھ میں بتاؤں سو کرو * سو تم
میری راہ چلو * تاکہ معلوم ہو کہ تمکو اللہ سے سچی محبت
ہی تو وہ تمہارے گناہ بھی بخشے * کہ ایسے شخصوں
کے واسطے وہ بخشنے والا اور مہربان ہی * پھر جو شخص
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ چلے * تاکہ آدمی

طرف سے اپنی باتیں نئی نرالی نکالے * پھر دعوی کرے کہ مجکو
اللہ تعالی سے محبت ہی * سو وہ جھوٹھا ہی اور اللہ تعالی
اُسسے بیزار * اور پیغمبر صاحب کی طرف سے اُسپر پھٹکار *
اِسواسطے کہ وہ شخص اگرچہ ظاہر میں اللہ تعالی کی
محبت کا دعوی کرتا ہی * مگر حقیقت میں گویا وہ پیغمبری
کا دعوی کرتا ہی * کہ اپنی ایک شرع نئی جدی ہی قایم کرتا ہی *
وہ پیغمبر کا تابعدار کہاں ہی * بلکہ دوسرا ابھاؤ جیسے باغی
خوشامدی * محبت یہ چاہتی ہوتی ہی کہ محبوب کے کہنے
موافق کام کیجئے نہ جس طرح اپنا جی چاہے * اِسی بات سے
معلوم ہوا * کہ جو شخص حضرت کی سنت کی پیروی
نکرے * اور پھر اللہ تعالی کی محبت کا دعوی کرے تو
وہ جھوٹھا ہی * اور جو سنت کے موافق کام کرے اُسکی
محبت اللہ تعالی سے سچی ہی * اور وہ اللہ کا محبوب
اللہ تعالی اُسکو چاہتا ہی * اُسکے گناہ معاف ہونگے *
اور اللہ تعالی کی طرف سے اُسپر بخشش اور مہربانی ہوگی

قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا

یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت و
یسلموا تسلیما * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ
نساء مین * کہ سو قسم ہی تیرے رب کی اونکو ایمان نہوگا *
جبتک تجھی کو منصف نہ جانین * جو جھگڑا اوٹھے آپس مین *
پھر نہ پاوین اپنے جی مین خفگی تیرے فیصلے سے * اور قبول
رکھین مان کر * ف * یعنے جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملے
یا رسم اور عادت کے بابت لوگون کے آپس مین جھگڑا
اٹھے * ایک یہ کہتا ہو یون کیا چاہیے * دوسرا کہتا ہو
اون وہین یون کیا چاہیے * ایک دعوی کرے حق پہر اہا *
دوسرا کہے پہر اہی * کوئی کہے یہ کام یا رسم و عادت بد ہی *
کوئی کہتا نیک ہی * تو ایسے وقت مین چاہیے کہ محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف بناوین اور جو حکم ٹھہراوین *
پھر جو حکم حضرت فرماوین * یا حضرت کی حدیث سے ثابت ہو *
اوس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ خلاف *
جان و دل سے خوش ہو کر قبول کرین اور مان لین * تب
مسلمانون کا دعوی سچا معلوم ہو * اور جو شخص پیغمبر
خدا صلعم کو منصف اور حاکم نہ بنے * آنحضرت کے حکم سنے

دل میں ناخوش ہو * یا کہ حکم کو ماننے اور ہوں وہ حرام کرے وہ ہرگز
مسلمان نہیں * یا کہ کافر ہو منافق ہیں * کہ ظاہر میں آپ کو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں کہتا ہیں * پھر حضرت کے فیصلے
اور حکم سے راضی نہیں ہوتا * اور دل میں خفگی اور تنگی لاتا ہے *
اس مقام پر انصاف سے بوجھنا چاہیے * کہ اِس زمانے
میں ہندوستانی مسلمانوں میں ہزاروں ہی باتیں اور
نئے عقیدے اور رسم رسوم جو رائج ہیں * اور ایک جہان
اس میں گرفتار ہے * جیسے لڑکا پیدا ہوتے وقت ایک
بکرا ذبح کرنا اور بندوقیں چھوڑنا * اور زچا کی چارپائی پر تیر
اور کلام اللہ رکھنا * چھٹی کرنا اور نام فلان بخش اور غلام فلان
رکھنا * اور اگرچہ خون زچا کا چالیس روز سے کم میں بند ہو جاوے *
مگر پورا چالیس دن اُسکو ناپاک سمجھنا * بسم اللہ کے
واسطے چار برس اور چار مہینے کی قید کرنا * اور بسم اللہ کی
شادی کی محفل کرنا * اور ختنے میں شادی اور محفل اور رسم رسوم
کرنا * اُس مختون کو معاذ اللہ قبروں کے پاس بٹھانے نشان کے
سلام کو لیجانا * اُسکے ہاتھ جا کا کنگنا باندھنا اور اُسکے ہاتھ
میں اوہار رکھنا * اور رسوم منگنی کے کرنا پر تمے باندھنا
وغیرہ * اور شادی نکاح میں اُموتے باندھنا * اور دروازوں پر

بال باچھوڑنے کے پیچھے دینا * سانچق اور آتش بازی اور پھول
کی جھولی * اور روشنی کے سبد بیان اور تیان اور ناچ
اور زرد ماربجی یا سرخ کپڑے پہننا کنگنا باندھنا مرد کو مہندی
لگانا سہرا باندھنا * اور توبے گانا اور جلوہ کرنا * اور شادی میں
بھائی برادری کا کھانا کرنا * اور جوتھی کے دن محرم میں عورت
سے صحبت نہ کرنا * اور عورت کو زینت ترک کرنا * چار پائی
پر نہ سونا * تعزیے بنانا شدے نکالنا * علم کھڑا کرنا محرم کی
محفل کرنا مہدی بنانا * اور صفر کے مہینے کو بالخصوص تیرہ دن کو
نامبارک سمجھنا * اور آخری چہارشنبہ کو سیر کو جانا * اور ربیع
الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا * اور جب وہاں ذکر حضرت
کے پیدا ہونے کا آوے کھڑے ہو جانا * کہ روح حضرت کی
وہاں آتی ہے * اور ربیع الثانی کے گیارھویں کرنا * اور
جمادی الاول میں مکن پور کو بدیع الدین شاہ مدار کے چلّے کو
عرس میں جانا وغیرہ مہینوں * اور شعبان میں آتش بازی
چھوڑنا * اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا * اور رمضان
میں آخر جمعہ کو خطبہ الوداع پڑھنا اور قضا عمری کو پڑھنا * اور
شوال میں عید کے روز سویان پکانا * اور بعد نماز عید کے
بغلگیر ہو کر ملنا * یا مصافحہ کرنا * اور ذی قعدہ کے مہینے میں نکاح نہ کرنا *

ہی ہذا القیاس * کفن کے ساتھ جانماز اور چادر بھی ضرور بنانا * اور
نعش کی پہلو پائی کو مخصوص جاننا * اور حضرت عزرائیل
کے نام یا سورہ یٰسین کو نعوذ باللہ بد جاننا * اور کفن پر کلمہ
وغیرہ لکھنا * اور قبر میں قل کے ڈھیلے اور شجرہ رکھنا *
اور تیجا دسواں چالیسواں چھماہی * اور برسی عرس
ضروری کرنا * اور استنباط کرنا * حافظوں کو قبروں پر بٹھانا *
قبروں پر چادریں ڈالنا * مقبرے بنانا پکی قبریں بنانا قبروں پر
تاریخ لکھنا وہاں چراغ جلانا وقت ذکر کو برا جاننا * بعض
روز کے بعد ماتم پرسی کرنا * اور دور دور سے سفر کرکے
قبروں پر جانا * اور توشے اور سہ منیاں کرنا * اور
ماں باپ کے مرنے کے سبب بچوں کا ختنہ نہ کرنا * اور بیماریوں
میں ٹوٹکے کرنا * حاضرات کروانا * منگل بدھ سنیچر کے
دن کو نامبارک سمجھنا * اور بعض تاریخوں کو نحس
جاننا * گنڈے والی عورت پہ بیمار کی نحوست کی علامتیں
مقرر کرنا * اور درود و دعا اور ختم بزرگوں کے نام کے * بارہ آیتوں
کے آنے کو معکوس * اور چراغ جلنے وقت ایک دعا
ایجادی پڑھنا * شب برات برزخ وغیرہ طرح طرح کی ایجاد کرنا * اور اس کو
عمل میں لانا * اور مغرب کے نماز کے بعد نماز فردوسی

پڑھنا اور ہولی دیوالی وغیرہ کفار کے رسوم کو ماننا اور اونٹ
اور گدھے و خچر کی سواری کو معیوب سمجھنا اور عورتوں کا
مردوں سے یا مردوں کا عورتوں سے سلام علیک کرنے کو معیوب سمجھنا
اور اسی طرح خوردوں کا بزرگوں سے یا بزرگوں کا خوردوں سے سلام
علیک کرنا ادب کے خلاف جاننا* اور خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا
مانگنا یا بیٹھ کر خطبہ پڑھنا اور علاوہ اس کے سلف کے عقاید
سے انحراف کرنا وحدت وجود اور وحدت شہود یا جبر قدر کے
مسئلہ میں گفتگو کرنا اس کے اسرار کی بہت سی تحقیق میں مشغول ہونا
اور معاذ اللہ تقدیر کا انکار کرنا اور حضرت علی مرتضی رض کو
حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض سے افضل جاننا اور حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رض کی خلافت کو برحق نہ سمجھنا اور اہل
بیت یا اصحابوں کے حق میں بد اعتقادی یا ان پر طعن کرنا اور مقلد
کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا
راست یا جانب نیکو بہتر جاننا اپنی ذات پات نسبت کی بڑائی
کرنی آپس میں ایک دوسرے کی گفتگو اور حرکات و سکنات و تحریر
میں تعظیم زیادہ کرنی مہر عورتوں کا زیادہ مقرر کرنا اور شادیوں میں
خرچ بیجا کرنا بیوہ کا دوسرا نکاح معیوب سمجھنا مصیبت میں چلانا
پائینچا زیادہ ٹخنوں میں پہننا اپنے جسم اور مکان اور سواری وغیرہ

کی زیادت ہوتی ہی کرنی غرض کہ یہہ باتین اور سوا اُنکے ہزارون رسمین
جو رایج ہین کہ ہزارون آدمی یہہ رسمین کرتے ہین اور بہترے اوسے
منع بھی کرتے ہین سو قطع نظر اور دلیلونسے بسبب سمجہانونمین اختلاف
پڑا اور اُمت بات کا جھگڑا اُٹھا تو ایسے وقت مین حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف اور حاکم بد اچاہیے
اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین بھی لڑکے پیدا ہوتے
تھے عورتین زچا ہوتی تھین اور لڑکون کے ختنے ہوتے تھے اور قرآن
پڑھانا اُن کو شروع ہوتا تھا اور لوگون کے نکاح ہوتے تھے اور لوگونکو
بیماریان ہوتی تھین اور لوگ مرتے تھے اور قبرین بنتی تھین اور
اور چالا اور برس روز گذرتا تھا اور محرم اور صفر وغیرہ مہینے
آتے تھے تو ایسے وقت مین حضرت کیا کرتے تھے اور کیا فرماتے
تھے اور حضرت کے اصحاب کس طرح عمل مین لاتے تھے پھر
اگر اُن کامون کا برا ہونا حضرت کے فعل اور قول اور تقریر
سے ثابت ہو تو چاہیے کہ مسلمان خوش ہو کر دل سے قبول
کرلین اور ویسا ہی حضرت کی مرضی موافق عمل مین لاوین
اور جو شخص اسکی برائی دریافت کرکے ناخوش اور خفا
ہو اور اُن کامون کا ترک کرنا برا جانے تو صاف جاننا کہ وہ
شخص اس آیت کے حکم بموجب مسلمان نہین اور بیشبہ

بات ہی کہ حضرت کے اور اصحابون کے اور تابعین بلکہ تبع تابعین کے بعد بہرت بہتین رایج ہوئین تو آب معلوم کیا چاہئے کہ حضرت نے نئی نئی رسمون اور ایجادی کامون کے حق مین کیا فرمایا سو سنا چاہئے * عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ * مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نئی چیز نکالی ہمارے اس دین مین جو چیز اسمین سے نہین تو وہ چیز باطل اور رد ہی * ف * یعنے جسنے ایسی چیز دین مین نکالی کہ جسکی دین مین اصل بھی نہو سو وہ چیز باطل اور رد ہی اور نئے کام دو طرحکے ہین ایک وہ کہ حضرت کے یا صحابون کے یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت مین ایسا واقعہ نہوا کہ اس نئے کام کی حاجت ہوتی بعد انکے زمانے کے ایسا واقعہ ہوا کہ اس نئے کام کی حاجت ہوئی * مثلا حضرت کے وقت سے صحابہ رض کے وقت یا تابعین کے وقت تک سبکو صرف نحو پڑھنے کی یا قرآن مین زیر زبر بنانے کی یا فقہ کی کتابین تصنیف کرنے کی حاجت نہوئی * اسواسطے کہ سب مسلمان عرب تھے کلام اللہ کو بے صرف

نحو کے سمجھتے تھے اور بلے زیر زبر کے صحیح پڑھتے تھے اور اکثر
اوس زمانہ کے عالم تھے اور اختلاف کم تھا سو انکو احتیاج
بھی نہوئی کہ فقہ کی کتاب اور فتاوے بناتے * بعد اس زمانے
کے جب اسلام توران اور ہندوستان وغیرہ کی طرف پہنچا
تب احتیاج ان چیزونکی ہوئی اور بموجب اشارے آیات
اور احادیث کے یہہ چیزین بنائی گئین تو یہہ چیزین کہ وسیلہ
علم کے ہیں جیسے صرف اور نحو اور علم قراءت اور اصول اور
فقہ اور کتابیں تصنیف کرنی اور اجتہاد وغیرہ چیزین ان لوگونکے
حق میں بدعت نہیں * اور دوسری طرح کے نئے کام وہ ہیں کہ
واقعہ بھی ہوا مگر حضرت کے یا اصحاب کے یا تابعین یا تبع
تابعین کے وقت میں وہ نئی چیز بے انکار کے جاری نہوئی تو وہ
چیز بدعت اور باطل اور مردود ہے * مثلا اسوقت میں لوگ
مرتے تھے اور دفن ہوتے تھے مگر کوئی تیجہ دسوان و چالیسوان
نہیں کرتا تھا اور اسطرح سے فاتحہ نہیں دیتا تھا اور یہہ
رسوم لوازمات میت سے کوئی نہیں سمجھتا تھا * یا مثلا
اسوقت میں لوگونکے نکاح ہوتے تھے پر کوئی بیاہ حق اور آتش
بازی وغیرہ اور مصحف و آرسی نہیں کرتا تھا اور لوازمات نکاح
سے ان رسوم کو نہیں سمجھتا تھا تو ایسے سب کام باطل

اور مردود ہیں اسواسطے کہ دین کا کام وہ ہوتا ہے کہ جسکے کرتے
میں خوبی اور بہتری اور ثواب ہو اور نکرنے میں ثواب جاوے
یا الزام آوے اور برائی ٹھہرے یا عذاب ہو * سو دین کے کام
دو طرح کے ہیں ایک وہ کام جو دل سے علاقہ رکھتے ہیں جیسے
نیت اور اعتقاد اور فکر و بیان محبت عداوت وغیرہ * دوسرے
وہ کام جو ظاہر سے علاقہ رکھتے ہیں سو وہ کام یا عبادات ہیں
یا معاملات ہیں یا رسوم و عادات ہیں تو ان دونوں طرحکے کاموں کا
مقرر کرنا اور ٹھہرانا اور بتانا اور اُن کاموں میں وقت اور
جگہہ اور وضع اور گنتی مقرر کرنا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا کام تھا اور اسیواسطے حضرت کو اللہ تعالی نے پیغمبر
کر کے بھیجا سو حضرت نے فرمایا کہ جسنے کوئی عقیدہ یا کوئی
عبادت یا کوئی رسم نئی نکالی کہ اُسکی مثال اور نظیر بھی دین
میں نہ تھی سو وہ عقیدہ اور عبادت اور رسم یا جو دین کے
عقیدے اور عبادت اور رسم میں وقت یا جگہہ یا وضع
ہیئت یا گنتی کی قید اپنی طرف سے مقرر کی سو وہ بدعت
اور باطل اور مردود ہے اور معلوم رہے کہ مثال اور نظیر کا دریافت
کرنا ہر شخص کا کام نہیں یعنی مجتہد کا کام ہے * اخرج مسلم
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا

يَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رضی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی باتوں میں سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہی اور بہتر راہو میں سے راہ محمد صلعم کی ہی اور سب برے کاموں سے برا کام وہ ہی جو نیا ہی اور ہر نئی چیز گمراہی ہی یعنے سبب گمراہی کا ہی * ف * یعنے اللہ تعالی آدمی پر باپ سے زیادہ مہربان ہی کہ اُسنے اگلے دین سب منسوخ کرکے لوگوں کی ہدایت کے واسطے نئی کتاب قرآن مجید بھیجا اور اسمیں جو باتیں دنیا اور آخرت میں آدمی کے کام کی تھیں بیان کردیں سو وہ سب نئی باتوں سے اچھی ہی اُسپر عمل کرو اور اللہ تعالی نے حضرت کو پیغمبر کرکے بھیجا اُنھوں نے قرآن کا سب مطلب صاف صاف بیان کردیا اور عمل کرکے دکھلا دیا کوئی بات باقی نرہی جسکی نئی ایجاد کرنے کی دین میں ضرورت ہو پھر باوجود اُسکے جو دین میں کوئی نئی بات نکلے وہ سب برائیوں سے زیادہ بری ہی کہ دین میں نئی بات نکالنا گویا اپنی

طرف سے ایک شرع جدا قایم کرتا ہی یا قرآن میں اور حضرت
کے روبرو اور کام میں نقصان بتاتا ہی گویا یہ دعوی کرتا ہی کہ
یہ بات خدا تعالی نے قرآن میں نہ کہی اور نہ رسول اللہ ﷺ کو
معلوم ہوئی جو کہہ جاتے مگر اب ہم نے نکالی اور جو بات ایسی ہو
کہ جسمین ایسی بڑی بات نکالی ہو وہ صریح گمراہی ہی
اسیواسطے بدعت کا کام سب بدکاموں سے زیادہ بد ہی کہ
بدعتی کو توبہ نصیب نہیں ہوتی اس سبب سے کہ وہ بدعت
کو نیک کام جان کر کرتا ہی تو اسکو کبھی توبہ کرنے کا خیال بھی
نہیں گذرتا اسیواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتیں گمراہی
ہیں * أَخرَجَ البُخَارِيُّ عَن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ ﷺ أَبغَضُ النَّاسِ إِلَى اللهِ ثَلٰثَةٌ مُلحِدٌ فِي الحَرَمِ
وَمُبتَغٍ فِي الإِسلَامِ سُنَّةَ الجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امرِءٍ
مُسلِمٍ بِغَيرِ حَقٍّ لِيُهرِيقَ دَمَهُ * ترجمہ * مشکوٰۃ کے
باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ بخاری نے
ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا
کہ زیادہ غضب اللہ کا سب آدمیوں میں سے تین پر ہی ایک
گناہ کرنے والا حرم میں دوسرے چاہنے والا اسلام میں
اگلے کافروں کی عادت کے کام تیسرے چاہنے والا

مسلمان کا خون ناحق صرف اسواسطے کہ بہاوے اُسکا خون * ف * یعنے جو شخص گناہ کرتا ہی تو اللہ صاحب اُسپر ناخوش ہوتا ہی اور اُسیکی طرف غضب الہی متوجہ ہوتا ہی سو جتنے آدمی دنیا میں گناہ کرتے ہیں جسقدر غضب الہی اُن سب لوگوں کی طرف ہوتا ہی اُن سب سے زیادہ غضب الہی اُسپر ہوتا ہی جو کعبہ شریف کے حرم میں گناہ کرے اور جو شخص کافرون کی رسم مسلمانوں میں جاری کیا چاہے اور جو کہ مسلمان کا ناحق خون کرنا چاہے اسواسطے کہ وہ شخص گویا اللہ تعالی کا مقابلہ کرتا ہی کعبہ شریف کو اللہ صاحب نے اپنا گھر ٹھہرایا اور وہان کے ادب کا اور وہان عبادت کا حکم دیا پھر جسنے وہان کا ادب نکیا گناہ کیا تو اُسنے نہایت بے ادبی کی بات شبہ جیسے کسی نے باوجود منع کرنے کے بادشاہ کے روبرو تو ان خاص میں قصور اور بے ادبی کی اور اللہ تعالی نے آدمی کو پیدا کیا اُسکی آنکھ ناک کان اعضا درست بنائی اُسکو برتا یا دنیا میں جگہہ دی پھر ایمان اُسکو دیا پھر جسنے اُسکو مار ڈالنے چاہا تو اُسنے گویا اللہ تعالی کا مقابلہ کیا کہ جسکو اللہ تعالی رکھا چاہے اسکو یہہ مٹایا چاہتا ہی * اور اگلے لوگون نے اپنی عقل سے کچھ اسم

دوبے نکال لئے تھے کہ اُنکو وہ پہچان جانتے تھے اللہ تعالی
نے پیغمبر صاحب کو پیغمبر کرکے قرآن دیکر بھیجا * اور
حکم کیا ہی کہ اگلے کافرون کی رسم رسوم کو مٹادین اور لوگونکو
اُنکے کرنے سے باز رکھین پھر جو شخص وہ رسم رسوم
اگلے کافرون کی پھر جاری کرے اور چاہے کہ مسلمانون مین وہ
رسمین جاری ہوجاوین تو اُسنے گویا شریعت کے مٹانیکی
بنیاد ڈالی اور کفر کے جاری ہونیکی تدبیر کی تو گویا یہہ شخص
خدا تعالی کا مقابلہ کیا چاہتا ہی کہ جسکو خدا مٹایا چاہے یہہ جاری
کیا چاہتا ہی اور خدا تعالی کا دشمن ٹھہر جاتا ہی
اور اگلے کافرونکی بھی رسمین اور عادتین تھین کہ اپنے مولویون
درویشون کی نکالی ہوئی بات تو عین خدا ہی کا حکم سمجھنا
اور باوجود مخالفت فرمودے خدا اور رسولکے اُنکی بات
کو غلط نہ جاننا اور نہ چھوڑنا اور خدا اور رسول کے کلام کے مقابلہ
مین اُسبات کی سند پکڑنا اپنے باپ دادے کی رسم رواج کو
مقدم جاننا شریعت کے مقابلہ مین اُسکی دلیل اور سند پکڑنا
دنیا کی طمع یا لوگون کے برا ماننے کے خوف سے یا نفسانیت
کی راہ سے سچا مسئلہ بیان نکرنا کلام اللہ اور کلام الرسول
مین تحریف یعنے کمی بیشی کرنا اپنی خواہش کے موافق

مسئلہ تاویلی بزرگ ایشن لینا صاحب کمال کا روپیہ اختیار کرنا اپنی
ذات و نسب و خاندان پر فخر کرنا رسمیں ہندؤن کی لینا
مردون کے بیان کر کے چلا کر رونا پیٹنا غم میں سیاہ کپڑے
پہننا قبرین بلند کی بنانا قبرون پر یا مقبرے ہین اُسکی تاریخ
وغیرہ لکھنا مقبرے بنانا قبرون پر مسجدین بنانا وہان کھانا
چڑھانا باجے راگ کو عبادت سمجھنا نوحہ و زنانہ ضفر کے
تعزیہ کے باہر دامن نامبارک سمجھنا سعادت نحوست
ستارون کی اور دنون کی ماننا جن پریون کے ماننا کرنا شگون
لینا بزرگون کی منتین ماننا بزرگون کے نیاز اچھوتے ٹھہرانا
تصویرون کی تعظیم کرنا اور جس شخص سے کچھ معجزہ
کرامت ہو اُسکو پیغمبر اور ولی نہ سمجھنا وغیرہ یہ
ہزارون رسمین اور عادتین سب یہود اور نصاری اور
مجوس اور منافقون کی اور مکے والے اگلے مشرکون کی ہین اور
بنو اُمیہ کے اور ہزارون رسمین ہندؤن کی ہین کہ لوگون
نے اپنے یہان رائج کر لین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ایسے ہی باتون کے مٹانے کو اور ایسے ہی رسمون کے
دفع کرنے کو آئے اور قرآن نازل ہوا پھر جو شخص ایسی
رسمین اور عادتین اختیار کرے اور رسما نون مین جاری

کرے تو وہ شخص اس حدیث کے بموجب اللہ تعالی
کی طرف مغضوب ہی راندہ گیا خدا کے غضب میں گرفتار
اور خدا کے دشمنوں میں شمار* اس مقام پر معلوم رکھا چاہیے کہ ایک
قسم بدعت یہہ بھی ہی کہ اگلے کافروں کی رسوم اور عادات کو
اسلام میں جاری کرنا گویا وہ رسم اسلام میں نئی نکالنی ٹھہری
بعضے شخص جو شبہ کرتے ہیں کہ جس کام کی صریح برائی
قرآن حدیث میں نہیں آئی اسکو ہم کیوں برا جانیں سو یہہ
بات غلط ہی اسواسطے کہ جس کام کی ہمکو خدا اور رسول کی
طرف سے اجازت نہوئی وہ کام ہمکو منع ہی* اَخرجَ مسلِم
عَنِ ابْنِ مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ
اللهُ فِي اُمَّتِهِ قَبْلِي اِلَّا كَانَ لَهُ فِي اُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَاَصْحَابٌ
يَاْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِاَمْرِهِ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ
يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ
جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ
حَبَّةُ خَرْدَلٍ* ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود رض
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس نبی کو بھیجا

اللہ تعالیٰ نے اُس کی امت پاس مجھ سے پہلے تو ہوتے تھے
اُس کی امت میں کچھ لوگ صاف دل اُسکے مددگار اور یار کہ
اقتدا کرتے تھے اُس نبی کا رویہ اور عمل کرتے تھے اُس کے حکم
کے موافق پھر یوں ہوتا کہ پیدا ہوتے اُنکے بعد بد رویہ لوگ کہ
وہ لوگوں کو کہتے جو خود نہ کرتے اور کرتے ایسے کام جنکا حکم نہوتا تو جسنے
جہاد کیا اُنپر اپنے ہاتھ سے سو وہ مسلمان کامل ہی اور جو
جہاد کرے اُنپر اپنی زبان سے وہ بھی مسلمان ہی اور جو
جہاد کرے اُن پر اپنے دل سے وہ بھی مسلمان ہی اور نہیں
ہی بعد اُسکے کچھ ایمان رائی کے دانے برابر * ف * حضرت
نے اپنی امت کے خبردار کرنے کو اگلے پیغمبروں کی امتوں کا
حال بیان کیا سو حضرت کی امت کا بھی حال ہوا کہ حضرت
کے اصحاب صاف دل پاک باطن لوگ تھے کہ حضرت کے
مددگار رہتے تھے اور حضرت کے حکم موافق عمل کرتے تھے بعد ایک
مدت کے ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ لوگوں کو اور کچھ بتاتے
اور آپ اور کچھ کرتے خود فضیحت بدیگران نصیحت اور ایسے کام کرتے جنکا
حکم نہیں ہوا * یعنی نئے نئے ایجادی کام بدعت کے سو حضرت نے
فرمایا کہ جو کوئی اُنپر ہاتھ سے جہاد کرے کہ اُنکو مارے اور
اُنکا وہ بدعت کا کام متغیر کردے اور توڑ ڈالے اور اُس کا کا

خانہ برہم کردنے سو وہ کامل مسلمان ہی اول درجے کا اور جو کوئی صرف زبان سے منع کرے بدعت سے اور اُنکی برائی بیان کرے اور بدعتی کو نصیحت اور بدعت کو فضیحت کرے وہ بھی مسلمان ہی دوسرے درجے کا * اور جو شخص اُس بدعت کے کام کو دل سے برا جانے اور فکر اور تدبیر اُسکے دور ہونے کی کرنے اور بدعتی سے دل نہ ملاوے وہ بھی مسلمان ہی تیسرے درجے کا ضعیف الایمان * اور جو اتنا بھی نہو اُس میں رائی برابر بھی ایمان نہین * ف * اس سے معلوم ہوا کہ جو خود بدعتی ہو جو بدعت ہو اُسکے ایمان کا کچھ ٹھکانا نہین اور بھی یہہ معلوم ہوا کہ مسلمان سے جسقدر ہوسکے اُسقدر بدعت کے موقوف ہونیکے واسطے کوشش کرنے اور بدعت کے کام کو توڑے اور زبان سے بدعتیونکو نصیحت کرنے اور بدعت کے عیب بیان کرے اور دل سے بدعت کو برا جانے اور بدعتیون سے دوستی اور اتحاد نہ رکھے اور رکھے تو ایمان میں نقصان ہی اور جسقدر بدعت سے بچے اور بدعت کو موقوف کرے اُتنا ہی ایمان کامل ہو اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ جس کام کا حکم نہ ہوا اگرچہ منع ہی اور ممانعت بھی نہوئی اُس کام کو کرنا بدعت ہی ممنوع جیسا کہ کہنیون تک دونو ہاتھ وغیرہ بھی دھونا فرض ہی اور بغلون تک دھونا بدعت ہی

منع بھی نہین اور حکم بھی نہین تو اب کوئی شخص اگر وضو
مین انگلیون تک دونا ہاتھ دھووے اور جانے کہ مین اچھا کرتا
ہون تو اُسکو منع کرینگے کہ وضو مین اِسطرح دونون ہاتھ
دھونے کا حکم نہین ہوا یا مثلا اذان مین اول چار دفعہ اللہ اکبر
کہنا چاہئے پھر کوئی پانچ دفعہ اگر کہے اور دلیل لاوے کہ پانچ
دفعہ اذان مین اللہ اکبر کہنا منع نہین آیا تو اُسکو رد کرینگے
اور یہی کہینگے کہ چار مرتبہ سے زیادہ کہنے کا حکم نہین آیا یا مثلا
اذان مین اشہد ان محمد الرسول اللہ کے ساتھ کوئی یون
کہے کہ اشہد ان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو اُسکو منع کرینگے یا مثلا فجر کے دو سنت مقرر ہین کوئی تین
یا چار رکعت سنتین فجر کو پڑھے تو اِسطرح اُسکو بھی
منع کرینگے اور یہی کہینگے کہ اِسطرح سے حکم نہین ہوا منع
کرنے کو صرف یہی دلیل کافی ہی کہ اِس کام کی شریعت
مین صریحۃ یا اشارۃ اجازت نہین آئی مگر ہان کام کرنیکے
واسطے البتہ دلیل چاہئے اور حکم بتلاوے خواہ آیات ہو یا
حدیث ہو یا حضرت کے اصحابون کا اور تابعین کا عمل اور اتفاق ہو *
أَخرَجَ التِرمذِيُّ عَن عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَيَأتِيَنَّ زَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي كَمَا أَتَى عَلَى

بَنِي اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي اُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِي اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلٰى ثَلٰثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِي اُمَّتِي اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا تَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ* ترجمہ * مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمرو رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ضرور آویگا ایک ایسا وقت میری امت پر جیسا آیا بنی اسرائیل پر جیسے ایک جوتے کے برابر دوسرے کے یہاں تک کہ اگر ہوا اُن میں کوئی ایسا کہ اُسنے پر الکام کیا اپنی ماں سے علانیہ تو البتہ ہوگا میری امت میں بھی ایسا شخص کہ کریگا ایسا اور بنی اسرائیل بہوت گرہو ئے بہتر فرقے اور بہوت گرہو جاوینگی میری امت تہتر فرقے کہ سب وہ دوزخی ہونگے سوا ایک فرقے کے اصحاب نے عرض کیا کہ کونسا ہی وہ ایک فرقہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ جو اس طریقے پر ہیں جس پر میں ہوں اور میرے

پیار اور تون ہوگا کہ نکالینگی میری امت سے ایسی گروہ کہ جاری ہونگی اُن میں وہ بدعتیں جیسی جاری ہوتی ہی کاٹ کاٹ والیکو نہیں باقی رہتی اُسکی کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر پہنچ جاتی ہی اُسمین *ف یعنے جیسی کہ کہنے کاٹنے کی بیماری آدمی کے یا ذکاں رگ وریشے گوشت پوست جوڑ بندوں مین پہنچ جاتی ہی ویسے ہی ایک زمانہ میری اُمت پر ایسا آویگا کہ لوگون مین بدعتین جاری ہو جاوینگی عقیدے اور عبادتین اور وظیفے اور روزے نماز صدقے خیرات مراقبے نئی نئی طرح کے نکالینگے اور مسلمانون کے دین مین یہود نصاری سے بھی زیادہ پھوٹ پڑیگی کہ وے تو بہتر ہی فرقے ہوگئے تھے تہتر فرقے ہو جاوینگے سو ایسا ہی ہوا کہ کوئی خارجی ہوا کوئی رافضی ہوا کوئی جبری کوئی قدری کوئی معتزلی کوئی آزاد کوئی سہراشاہی اور کوئی سنی ہو حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحابون کے عقیدے اور طریقے اور رسم اور عادت کے موافق یعنے سنت کے موافق عمل کرینگے وہی جو فرقہ ہو وہ بہشتی * اور جتنے اور باقی سب فرقے جو بدعت کی نئی نئی باتین نکال کر گروہ گروہ متفرق ہوگئے وہ سب دوزخی ہونگے اس حدیث سے معلوم ہو کہ جو شخص

کہ پیغمبر خدا ﷺ کے اور حضرت کے یارون کے عقیدے
اور رسم اور عادت اور عبادت کے موافق اپنا عقیدہ
اور عبادت اور رسم اور عادت درست رکھے وہ تو جنتی
اور سچا سنی مسلمان سنت کے موافق ہی * اور جو شخص اُنکے
عقیدے اور عبادات اور رسوم و عبادات کے سوا اور
طریقہ نکالے یا اُنکے طریقہ مین کچھ کمی بیشی کرے سو وہ اپنے
واسطے دوزخ کی راہ صاف کرتا ہی اُن کے طریقہ مین کیا
نقصان پایا جو آدمی اور طریقہ نکالے اور پھر مسلمانی کا دعوی
کرے چھوٹے نام سے کام نہین چلتا الزام آتا ہی * أخرج
الترمذي عن أنس قال قال لي رسول الله ﷺ يا بني
إن قدرت أن تصبح وتمسي وليس في قلبك غش لأحد
فافعل ثم قال يا بني وذلك من سنتي ومن أحب سنتي
فقد أحبني ومن أحبني كان معي في الجنة * ترجمہ
مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ مین لکھا ہی کہ
ذکر کیا ترمذی نے کہ انس رضی نے نقل کیا کہ مجھکو پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ ای بچے اگر تجھ سے ہو سکے کہ صبح اور شام
کرے اور تیرے دل مین کسیکی طرف سے کدورت اور بیان
یعنے کینہ حسد وغیرہ نہو تو کر پھر فرمایا کہ ای بچے یہہ میری سنت ہی

اور جسنے دوست رکھا میری سنت کو تو اُسنے مجھکو دوست رکھا اور جسنے مجھکو جانا اور دوست رکھا تو وہ ہوگا میرے ساتھ بہشت میں
* ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کی دوستی یہی ہی کہ سنت کے موافق عمل کیجئے اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ جو شخص سنت کے موافق عمل کرے وہ بڑے مرتبہ کا بہشتی ہی کہ بہشت میں پیغمبر خدا ﷺ کے ساتھہ ہوگا * تو ہر مسلمان طالب بہشت کو چاہیے کہ جسقدر ہو سکے اُس قدر سنت کو اختیار کرے اور بدعت کو ترک کرے اور بدعت سے بیزار رہے اور ایک سنت یہہ بھی ہی کہ شام سے صبح تک اور صبح سے شام تک یعنے مدام کسیکی عداوت اور کسی سے بغض اور کینہ دل میں نرہے * اَخرج البيهقي عن أبي هريرة رض قال قال رسول الله ﷺ من تمسك بسنتي عند فساد أمتي فله أجر مائة شهيد * ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے چنگل مارا یعنے عمل کیا میری سنت پر میری امت کے فساد کیوقت تو اُسکو سو شہید کا ثواب ہی * ف * یعنے جب امت کے لوگ طرح طرح کی بدعتیں ایجاد کر بینگے اور ہر ایک ڈہانی بدعت

کہ جناب جان کر ذوق شوق سے عمل میں لاویگا اور جو ہزارہا
بدعتیں ہونگی پھر بعضے بدعت کو کوئی فرض جانیگا اور بعضے کو کوئی
واجب بناویگا اور بعضے کو کوئی سنت ٹھہراویگا اور مصلحت وقتی
اور دنیاوی قرار دیگا اور کوئی رسم اپنے بزرگوں کی جانکر اور لومۃ لائم کے
طعن کے خوف سے عمل میں لاویگا اور ہر ایک ایسی بات پر اڑ رہیگا
تو ایسے وقت جو شخص سنت پر عمل کریگا اور اس بدعت
سے کنارہ کریگا اور حضرت کے طریق کو نہایت مضبوط پکڑیگا
اور اسی حال میں مر جاویگا تو اس کو سو شہید کے موافق
ثواب ملیگا اسواسطے کہ ہزاروں بدعتی اسکے دشمن
ہونگے اور اسکو برا کہینگے بلکہ اس کی جان اور آبرو کھونے کی
فکر میں رہینگے اور وہ موافق سنت کے خود صبر کریگا اسلئے
اسکو سو شہید کے برابر ثواب ملیگا سو اب اسی اختلاف
اور بدعات کا وقت ہے کہ ہر شخص اپنے ہی گمان اور جی کے
جو جی میں آتا ہے بے دھڑک عمل میں لاتا ہے پھر کوئی آپ
ہی نئی نئی باتیں ایجاد کرتا ہے اور کوئی غیر مذہبوں اور بددینوں
سے رسوم و بدعات یاد کرتا ہے اور یہ سب خرابیاں
اسی سبب سے ہوئیں کہ لوگوں نے قرآن و حدیث پڑھنا اور اسکے
معانے پر دریافت کرنا چھوڑ دیا یا اس علم شریف میں محنت کی۔

اور عامل بن بن لگے برتے * اخرج احمد والبیہقی عن
جابر رض ان النبی صلعم حین اتاہ عمر رض فقال انا نسمع
احادیث من یہود فتعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال
امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد
جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسی حیا ما وسعہ
الا اتباعی * ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنہ مین لکھا ہی کہ ذکر کیا امام احمد اور بیہقی نے کہ جابر رض
نے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آئے
حضرت عمر رض اور کہا کہ ہم سنتے ہیں باتین یہود کی اون سے سو
اچھی معلوم ہوتی ہیں ہمین سو بھلا تم اجازت دیتے ہو ہمکو
کہ ہم لکھ لین اُس مین سے تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کیا تم بھی حیران ہو جیسے حیران ہوئے یہود اور نصاری
سو بے شبہہ مین تو لایا ہون تمہارے پاس شریعت
روشن اور صاف اور اگر زندہ ہوتے موسی تو نہ بن آتی اُنکو
کچھ سوا میری پیروی کے * ف * یعنے جس دین مین نقصان
ہوتا ہی اور سب احکام نہین کہلاتے تو اُس دین کے عالم اور
ایسے حیران ہوتے ہین کہ فلانے کام مین کیا حکم کیجیے اور
کیسا فتوی دیجیے اور فلانے کام کو کیونکر کریے تو وہ لوگ

اور دین والے لوگوں سے سیکھ کر ویسا ہی کرتے ہیں جیسے
یہود اور نصاری کہ جب اُنھوں نے اپنے دین میں سب احکام
نہ پایا یا دین کے احکام اُنکی سمجھ میں نہ آئے تو اور دین والوں کی
باتیں حیران ہو کر اُنھوں نے سیکھ لیں سو خاص دین
اسلام میں اللہ تعالی نے سب احکام بیان کیے اور اُسکی
تفصیلیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بخوبی معلوم ہوئی اور کسی بات
میں اشتباہ اور دھوکھا نہ رہا اور اس شریعت سے کسی اور
دین کی حاجت نہ رہی اور سب اگلے دین منسوخ گئے اگر اس وقت
میں یہودیوں کے پیغمبر حضرت موسی علیہ السلام بھی
زندہ ہوتے تو اسی شریعت پر چلتے سو یہود و نصاری کس
گنتی اور شمار میں ہیں اور کیا چیز ہیں جو ہم اُن سے باتیں
سیکھیں پھر اگر ہم اُن سے دین کی باتیں سیکھیں تو
گویا اپنے دین کو ناقص اور اُنکے دین کو کامل اور پورا جانیں اور
اس بات سے ایمان میں نقصان آتا ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اور دینوں کے علم پڑھنا اور دین والوں سے باتیں
سیکھنا اور اختیار کرنا نچاہیے مگر ہاں جو کوئی اور دین والوں کی
باتیں اُس سے پرہیز کرنے اور بچنے کے لیے یاد کرنیکے
واسطے دریافت کرے تو یہ جدی بات ہی تو ایسا شخص

چاہیے کہ پہلے آپ مسلمانی دین میں پکا اور مضبوط اور عالم
ہولے اس زمانے کے اکثر لوگ اسی سبب سے گمراہی
میں پڑ گئے کہ اپنے دین کی تو خبر نہ رکھی اور کچھ رسم رواج ہنود
کے اور کچھ نصاریٰ کے اور کچھ ہنود کے سیکھ لئے اور
کرنے لگے اور پھر اُس کو اپنے دین کی بات جانتے ہیں چنانچہ
اکثر جاہل جب نصاریٰ کی قبروں کو اور اونچی اور اُس پر
مقبرے قبے بنے ہوئے اور اُس پر تاریخیں اور نام مردونکے
لکھے دیکھتے ہیں یا ہندوؤں کی شادی اور موت کے رسوم دیکھتے
ہیں تو کہتے ہیں کہ ایسی باتیں ہمارے بھی دین میں ہیں اور
یہ نہیں جانتے کہ اس دین کے نادانوں نے انہیں لوگوں سے
یہ سیکھ لئی اور اپنے کو انکے مشابہ کر لیا اور پھر اگر کوئی
نصیحت کرے تو اُس سے رد و بدل کرتے اور جھگڑتے ہیں

* اَخرَجَ اَحمَدُ وَالتِّرمِذِیُّ عَن اَبِی اُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَومٌ بَعدَ هُدًی کَانُوا
عَلَیهِ اِلَّا اُوتُوا الجَدَلَ ثُمَّ قَرَءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ
وَسَلَّمَ هٰذِهِ الاٰیَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَل هُم قَومٌ خَصِمُونَ

* ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں
لکھا ہے کہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو امامہ رض

نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
گمراہ ہوتی کوئی قوم ہدایت پانیکے بعد جس ہدایت پر تھے
مگر اس سبب سے کہ ملا اُنکو جھگڑا پھر پڑھی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ
تجھسے بحث بیان کرتے ہیں کافر جھگڑنے سے بلکہ یہ لوگ
بڑے جھگڑالو ہیں * ف * یعنی جھگڑا اُسکو کہتے ہیں کہ آپ
ناحق پر ہو اور حق والے کو ہرانے چاہے سو فرمایا کہ دین کے
کام میں جب تک اگلے لوگ حق بات کو مانتے رہے تب تک
نیک راہ اور ہدایت پر رہے اور جب ناحق بات کو
رائج اور جاری کرنے لگے اور حق بات میں چون و چرا
کرنے اور اسکو ہرانے لگے تب گمراہ ہو گئے سو
مسلمان کو چاہیے کہ بدعت کے کام پر نہ جھگڑے اور حق
بات کی جو قرآن و حدیث میں کہی ہو پیروی کرے اور جو
شخص بدعت کے لئے جھگڑے اور بدعت جاری کرے
انجام اُسکا گمراہی ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت میں اکثر کافر حق بات کو حق جانتے تھے اور پھر جھگڑتے
تھے سو اللہ تعالی نے اُن کو قرآن میں فرمایا کہ یہ لوگ بڑے
جھگڑالو ہیں اور بحث اور گفتگو حق کی تحقیق کے واسطے

نہین کرتے بلکہ اسواسطے کرتے ہین کہ حق بات کو نکہرا دین
سبحان اللہ ابتک مسلمان قرآن و حدیث سے ثابت
کرتا ہی کہ یہہ کام بدعت ہی اور کرنا نچاہیئے دوسرا اُسکے
مقابلہ مین کہتا ہی کہ یہہ کام ہمارے باپ دادے یا ہمارے پیر
یا ہمارے شہر کے لوگ کرتے ہین سو ہم بھی کرین گے
اور نچھوڑین گے خدا اور رسول کے حکم کو بزرگون کے کام
نکالے ہوئے سے کمتر اور حقیر جانا اور آسان اور سہل
کام شریعت کے چھوڑ کر ناحق کی سختی اور تکلیف
وشاق دنیا اور آخرت کی اپنے واسطے گوارا کی اور گمراہی
مین پڑگئے * اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ
اللہ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ
اللہ عَلَيْكُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللہُ
عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاكُمْ فِى الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ رُهْبَانِيَّةَ
نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکہا ہی کہ ابو داؤد نے
ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے کہ سختی نہ اختیار کرو اپنی جانون پر
کہ سختی رکھیگا اللہ تمپر جس قوم نے سختی اختیار

گی اپنے اوپر تو سختی رکھی اللہ نے اُنپر سو وہ باقی ہین
اُنہین مین سے مگر جو ان مین اور دہروان مین فرمایا اللہ تعالی
نے کہ یہہ درویشی جو ایجاد کی ہی * اور بدعت نکالی ہی
اُنہون نے سو ہم نے نہ فرض کی تھی اُنپر * ف * یعنے بعضے
لوگ یہود و نصاری مین درویش ہوتے تھے کہ آبادی چھوڑ
کر جنگلون مین رہتے تھے اور ٹاٹ پہنتے تھے اور زنجیرین گلون مین
ڈالتے تھے اور اپنے کو آپ خوجہ کر ڈالتے تھے تا کہ زنا نہو جاوے
اور جانتے تھے کہ ہم اچھا کرتے ہین سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ
یہہ فقیری اور درویشی جو اُنہون نے ایجاد کی سو ہم نے اسکا
اُن کو حکم نہین دیا سو ہمارے حضرت نے اپنی اُمت کو
فرمایا کہ جب آدمی مشکل کام اختیار کرتا ہی تو
اللہ تعالی بھی اُسکو چھوڑ دیتا ہی کہ وہ اُسی مشکل
اور سخت کامون مین پڑ رہتا ہی اور اُسکی برائی اُسکی
سمجھہ مین نہین آتی سو تم ایسے سخت کام ایجاد نہ کیجیو
تم کو اللہ تعالی نے شریعت مین بہت آسان کام
بتائے ہین اُنکے سوا اپنی طرف سے بے حکم خدا اور رسول
کے سخت و مشکل کام اپنے اوپر اختیار نکرو جیسے
روزہ وصال کے مارے اور سبھی مسلمان کا برتن اور ثانی

اور بدن اور کپڑا ناپاک سمجھنا اور وضو غسل
وغیرہ میں بہت سا پانی خرچنا اور نیت نماز کی زبان سے
بار بار کہنا اور ہر مسلمان کے واسطے بے سبب ہندوؤں کی
طرح نہانا اور لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرنا اور فلانے
فلانے درود وظیفے معمولی خلاف سنت ضرور پڑھنا مثلاً جب
بدھ کا روز آوے اپنے کو ناپاک سمجھ کر نہا کر کپڑے
بدل کر ایک ورد ایجادی خواہ مخواہ پڑھنا یا چپ
فقیر بنکر گدی پر بیٹھے رہنا اور اپنے مکان سے باہر
نجانا اور اپنی طرف سے طرح طرح کے وظیفے ورد
ایجاد کرنا یا اور کی ایجاد کے موافق قیود اور شروط سے پڑھنا
اور نماز معکوس پڑھنا اور ہفتہ میں ایک روز گوشت ترک
کرنا یا اچھا کپڑا مباح نہ پہننا یا اچھا کھانا کہ حلال طیب ہو نہ کھانا
یا ایک ترکاری کا ترک کر دینا یا کسی مہینے یا کسی روز
مخصوص میں کوئی چیز ترک کرنا یا شادی و موت کے رسوم کو
لوازمات نکاح اور موت کے سمجھ کر خواہ مخواہ بجا لانا
اور جب تک وہ رسوم اچھے معمولی نہوں تب تک اُس
نکاح و شادی و موت کو اچھا نہ سمجھنا اور جب تک وہ
لوازمات جمع نہولیں تب تک نکاح اور شادی وغیرہ میں دیر کرنا

یا منانا اپنی وضع اور لباس معمولی خاندان کے سوا اور وضع اور لباس
اور القاب کو اگرچہ مباح اور جائز ہو اپنے واسطے مکروہ
سمجھنا یا سال کے بعد ضرور سمجھ کر فلانے فلانے بزرگ
کے لیے عرس کرنا یا سال کے بعد فلانے فلانے کی قبر کی زیارت
کو خواہ مخواہ جانا اور سوا اس کے اور ہزاروں باتیں ہیں پھر
ایسے ایسے کاموں کو عبادت اور ثواب جانتا حالانکہ یہہ
سب بدعات ہیں لوگوں کی ایجاد کی کہ اگلی امتوں کے لوگ
ایسے ہی کام کر کر سختی میں پڑ گئے اور اللہ تعالی نے بھی
اپنی مہر اُن سے اُٹھالی اور اُنکو اُسی سختی اور
مشکل میں چھوڑ دیا سو اُنہیں میں سے کچھ لوگ بعضے
خانقاہوں اور چلہ گاہوں اور درگاہوں اور دیروں اور
گرجوں میں باقی موجود ہیں * اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان
کو چاہیے کہ اپنی طرف سے اپنے اوپر کوئی بات نہ ٹھہرا لے جو
کام خدا اور رسول نے عبادت بنا دی وہ عبادت جانے اور
بجا لاوے اور جو چیز حلال اور مباح ہے اُسکو کھاوے اور
عمل میں لاوے مگر ہاں بعض امر مباح یا حلال ہے اگر کسی
بڑی عمدہ عبادت مانع ہو یا اس میں خلل پڑتا ہو یا اُس مباح اور
حلال سے آدمی گناہ میں گرفتار ہوتا ہو تو ایسی جگہہ اُس

مباح اور حلال کو اُسنے ہی مطلب تک ترک کر دے مگر حلال اور مباح بتا تا رہے جیسے بیمار مرض کے خوف سے اچھا ہونے کے لئے طبیب کی صلاح موافق روٹی گوشت وغیرہ ترک کرے پھر جب صحت ہو جاوے تب کھاوے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت میں جس کام کا جسقدر حکم ہو اُتنا ہی ویسا ہی بجالاوے اپنی طرف سے احتیاط نام رکھکر کچھ اور قیدیں نہ بڑہاوے * أَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهِ * ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ ذکر کیا امام مالک نے اپنی موطا میں کہ مالک بن انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ چھوڑ دیں میں نے تم میں دو چیزیں کہ ہرگز گمراہ نہو گے جب تک مضبوط پکڑے رہو گے اُن دونوں کو ایک کتاب اللہ کی دوسری سنت رسول اللہ کی * ف * یعنے آدمی کشمکش میں گرفتار ہی دنیا اپنی طرف بلاتی ہی شیطان اپنی طرف کھینچتا ہی ماں باپ اپنے رویے پر چلایا چاہتے ہیں اور بادشاہ اپنے رویہ پر اور استاد پیر اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنی

وضع پر اور جورو اولاد اپنی ہی مرضی کے موافق اور آدمی کو
اُن سب سے حاجتیں در پیش * سو اللہ تعالی نے کلام اللہ
میں اور رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں دنیا کمانے کے اور شیطان
کے دفع کرنے کے حیلے اور ماں باپ اور مای باپ کی
تابعداری کی طرح اور بادشاہ و امیر کی فرمابرداری کی وضع اور
استاد و پیر کی پیروی کا طریق اور دوست آشنا کی دوستی
نباہنے کے انواع اور جورو لڑکو نکے حقوق سب مفصل بیان
کئے تو جب تک آدمی اللہ کی کتاب یعنے قرآن اور پیغمبر
خدا ﷺ کے رویے اور طریق کو مضبوط پکڑتے رہے کسی
حال میں نچھوڑے تب تک ہرگز گمراہ نہو اور اگر قرآن کو اور
پیغمبر خدا ﷺ کی سنت کو چھوڑ دے تو دنیاداری کے سبب
یا ماں باپ کے رویہ اور رسوم پر چلکر یا بادشاہ و امیر ونکی فرمابرداری
کر کر یا استاد و پیر کے بہکانے سے یا دوست آشنا کی اغوا سے
یا جورو کی تابعداری سے گمراہ ہو جاوے اور جو قرآن
و سنت کو مضبوط اختیار کرے تو ان سب کا کہنا اُسی بات
میں مانے جو کتاب اللہ اور سنت کے موافق ہو اور نہیں تو ہرگز نہ مانے بڑی
کم بختی اُسکی جو عیسی کو چھوڑ کر دجال کے پیچھے جاوے
اور نہایت بد نصیبی اُسکی جو اللہ ہادی مطلق اور محمد

رسول ﷺ رہنمائے برحق کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا پیشوا بناوے* اخرج رزین عن ابن مسعود رض قال من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا یؤمن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد ﷺ کانوا افضل ہذہ الامۃ وابرہا قلوبا واعمقہا علما واقلہا تکلفا اختارہم اللہ لصحابۃ نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوہم علی آثرہم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقہم وسیرہم فانہم کانوا علی الہدی المستقیم* ترجمہ* مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ رزین نے نقل کیا کہ فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود رض نے کہ جسکو اچھا راستہ اختیار کرنا ہو اور سیدی راہ چلنا ہو تو چاہیئے کہ وہ راہ چلے اور پیروی کرے اُنکی جو مر گئے اسلئے کہ زندے پر فتنہ سے امن نہیں سو وہ لوگ اصحاب محمد ﷺ کے تھے کہ وہ افضل تھے اس امت میں اور نیک تر تھے دلوں سے اور نہایت دوراندیش تھے از روے علم کے اور از بس کم تھے تکلف میں کہ اختیار کیا تھا اُنکو اللہ نے اپنے نبی کی صحبت کے لئے اور اپنے دین کے قایم کرنے کے واسطے سو دریافت کرو اُنکی بزرگیاں اور پیچھے چلو اُنہیں کے قدم پر قدم اور جس قدر

ہوے کے مضبوط پکڑ و اُنکی خوئین اور عادتین اِسواسطے
کہ دے تجھے سیدہی راہ پر * ف * یعنے نئی نئی راہین اور
رسمین نہ نکالو اور جبکو نیک راہ چلنا ہو تو پیغمبر خدا ﷺ
کے یارون کے قدم بقدم چلے اور اُنہین کے رسوم اور عادتین
خوب مضبوط ہوکر اختیار کرے اسواسطے کہ وے لوگ
نہایت صاف دل پاک باطن تھے اور اُنکو علم مین نہایت فہم اور
فراست اور سمجھ تھی کہ دور کی بات سوجھتی تھی اور
تکلف اُن مین نہایت کم تھا اور ظاہرداری کم کرتے تھے
اِسواسطے اللہ تعالی نے اُن کو اپنے پیغمبر کا مصاحب
بنایا تھا تاکہ اُن سے دین قایم ہووے سو اُن کی بزرگیان
اور خوبیان دریافت کرو اور وے صراط مستقیم پر تھے بعد اُن
کے جیون جیون پیغمبر صاحب کا زمانہ دور ہوتا گیا پچھلے لوگ جو پیدا ہوتے
گئے اُنکے کامون مین شیطان دخل کرتا گیا اور اُن مین نفسانیتین
پیدا ہوئین اور اختلاف بہت سا پڑا سو مسلمان کو ایسے
وقت یون ہی مناسب ہی کہ حضرت کے اصحابون کی راہ
کو جو سب سے افضل اور پاک باطن اور بے تکلف اور
سب کی اصل وجاری کرنے والے دین کے تھے اختیار کرے
اور نئی نئی باتین نہ نکالے نہ اور کی نکالی ہوئی پر چلے اور نہین تو

موت اور قیامت نزدیک ہی مرنے کے بعد اور قیامت
کو حال معلوم ہوگا* اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَیَّ
شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَأْ اَبَدًا لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَ
یَعْرِفُوْنَنِیْ ثُمَّ یُحَالُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّیْ فَیُقَالُ
اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ
غَیَّرَ بَعْدِیْ* ترجمہ* مشکوٰۃ کے باب الحوض والشفاعۃ
میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سہل بن سعد
رض نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے
آگے جاؤنگا حوض کوثر پر سامان درست کرنے کو جو شخص
ہو نکلیگا میری طرف پہنچیگا اور جو پیئیگا ہرگز پیاسا نہوگا البتہ
مجھ پر وارد ہونگے کئی فرقے کہ میں پہچانتا ہونگا اُنکو اور وے
پہچانتے ہونگے مجھکو پھر ایک پردہ ہو جاویگا میرے اور اُنکے
بیچ میں تو میں کہونگا کہ یہہ تو میرے ہیں تو کہا جاویگا کہ تو نہیں
جانتا کہ کیا کیا نئی باتیں نکالیں تھیں اُنہوں نے تیرے بعد تب
میں کہونگا کہ دوری ہووے دوری ہووے اُسکو جسنے
متغیر کیا میرے بعد دین کو* ف* یعنے روز قیامت کو جب
آفتاب میاں برابر نزدیک ہوگا اور دوزخ سامہنے آویگا تو

تو نہایت گرمی کی شدت ہوگی اور لوگون کو پیاس لگیگی
اور وہان ایک حوض ہوگا کہ جسکا پانی دودھ سے زیادہ
سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ
سرد ہوگا اُس حوض پر ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آگے سے
جاکر ٹھہر رہینگے اور جو پیاسا اُدھر جاویگا حضرت آپ اُسکو وہ پانی
پلاوینگے تو پھر وہ کبھی پیاسا نہوگا اُس اُمت مین بدعتی لوگ
بھی جنھون نے دین کے کام مین نئی نئی باتین اور رسمین
نکالی تھین اور سنت اُٹھا کر بدعت ایجاد کی تھی حوض
کوثر پر جاوینگے تو یہ سبب اُسکے کہ وضو کا مہ گو تھے اور نماز
روزہ ادا کرتے تھے نشانیون سے پیغمبر صاحب اُنکو پہچانینگے
کہ یہہ میری امت مین ہین اور وے لوگ بھی حضرت
کو پہچانینگے کہ یہہ ہمارے پیغمبر ہین * اِس عرصہ مین فرشتے
ایک پردہ اُن بدعتیون کے اور حضرت کے درمیان مین
آڑ کر دینگے اور حوض پر حضرت کے پاس اُنکو نہ جانے
دینگے تو حضرت رحمۃ للعالمین یہہ حال دیکھکر فرشتون سے
کہینگے کہ یہہ تو میری امت کے لوگ ہین اُنکو کیون روکتے
ہو وہ فرشتے عرض کرینگے کہ حضرت آپ کے بعد اُن
لوگون نے اپنی طرف سے نئی نئی باتین نکالی تھین کہ وہ آپ کو معلوم

ہونا ہین تو حضرت یہہ بات سنکر ایسا ناراض اور بیزار ہو اُن سے ہو جاوینگے کہ باجود اُس خلق عظیم کے اُن لوگونکے حق مین فرشتون سے ایسے آفت کے وقت مین کہ لے پیاسے محتاج ہونگے قیامت کے میدان مین فرماوینگے کہ دور کرو کہ اُنھون نے میرے بعد دین مین نئی نئی باتین نکال کر دین کی صورت بدل دی گویا دین ہی اور کر دیا بلکہ اصل دین مین خلل آگیا اور جس واسطے اللہ تعالی نے پیغمبر صاحب کو رسول بناکر بھیجا تھا کہ بدعت کو مٹا دین سو اُنھون نے اور بدعتین ایجاد کین * ف * یہان پر ایک بات اور بھی یاد رکھا چاہئے کہ اللہ تعالی نے قرآن لوگون کی ہدایت کے واسطے پیغمبر صاحب کی معرفت بھیجا اور دین دنیا کی سب باتین مجمل اور مفصل قرآن مین بیان کر دین اور پیغمبر صاحب نے اُس موجب کر کے دکھلا دیا اور مجمل بات کو مفصل کر کے بتا دیا جب قرآن تمام ہوا اور حضرت کے دنیا سے جانے کے دن قریب ہوئے اللہ صاحب نے فرمایا کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا * یعنے آج کے دن کامل اور پورا کر چکا مین تمھارے لئے تمھارا دین اور تمام کر چکا مین تمپر اپنی نعمت اور فضل اور پسند کیا مین نے تمھارے واسطے

اسلام کو دین یعنے قرآن میں مینے سب باتیں تمہارے
کام کی صاف صاف لکھہ دین اور دین پورا اور کامل ہو چکا اور
اور نعمت اللہ کی جو قرآن کا نازل ہونا تھا سو پورا
ہو چکا اُس کے بعد اگر کوئی کچھ بات بڑہاوے اور نئی نکالے
تو وہ بات قرآن سے باہر ہی اور اللہ کے فضل سے
دور اور دین اسلام سے بعید یا کوئی قرآن کے حکمون
میں سے کوئی بات گھٹاوے اور کم کرے تو دین میں
جسکو اللہ نے پورا اور کامل کیا تھا نقصان کیا اور اللہ کا
فضل کم کر دیا * القصہ جب حضرت پیغمبر خدا ﷺ اور
اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین دنیا سے جاتے رہے اور
قرآن کا علم کم ہوتا گیا اور نئے لوگ پیدا ہوتے گئے اور
دین میں نئی نئی باتیں نکالتے گئے پھر اُن کے بعد جو
لوگ پیدا ہوئے اُن نئی باتون کو اپنے بزرگون کی
راہ و رسم جان کر اُس دین کی بات میں اُن رسمون کو
ملا کر کرتے گئے پھر اب ایسا ہو گیا کہ وہ رسم رسوم
اور دین کی بات ملکر ایک ہی بات ٹھہر گئی اور احمق
لوگ اُس بالکل مجموعہ کو دین کی بات اور مسلمانی کا کام
سمجھنے لگے تو دین جیسا اُس وقت میں حضرت کے اور اصحابونکے

سنا ہوئے تھا جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تھی ویسا رہا * ہمارا ختنہ کرنا سنت ہی اُسمین کچھ اور اسباب اور سامان نہین چاہئے تھا اور حضرت کے اور اصحابون کے وقت مین اِسطرح بے تکلف لوگون کے ختنے ہوا کرتے تھے پھر پچھلے لوگون نے اُسمین نائی اور پنچین نکالین اور چھتر کے کپڑے اور سہرا اور باجا اور راگ ایجاد کیا پھر ایکے لوگ جاہل اُن سب کامون کو ختنے کے لوازمات سے سمجھنے لگین اور سنت مین بدعت ملا کر سنت اور بدعت کو ایک کر دیا * وعلی ہذا القیاس نکاح وغیرہ مین بدعتین ایجاد کر کے نیک کام اور بد کو ملا کر ایک ہی ٹھہرا لیا اور یہان تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی نیک بخت موافق سنت کے حضرت کے اور اصحابون کے روئیے موافق کرے اور رسم رسوم نکرے تو لوگون کے نزدیک اُس کام کا اعتبار نہو اور کم بخت بدعتی اور جاہل اُسپر ہنسی اور طعن کرین اللہ سب مسلمان کو بدعات سے بچا کر سنت کے موافق کرے آمین یا رب العالمین * اور بعضے بدعتین بلکہ اکثر بدعتون کو لوگ ایمان کے کامون مین جانتے ہین تو اب دریافت کیا چاہئے کہ ایمان کسکا نام ہی اور ایمان کا کیا کام ہی

* الفصل الثاني في ذكر حقيقة الايمان *

ترجمہ * فصل دوسری ایمان کی حقیقت کے ذکر مین *
یعنے اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی جس
سے یہہ بات ثابت ہووے کہ ایمان کی حقیقت یہہ ہی
اور اصل ایمان کے یے کام ہین پھر جب یہہ بات ثابت ہو
جاوے تو عقلمند آدمی آپہی بوجھہ لے کہ برخلاف اُسکے
جو کام ہین وہ بے ایمانی کے کام ہین با ایمان کے کام ہین *
جاننا چاہیے کہ ایمان کے کام اللہ ورسول کے بتائے سے
معلوم ہوتے ہین اور اپنی عقل سے نہین بوجھہ جاتے اگر
صرف عقل سے معلوم ہوتے تو بڑے کامل مسلمان افراط
اور اسقاط لغزش ہی ہوتے عقل کو شرع کے تابع
کرنا چاہیے اور شرع عقل کے تابع نہین تو اب دریافت
کیا چاہیے کہ اللہ و رسول نے کون کون کام ایمان کے فرمائے *
قال اللہ تبارك وتعالى * قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ * الَّذِينَ
هُمْ فِي صَلوتِهِمْ خَاشِعُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
مُعْرِضُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكوةِ فَاعِلُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ
لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ * اِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ * فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَالِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ

ا

اَلْعَادُوْنَ * وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ * وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ * اُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ * اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ * هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ * ترجمہ * فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ مومنون مین کہ کام نکال گئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین نوے ہین اور جو نکمی بات پر دہیان نہین کرتے اور جو زکواۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتھہ کے مال پر سو اُنپر نہین الزام پھر جو کوئی ڈھونڈھے اُسکے سوائے سو وے ہین حد سے بڑھنے والے اور جو اپنی امانتون سے اور اپنے قرار سے خبردار ہین اور جو اپنی نمازون سے خبردار ہین وے ہین میراث لینے والے جو میراث پاوینگے بہشت وے اُسمین ہمیشہ رہینگے * فائدہ * یعنے جو مسلمان کہ نماز مین اخلاص سے اللہ کی طرف دل لگائے ہوئے اللہ کے خوف سے دبے جاتے ہین اور خیال اور وہم کو اور طرف نہین جانے دیتے اور جو لغو نکمی بات پر کہ جس سے دنیا اور دین کا کچھ فائدہ نہین چنانچہ راگ باجا کھیل تماشے پر دہیان نہین کرتے اور جو اپنے مال سے زکواۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہہ کو روکتے ہین اور صرف اپنی نکاحی عورت یا کنیزک کے اور سے

صحبت نہیں کرتے * پھر جو شخص سوا اپنی نکاحی بی بی یا سوا
اپنی باندی کے اور کہیں اپنی شہوت خرچ کرے * جیسے
متعہ کرے یا کسی عورت کو اجرت دیکر اُس سے زنا کرے
یا صرف دوستی ہی سے زنا کرے یا زبردستی کسی عورت
سے صحبت کرے یا غیر کی عورت سے کرے یا کسی کی باندی
عاریت لیکر اُس سے صحبت کرے یا مرد سے ایسی حرکت
کرے یا جلق و سحاق کرے تو وہی حد سے بڑھنے والا ہی زانی
حرام کار * اور جو لوگ امانت بجنسہ ادا کرتے ہیں اور اپنا قول
اور عہد نباہتے ہیں * اور جو اپنی نمازوں کی خبرداری کرتے ہیں
کہ وقت پر ادا کرتے اور کسی حال میں نماز سے غفلت نہیں
کرتے ہیں * سو ایسے لوگ مراد کو پہنچے اور اُنہیں کا کام تھا
کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وارث ہونگے اور بہشت کو
میراث میں پاوینگے اور وہاں ہمیشہ رہینگے * اِس آیت سے
معلوم ہوا کہ اگر مسلمان نماز اپنی حضور دل سے عجز و انکسار
کے ساتھہ وقت پر ادا کرے اور مال ہو تو زکوٰۃ دے اور
امانت داری کرے اور قول و قرار نباہے اور لغو بیہودہ نکمی
کام نکرنے اور سوا اپنی عورت اور اپنی باندی کے اور سے
صحبت نکرنے اور اپنی شہوت کی جگہہ کو روکے رہے

تو تو کچھ اُسکا کام نکلے اور اصل مراد کو پہنچے اور بہشت پاوے کہ یے کام ایمانداری اور مسلمانی کے ہیں اُنہیں سے فلاح اور نجات ہوتی ہی *

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ * اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ * اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا * لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انفال ہیں کہ ایمان والے وہی ہیں کہ جب نام آوے اللہ کا ڈرجاویں اُنکے دل اور جب پڑہیے اُن پاس اُسکے کلام زیادہ ہووے اُنکا ایمان اور اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہیں جو قایم رکھتے ہیں نماز اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں وہی ہیں سچے ایمان والے اُنکے واسطے درجے ہیں اُنکے رب پاس اور مغفرت اور روزی آبروکی * فائدہ * یعنے ایمان کے نشانیاں اور پتے یہہ ہیں کہ جب آدمی کے سامھنے اللہ کا ذکر آوے تو ڈرجاوے اور دل اسکا مارنے ہیبت کے کانپ اُٹھے اور جب اللہ کا کلام اُسکے سامھنے پڑہا جاوے تو شوق سے دل لگاکر سنے اور ہر حکم کو مانے اور ہر بات کو سچ جانے اور اوسپر یقین لاوے تو ہر بار

سننے سے اُس کا ایمان مضبوط ہو اور اللہ پر یقین صادق
زیادہ ہووے اور اپنے رب ہی پر بھروسا رکھے اور کسی شے پر واہ نہ رکھے
اور نماز اچھی طرح سے بدرستی ادا کرے اور خدا نے جو
مال متاع دیا ہے اُس کی راہ پر اُس میں سے اُسکے حکم
بموجب خرچ کرے تو وہی مسلمان ہے سچا پائیدار * تو
جیوں جیوں اُس کی یہہ باتیں زیادہ ہوتی جاویں اُتنا ہی اللہ
کے نزدیک اُس کا مرتبہ بڑھتا جاوے * پھر ایسے شخص
سے اگر کچھ گناہ بھی ہو تو اللہ معاف کر دے اور اُسکو
بہشت میں عزت و آبرو کی روزی دے * اس آیت سے معلوم
ہوا کہ جس میں یہہ باتیں نہوں پھر وہ مسلمانی کا دعوی کرے وہ
جھوٹھا ہے * دعوی اُس کا تب سچا ہو جب اُسکے پاس
یہہ گواہ ہوں جو مذکور ہوئے * قال اللہ تبارک وتعالی
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا * لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
كَرِيْمٌ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انفال
میں کہ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور لڑے اللہ
کی راہ میں اور جن لوگوں نے جگہہ دی اور مدد کی وہی
ہیں مسلمان ٹھیک * اُنکو بخشش ہے اور روزی عزت کی *

* ف * یعنے جن لوگون نے مسلمان کا دین قبول کیا پھر بموجب حکم خدا کے کافرون کے ملک سے اپنا گھر چھوڑ کر نکل گئے اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا کرنے * اور وہ لوگ جنہون نے اپنے ملک مین اور اپنے پانچ مین اُنکو جگہہ دی اور اُنکی مدد کی سو ایسے ہی لوگ ہیئن ٹھیک مسلمان سچے * کہ اُنکی بخشش ہوگی اور بہشت مین عزت کی روزی ملیگی * اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانی کے یہہ کام ہیئن کہ کافرون کے ملک سے نکل جانا اور جہاد کرنا اور مجاہدونکو اپنی پانچ مین جگہہ دینا اُنکی مدد کرنا * پھر جو شخص یہہ کام نکرے وہ ٹھیک مسلمان نہین * قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ * اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ حجرات مین کہ ایمان والے وہی ہیئن جو یقین لائے اللہ پر اور اُسکے رسول پر پھر شبہہ نلائے اور لڑے اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ مین وے جو ہیئن وہی ہیئن سچے * ف * یقین لانا اللہ پر یہہ ہی کہ اللہ ہی کو اپنا خالق مالک حاجت روا مشکل کشا روزی رزق دینے والا سمجھے * اور جتنے خوبیان اور وصف کمال کے ہیئن سب اُسنہین جانے *

اور جتنے نقصان ہیں سب سے اسکو پاک سمجھے * پھر اسکے
حکم کو جان و دل سے قبول کرے * اُسی کیطرف ہر حال میں
نظر رکھے آسانی و آرام میں اوسکا شکر اور رنج اور مصیبت
و مشکل میں اُسی کیطرف رجوع لاوے * اُسکے کام کو سب سے
مقدم رکھے اپنی مرضی نامرضی کو اُسکے حکم کے تابع کردے *
اپنے کو اُسکے روبرو ناچیز سے ناچیز جانے * پھر اُن باتون میں
کبھی شبہہ نہ لاوے اور اللہ کے رسول پر یقین لانا یہہ ہی کہ اُس
رسول کو اللہ کا بندہ مقبول اور سب مخلوق سے کمالات اور
خوبیون میں افضل جانے * اور جو بات رسول فرماوے اُسی کے
بجالانے میں اللہ تعالی کی مرضی سمجھے اور رسول کے حکم کو
سب مخلوق کے حکم سے مقدم کرے * اور اُسمین اپنی
عقل ناقص کو دخل نہ دے اور اُسکے حکم کے مقابلہ میں کسیکا حکم
نہ مانے اور اُسکے فرمودہ کو برحق جانے * پھر اس بات میں
ایسا مضبوط ہو جاوے کہ کبھی شبہہ بھی نہ آوے * سو
جو شخص ایسا ہو اور اللہ کی راہ میں کافرون سے لڑے
اور جان و مال اپنا اُسکے حکم پر نثار کرے وہی سچا مسلمان
ہی * اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانی کے کام یہی ہیں کہ اللہ
اور رسول پر یقین لانا اور پھر شبہہ میں نہ پڑنا اور جان

و مال سمنے مجہا د کرنا * قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہٴ نساءمین کہ سو قسم ہی تیرے رب کی اُنکو ایمان نہوگا جب تک تجھی کو منصف نجانین اُسمین جو جھگڑا اُٹھے آپسمین پھر نہ پاوین اپنے جی مین خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھین مان کر * ف * اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی علامت اور دست آویز یہی ہی کہ دنیا اور دین کے جس کام کے بابت آپسمین تنازع اور جھگڑا اُٹھے اُسکے فیصلہ کے واسطے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف ٹھہرائے * پھر جو حضرت کی حدیث سے ثابت ہو اُسمین چون و چرا نکرئے * اور اُس سے ناخوش اور دل مین بھی تنگ نہو جئے * اور سر و چشم اُس حکم کو تسلیم کرے اور مان لیجئے تو تو ایمان ہی اور نہ ایمن نوشہ بن * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ *

* ترجمہ * مشکوٰۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ ذکر کیا
بخاری و مسلم نے کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے
فرمایا کہ بنا کیا گیا اسلام پانچ چیزوں پر گواہی دینا اس
بات پر کہ کوئی بندگی کے لایق نہیں سوا خدا کے اور یہہ کہ
محمد بندہ اُسکا اور رسول اُسکا ہی اور قایم کرنا نماز اور دینا
زکوٰۃ اور حج کرنا اور روزے رمضان کے * ف * یعنے ہر
چیز کی ایک بنیاد اور جڑ ہوتی ہی کہ جس پر وہ چیز قایم
ہوتی ہی اگر وہ بنیاد اور جڑ نہو تو چیز بھی قایم نرہے * جیسے
مکان کی بنیاد زمین پر اور چھت کی بنیاد دیوارون یا ستونون
پر * ویسے ہی دین اسلام کی بنیاد اور جڑ یہہ پانچ چیزین
ہیں گویا اسلام اُنہین پر قایم ہی اور دین کی اصل الاصول
یہی ہین * سو اول اور افضل اُنمین گواہی دینا ہی اس بات
پر کہ خدا تعالی کے سوا کوئی لایق بندگی کے نہین اور محمد ﷺ
بندہ اور رسول اُسکا ہی * اور یہہ بات دل اور زبان سے علاقہ
رکھتی ہی * دوسری بنیاد اسلام کی نماز ہی کہ وہ تمام بدن اور
روح سے علاقہ رکھتی ہی * تیسری بنیاد اسلام کی زکوٰۃ دینا ہی
نادار پر کہ وہ عبادت مالی ہی * اور چوتھی بنیاد اسلام کی رمضان کا
مہینا بھر روزے رکھنا کہ وہ بھی عبادت بدنی باطنی ہی *

پانچوین بنا بناء اسلام کی حج کرنا کعبہ شریف کا کہ وہ عبادت
مرکب بدنی اور مالی ہی * اس مقام پر اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کے معنے اور مطلب
دریافت کیا چاہئے کہ اکثر لوگ اُسکے مضمون اور مطلب سے
غافل ہیں * بلکہ برخلاف اُسکے عقیدہ رکھتے ہیں اور پھر دعوی
اسلام کا کئے جاتے ہیں * سو سننا چاہئے کہ شہادت کہتے ہیں
گواہی کو اور گواہی وہ ہوتی ہی جو بات آدمی کے نزدیک
یقین کامل سے بیشک وشبہ ثابت ہو اُسکی خبر دے
تو وہ گواہ سچا * اور اگر اُسکے نزدیک وہ بات یقین کامل
سے ثابت نہو اور خبر دے تو وہ گواہ جھوٹا * اگرچہ وہ
بات حقیقت مین سچی ہی ہو * جیسے حضرت کے وقت
مین منافق حضرت سے کہتے تھے کہ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ یعنے ہم
گواہی دیتے ہیں کہ البتہ بیشک تم پیغمبر ہو خدا کے
اور دل سے اس بات پر یقین نہین لاتے تھے * سو اللہ تعالی
نے قرآن مین منکو فرمایا کہ اللہ جانتا ہی کہ امی پیغمبر
تو اُسکا پیغمبر ہی مگر وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ
* یعنے اللہ گواہی دیتا ہی کہ بیشک منافق البتہ جھوٹے تھے
ہیں * ایسلئے کہ صرف زبان سے یہ بات کہتے ہیں اور یقین

کامل اسکا اُنکو نہین * اسواسطے بیان فرمایا کہ جب آدمی
کے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہوجاوے اُسکے بموجب
کہے کہ خدا ہی بندگی کے لایق ہی اور کوئی نہین * اور محمد
اُسکا بندہ اور رسول ہی * تب اُسکا زبان سے کہنا سچا ہو
اور وہ کہنے والا مسلمان ٹھہرے اور نہین تو نہین * پھر
اگر زبان سے کہا اور دل مین اُسکے یہہ بات نہین تو بھی
مسلمان نہین بلکہ منافق ہی * اور اگر دل ہی سے اسبات
کو سچ جانا اور زبان سے نہ کہا تو بھی مسلمان نہین *
ہان اگر گونگا ہو تو لاچاری ہی یا دل مین یقین آنے
کے بعد ہی فوراً مر گیا اور زبان سے کہنے نہ پایا تو اُسکا کچھ
قصور نہین * پھر جو شخص دل سے یقین لایا اور زبان سے
اقرار کیا * تو اُسنے گویا یہہ بات کہی کہ مین مشرک اور
بت پرست اور ستارہ پرست اور پیر پرست نہین ہون *
اور مجوس اور صابئین اور رشنو بہ اور ہنود وغیرہ سب
دینون سے دست بردار ہوا * اسواسطے کہ اُسنے اقرار
کیا کہ سوا خدا کے کوئی اور معبود نہین * اور سوا اُسکے مین
کسی کی عبادت نکرونگا * سو اُسکی تفسیر یون ہی
کہ اپنے کو نہایت ذلیل کرنا اور کسی کی نہایت تعظیم کیو اسطے

اُس کا نام عبادت اور بندگی اور پرستش اور پوجہ ہی * جیسے سجدہ یا رکوع کرنا ہاتھہ باندھہ کے اُسکے روبرو کھڑا ہونا اُسکے مکان کا طواف کرنا اُسکے نام پر مال خرچنا اُسکے نام کا روزہ رکھنا اُسکی نذر منت بدنا * اُس سے مراد مانگنی اُٹھتے بیٹھتے مشکل آسانی کے وقت اُس کا نام ندے واسطے لینا * اُسکے نام کا ورد وظیفہ کرنا اُسکی عبادت نکر حنے والے منکرونسے کرنا وغیرہ کام عبادت ہیں * تو جب آدمی نے یہہ گواہی دی کہ کوئی بندگی کے لایق نہیں سوا خدا کے * تو اُس کا مطلب یہہ تھہرا کہ میرے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہو چکا کہ کوئی اُس لایق نہیں * کہ اُس کو سجدہ یا رکوع کرئے یا اُسکے نام کا روزہ رکھیے یا اُسکے نام پر مال چرچئے یا اُسکے نام کو ورد وظیفہ کیجئے مشکل کے وقت اُسکو پکارئیے اُس سے مدد مانگئیے * آسانی کے حال میں اُسکی شکر گذاری میں اُسکی حمد کیجئے سوا اللہ کے کوئی اِس لائق نہیں * نہ کوئی پیر نہ کوئی خورد نہ کسی کا جسم نہ کسی کی روح نہ کوئی امیر و فقیر * نہ کوئی جن اور فرشتہ نہ کوئی بھوت پری * نہ کسی کا مکان نہ کسی کی قبر نہ کسی کا چلہ

اور نشان نہ کسی کا جسد اور مکان * نہ کسی کا پانجہ اور نہ
قدم نہ کسی کی صورت اور تصویر * کہ اُسکے واسطے یہ
کام کیجئے کہ یہہ کام عبادت کے ہین اور عبادت کے لایق
اللہ ہی ہے اُسی کی عبادت کیجئے * اب چاہئے کہ عبادت
اُسکی کرنا چاہئے جو خود مستغنی اور بے پرواہو اور اُسیکے
سب محتاج ہون * اِسواسطے کہ اگر سب اُسکے محتاج نہون
تو خود مستغنی اور بے پرواہون * پھر بے پرواہو کر کیون کسیکی
عبادت کرے * اور جسکی عبادت کرے اگر وہ مستغنی
نہوگا تو محتاج ہوگا * پھر محتاج محتاج برابر ٹھہرے ایک محتاج دوسرے
محتاج کی کیون عبادت کرے * پھر جو مستغنی بے پرواہوگا تو وہ خود بخود
ہوا ہوگا * اُسکو کسی نے پیدا نکیا ہوگا اور قدیم ہوگا اور
ہمیشہ رہیگا اور سب عیبون سے پاک ہوگا * تو سنتا بھی
ہوگا اور دیکھتا بھی ہوگا اور بولتا بھی ہوگا * اور اپنے کامون
سے کچھ اُسکو اپنی غرض نہوگی * اور کوئی کام اُسپر
واجب نہوگا * اور جسکے سب مخلوق محتاج ہونگے وہ سب
کام کی قدرت بھی رکھتا ہوگا اور سب کام اپنے ارادہ
سے کریگا اور غیب کا عالم ہوگا کہ سب کا حال اُسکو
مفصل معلوم ہوگا اور وہ زندہ ہوگا * اور ایک ہوگا تو سب

کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہوگا* تو جب آدمی نے لا الہ الا اللہ
کہا تو اُس سے مراد یہہ نکلی کہ کوئی ایسا نہیں جو خود
مستغنی اور بے پروا ہو کسی چیز کی آپ کو پروا نہو*
اور سب اُسکی طرف محتاج ہوں مگر اللہ ہی ایسا ہی*
کہ خود مستغنی اور بے پرواہی اور سب اُسکے محتاج
ہیں* تو جو کچھہ وہم اور خیال میں آوے عرش سے فرش
تک بزرگ خورد جسم روح مردے زندے یا جن
بھوت پری یا کوئی درخت یا کوئی پتھر یا کسیکا جھنڈا
یا تھان یا کسی کا چلا یا مکان یا کسی کی قبر یا کسی کی
تصویر یا کسی کا پنجہ یا کسی کی مورت یا کسیکا
نشان* غرض کہ سوا خدا کے جو کچھہ ہی کوئی چیز اِس
لائق نہیں کہ اُسکے واسطے نماز کریئے یا روزہ رکھیئے*
یا اُسکے نام پر مال خرچیئے یا اُسکے مکان کا طواف کیجیئے
یا اُسکے واسطے کوئی عبادت قلبی یا بدنی یا مالی یا مرکب
بجالاے* اسواسطے کہ سوا خدا کے کوئی مستغنی بے پروا
نہیں سب مخلوق اُسکی طرف محتاج ہیں* کہ خدا ہی کے پیدا
کرنے سے پیدا ہوے ہیں اور حادث ہیں قدیم نہیں* اور
نیست اور نابود ہونے والے ہیں* اور سوا خدا کے سب

نقصانون سے کوئی پاک نہین * اور خدا کی سب کو غرض
لگی ہی اور سب محکوم ہین * اور سوا خدا کے کسی کو سب
کامون کی قدرت نہین * اور سوا خدا کے کسی چیز مین
مستقل تاثیر نہین * اور کوئی عالم غیب کا نہین تو جو
شخص کلمہ کہے اور لا الہ الا اللہ کے یہہ معنے مطلب نجانے
یا ان باتون مین کسی بات پر اعتقاد نلاوے یا شک لاوے
اُسکا ایمان نہین اور وہ مسلمان نہین * اور جو شخص
لا الہ الا اللہ کا اعتقاد لاوے اور اقرار کرے مگر محمدا
عبدہ ورسولہ کا مطلب نہ سمجھے یا سمجھے اور انکار کرے
وہ بھی مسلمان نہین * تو اب اسکا مطلب دریافت کیا
چاہئے * سو وہ یہہ ہی کہ یقین کامل سے بے شک وبے شبہہ
جانے * اور زبان سے اقرار کرے کہ محمد ﷺ بندہ اللہ کا
ہی اور بھیجا ہوا اُسکا پیغام پہنچانے کے واسطے * اس
مقام پر جو حضرت کا نام لیا کہ محمد ﷺ بندے اللہ کے
اور رسول اُسکے تھے * تو اس سے یو جتا گیا کہ پیغمبر بھی
آدمی اور خدا کے بندے ہی ہوتے ہین * اسلئے کہ اگر بندے
نہوتے تو معاذ اللہ خود خدا ہوتے * اور اگر ایسا ہوتا تو پیغام
کسکی طرف سے لاتے * پھر جب وہ بندے ٹھہرے تو بندگی

بھی خدا کی اُنپر لازم ٹھہری * اور وہ آدمی تھے اور سب
مخلوق سے چن کر جو اُنہین کو پیغمبر کیا * تو اُس سے معلوم
ہوا کہ اُنمین اوصاف ایسے جمع ہوئے تھے جو آدمی کے
حق مین اُس سے زیادہ کمال نہین * اور وہ اوصاف یہ
ہیں جیسے عقلمندی ہوشیاری حلم بردباری عاقبت
اندیشی خوش خلقی بے نفسانیت ہونا اور بے طمع
رہنا * اور قناعت اور زہد اور مروت سخاوت شجاعت
رحمت تقوی پرہیزگاری اور کسی کا غلام نہونا * اور
سوا اسکے جتنے اوصاف کمال کے اعلی درجے پر ہیں
سب اُن مین تھے * پھر جب لوگونکی ہدایت کے واسطے
پیغمبر کرکے بھیجا * تو اس سے یہہ معلوم ہوا کہ آدمی سارے
مکلف ہیں * کہ اُنکو خدا کے حکم بموجب کام کرنا چاہئے خود
مختار نہین * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کو اللہ تعالی نے
کام کے کسب کا اختیار دیا ہی اگر محض مجبور رہتا اور بالکل
بے اختیار ہوتے تو امر و نہی کیون ہوتا * اور یہہ معلوم رہے
کہ جب کوئی دعوی کرے کہ مین خدا کی طرف سے پیغمبر ہون *
تو اُس سے اگر معجزہ ظاہر نہو تو وہ پیغمبر نہ معلوم ہو * اور
اُسمین اور اور آدمیون مین فرق نہ ٹھہرے * تو پیغمبر کے

واسطے معجزہ بھی ضروری ہی * کہ اللہ تعالی اُسکے ہاتھہ سے
ایسا کام کرواوے جو خلاف عادت ہو تاکہ لوگ اُسکو
سچا جانین اور منکر اُسکی بات پر یقین لاوین * اور اُسکا
کہنا خدا کا حکم سمجھین پھر رسول مین تین باتین اور بھی ضرور
ہین * ایک یہہ کہ وہ شخص سچا ہو جھوتھہ نہ کبھی بولا ہو نہ بولتا
ہو * دوسری یہہ کہ معصوم ہو کوئی گناہ اُس سے نہوتا ہو * تیسری یہہ کہ
خدا کا حکم لوگونکو پہونچا دے چپ چاپ نہ بیتھہ رہے تو سچا ہونا *
اِس لئے کہ اگر جھوتھہ بھی بولتا ہو تو اُسکی اور سچی
بات کا بھی اعتبار نرہے * اور جب پیغمبری اُسکی خدا نے
معجزے سے ثابت کروائی تاکہ لوگ اُسکو سب باتین
سچا جانین اور اُسکا کہا مانین * پھر وہ بولے جھوتھہ تو گویا
اللہ تعالی جھوتھے کو سچا کروایا * اور جھوتھے کی بات ماننے
کا لوگون کو حکم دیا * او یہہ بات اللہ تعالی سے محال اور غیر
ممکن ہی * اور معصوم ہونا سو اسواسطے پیغمبر خدا کا ضروری ہی
کہ اگر معاذ اللہ پیغمبر معصوم نہو تو اُس سے حرام اور مکروہ
صادر ہو تو وہ گنہگار تھہرا * اور سب لوگون کو اُسکی پیروی
کا حکم ہی * پھر اُسکی جو کوئی پیروی کرے وہ بھی گنہگار ہو
تو ایسا جو پیغمبر ہو تو لوگ ہدایت نپاوین * بلکہ گمراہ ہو

جاوین * اور رسول بھیجنے سے جو غرض ہی لوگون کی ہدایت سو حاصل نہو * بلکہ ضلالت حاصل ہو تو رسول کا معصوم ہونا بھی ضروری ہی اور پیغمبر کو حکم خدا کا پہنچانا سو اسطے ضروری ہی کہ اگر وہ حکم خدا کا چھپاوے تو اُسکے رسول کرنے سے جو غرض تھی وہ حاصل نہوئی اور اُسکا رسول ہونا لغو ہوا * اور خدا تعالی سے لغو کام ہونا غیر ممکن * اور یہہ بھی معلوم رہے کہ جو باتین بشریت اور آدمیت سے علاقہ رکھتی ہین * جیسے کھانا پینا سونا جاگنا جاضرور پیشاب نکاح کرنا یہہ پیغمبر کے حق مین نقصان نہین * اگر یہہ باتین اُسمین نہوان تو وہ آدمی نہ ٹھہرے * اس سبب تقریر سے معلوم ہوا کہ جسنے یہہ بات کہی کہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ تو اوسنے یہہ اقرار کیا کہ مین یقین کامل سے بے شک وبے شبہہ جانتا ہون اور زبان سے اقرار کرتا ہون کہ محمد بندے اللہ کے تھے خدا کی عبادت اُن پر بھی واجب تھی اور سب مخلوقات سے افضل تھی عقلمند ہوشیار حلیم رحیم عاقبت اندیش خوش خلق بے طمع قانع صاحب مروت سخی شجاع * غرض کہ سب اوصاف جو کچھ آدمی کے حق مین اوصاف کمال کے ہین اُنمین تھے سب سے

زیادہ جسقدر آدمی کے حق میں ممکن ہیں اور وہ سچے
تھے سب گناہوں سے معصوم * اور خدا کے حکم بعینہ سب
اُنہوں نے پہنچائے اور جو کچھ اُنہوں نے فرمایا وہ حکم
خدا کا تھا اور اُنکے کام سب خدا کی مرضی موافق تھے * سو اُنکے
فرمودہ کو اُنہیں نے سچا جانا اور اُنہیں کی راہ روبہ ہیں
نے اختیار کیا * اور اور و نکی راہ روئے سے ہمیں نے انکار
کیا اسواسطے کہ ہمارے واسطے اور کوئی رسول نہیں * اور
جو رسول نہیں وہ معصوم بھی نہیں * تو اُس سے گناہ
ہونا بھی ممکن ہی * تو جب گناہ ہونا اُس سے ممکن ہوا
تو اُسکی راہ وروبہ کا اعتبار بھی نہیں * اور اُسکی اطاعت
ہم پر واجب نہیں مگر * ہاں جنکی راہ وروبہ کو خود رسول
فرماویں کہ اختیار کرو اور فلانے کی اطاعت کرو تو یہہ رسول
کے فرمودہ بموجب عمل ٹھہرا * پھر جو شخص بے حکم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب کسی اور کی راہ اور روبہ اور اطاعت اختیار
کرے یا اور راہ نئی نکالے تو اُس نے گویا محمد رسول
اللہ کا انکار کیا * اور یہہ جو گواہی دیتا ہی کہ اشہد ان محمدا
عبدہ ورسولہ اُسکی یہہ گواہی جھوٹھی ہی * یا اگر
پیغمبر کی طرف معاذ اللہ جھوٹھ تہمت لگاوے یا گناہ کرنے یا وحی

نہ پہنچانے یا بدخلقی یا طمع نفسانی * یا حب جاہ یا رذالت کی
نسبت کی تو بھی وہ مسلمان نرہا اور اُسکا یہہ کلمہ کہنا
سچ نہ ٹھہرا * اور جو شخص صرف لا الہ الا اللہ اور محمد
رسول اللہ کا اعتقاد رکھے اور شریعت کو نمانے
تو وہ بھی مسلمان نہین * سو سب حکم شریعت کے
دو طرح کے ہین * ایک اِس طرح پر کہ فلانا کام نکرو *
دوسری اس طرح پر کہ فلانا کام کرو * سو یہہ جسکے کرنے
کا حکم ہی * اول اُسمین سے یہہ تھا کہ اشہد ان لا الہ
الا اللہ و اشہد ان محمد اعبدہ ورسولہ کا دل سے یقین
لانا اور زبان سے کہنا * اور دوسری اُسمین سے نماز ادا کرنا
ہی کہ وہ سترہ رکعت ہین ایکدن اور رات کے عرصہ
مین پانچ وقت اُسکے معین ہین کہ کمی بیشی کا اُسمین
کسی کو اختیار نہین اُسکی مثال ایسی سمجھا چاہئے کہ
ایک بادشاہ عظیم الشان نے سب اپنے رعایا سے چنکر
ایک خاص چیلے کو حکم دربار داری پانچ وقتہ کا دیا * اور نہ
حاضر ہونے پر سخت عذاب کا وعدہ دیا * پھر اگر وہ دربار
داری اور حاضر باشی مین قصور کرے تو بادشاہ کی طرف
سے سخت عذاب پاوے * اور مار کھاوے اور سب رعیت کے

نزدیک نمک حرام ٹھہرے اور اُسکا اعتبار جاوے *
اور اگر بادشاہ کے حکم بموجب خیال کرکے خوشبو لگاکے
سب اپنے کام چھوڑکر اول وقت دربار کے نہایت شوق
سے اور خوف سے جاکر دربار میں حاضر ہو * آداب مجرا
بجالاوے اور بادشاہ کی ثنا اور صفت کرے اور بادشاہ
کے احسان بیان کرے اور شکر ادا کرے * اور اپنی
حاجتیں جو منظور ہوں سو بادشاہ سے عرض کرے * پھر
بادشاہ کا جو حکم ہو اُس کو جان و دل سے قبول کرے
اور اپنا فخر اور عزت سمجھے * اور اپنے اوپر بادشاہ کی
عنایتیں دیکھہ کر اُسکو آداب و مجرا بجالاوے * پھر جب
حکم ہو تب رخصت ہو تو اپنے چیلے کا سب رعیت کے
نزدیک برا مرتبہ ثابت ہو * اور ہر بار دربار میں عنایتیں بادشاہی
اُسکے حال پر متوجہ ہوں * اور اُسکو سب رعیت پر
فخر ہو * اب اسطرح نماز کو سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالی نے
سب مخلوق سے چنکر آدمی کو اپنا خاص چیلہ بنایا * اور اُسکو
پانچ وقت اپنے دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا * پھر اگر یہہ
پنجوقتہ نماز نہ ادا کرے تو سارے مخلوق کے نزدیک
نہایت ناچیز اور نمک حرام ٹھہرے * اور غضب الہی

اُسکی طرف متوجہ ہو * اور دوزخ مین ہرگز سخت عذاب
پاوے * اور اگر بموجب حکم حضرت شاہنشاہ عالیجاہ
خدا یتعالی کے یہہ بندہ نجاست ظاہری سے اپنا بدن غسل
کر کے یا وضو سے پاک کرے * اور باطن اپنا نجاست باطنی
یعنے شرک و بدعت کے گناہون سے طاہر کر کے اچھی
پوشاک اُس دربار کے دستور موافق پہن کر دربار
مین جاکر مصلے پر حاضر ہو اور کعبہ شریف کو اُسکی تخت
گاہ خیال کر کے اُسکی طرف متوجہ کرے * اور سوا اللہ تعالی
کے سب سے دست بردار ہو کر دونون ہاتھہ کانون تک
اُٹھا کر کہے اللہ اکبر * یعنے اللہ بہت بڑا ہی بڑی شان والا
کہ مین نے دونون جہان مین اُسیکو بزرگتر جانا * پھر یہہ جانے
کہ خدا کے دربار مین خدا کے روبرو کھڑا ہون * تو کہے کہ ای
اللہ تو بہت پاک ہی اور سب خوبیان تجھہ مین ہین اور تیرا
نام نہایت برکت کا ہی اور تیری شان بہت بڑی * اور
سوا تیرے اَور کوئی معبود نہین ہی اور مین کسی کی
عبادت نہین کرتا * اور شیطان جو تیرے درگاہ سے راندہ
گیا ہی اُس سے تو مجھکو بچا اور اُسکو مجھہ سے دفع کر *
تاکہ میری عرض معروض مین خلل نہ ڈالے * اب مین اپنی عرض

یہہ رکھتا ہون اور تیرا ہی نام لیکر شروع کرتا ہون * کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم * یعنے شروع اللہ کے نام سے جو
بہوت مہربان ہی نہایت رحم والا * سب تعریف اللہ ہی کو
ہی جو سارے جہان کا پرورش کرنے والا * بہوت مہربان
نہایت رحم والا ہی * قیامت کے دن کا وہی مالک ہی جسکو
چاہے بخشے جسکو چاہے سزا دے * ہم ہین تیری ہی عبادت
اور بندگی کرتا ہون اور تجھی سے مدد مانگتا ہون * تیرے
سوا اور کی طرف رجوع نہین کرتا سو توہی دکھادے مجھکو
سیدھی راہ * کہ مین تیری مرضی موافق کام کرون تیرے ہون
ولیون کی راہ پر مجھکو چلا * اور جو لوگ اُن کی راہ چلنے کا
جھوٹھہ موٹ دعوی کرتے ہین وے تیرے غضب مین
گرفتار ہین * اور راہ سے بیزار ہین اُن کی راہ مجھکو نہ چلا *
اور یہہ میری دعا اور عرض قبول کر * پھر رکوع مین جاوے
تو یہہ خیال کرے کہ مین نے اپنی پیٹھہ تیرے سامہنے
جھکادی * جو حکم تو ہمپر لادے وہ ہمین قبول ہین * اور زبان
سے کہے کہ بہت پاک ہی میرا پروردگار بڑی شان والا *
پھر سر اُٹھاکر کھڑا ہو کہ مین اِس بات پر سیدھا اور
مضبوط ہون * اور زبان سے کہے کہ جو اللہ کی تعریف کرے

اُسکی اللہ سنتا ہی * اور ای اللہ تو ہمارا پروردگار ہی اور
تیرے ہی سب خوبیان ہین * پھر سجدہ کرے اور جانے
کہ اُسکے روبرو مین نہایت ناچیز ہون خاک کے برابر * کہ اپنا
اشرف اعضا جو سر تھا سو مین نے اُسکے سامھنے خاک مین
ملا دیا اور وہی بہت بڑا ہی * اور کہے کہ بہت پاک ہی میرا
رب بڑے مرتبے کا * پھر سر اُٹھاوے اور بیٹھے اور اُسکی
شکر گذاری مین کہ مجھہ کو اِس مرتبے کو پہنچایا * کہ اُسکے
دربار مین حاضر ہوا اور اپنی عرض معروض کرتا ہون * دوسرا
سجدہ کرے پھر بیٹھے اور یہہ جانے کہ گویا اُس نے یہہ
بندگی میری قبول کی * اور اپنے روبرو دربار مین بیٹھنے کا حکم
دیا تو خالی بیٹھنا بھی بے ادبی ہی تو وہان پر بیٹھہ کر کے بھی کہے * کہ
سب عبادتین زبانکی اور سب بندگیان بدن کی اور سب عبادتین
پاک مالکی اللہ ہی کے واسطے ہین * اور سلام نبی پر اور رحمت اللہ کی
اور مہربانیان اللہ کی اُنپر * کہ اُسکے وسیلہ سے مین اِس دربار
تک پہنچا * اور سلام سب اِس بارگاہ کے چیاون پر اور اُس
درگاہ کے بندون پر اور جتنے اللہ کے اچھے بندے ہین سب
پر سلام کرتے ہین * اور مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی سوا اللہ کے
بندگی کے لایق نہین * اور محمد اُسکا بندہ ہی اور اُسکا رسول *

پھر دربار سے رخصت ہو اور کہے کہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ* یعنے
ادھر ادھر جو دانے اور درباری وغیرہ ہیں انکے واسطے
یہ سلام ہوا* پھر جب یہ اسطرح سے اداب اور مجرا اور
حاضری دربار کے بجا لاوے تو سب مخلوق کے نزدیک اسکا
بڑا مرتبہ ٹھہرے* اور ہر وقت اسپر عنایت الٰہی نازل رہے*

جب حقیقت نماز کی معلوم ہو چکی* تو اب جاننا چاہیے کہ نیسری
بات زکواۃ ہی تو اسکو یوں سمجھنا چاہیے* کہ جیسے بادشاہوں کی
طرف سے رعایا پر کچھ کچھ حقوق بادشاہی بندھے ہوتے
ہیں* جیسے کھیتی والوں پر محصول اور چماروں پر بیگار* اور
سپاہیوں پر لڑائی کرے اوسے وہ حقوق بادشاہی نہ
ادا کریں تو سزا پاویں* اور انکی کھیتی اور ملک معاش ضبط
ہو جاوے اور خالصہ میں لگ جاوے* یا کسی اور کے حوالہ
ہو جاوے* اور اگر حقوق بادشاہی ادا کریں تو بادشاہ کی
حمایت میں رہیں* اور کوئی ان پر دست اندازی نکرنے
پاوے* ایسے ہی سمجھے کہ اللہ تعالی نے جسکو مال متاع
حاجت اصلی سے زیادہ دیا* اسکے اوپر حق اپنا مقرر کیا کہ سال
کے بعد اسقدر ہماری نذر گزرانا کرے* اور محتاج لوگ
اپنی طرف سے اسکے لینے کو مقرر کئیے* گویا ان محتاجوں کی

تاتنخواہ اُن مالداروں کے ذمہ پر ٹھہرا دی * پھر جو کوئی زکوٰۃ حق اللہ
نہ ادا کرے تو آخرت میں سزا پاوے اور دنیا میں بھی اُسکا مال متاع ضبط
ہو جاوے یا اور کسی حق گذار کے حوالے ہو * فرق اتنا ہی کہ دنیا کے
بادشاہ فوراً ملک معاش ضبط کر لیتے ہیں * اور اللہ تعالی تحمل
والا ہی تھوڑی دیر بعد کرتا ہی * اور اگر زکوٰۃ حق اللہ ہمیشہ
ادا کرے تو اللہ کی طرف سے اُس پر رحمت ہو اور اُسکا
مال متاع محفوظ رہے * اور روز بروز جسطور پر اُسکے حق
میں بہتر ہو زیادہ ہووے * اور چوتھی بات صحیح ہی تو اُسکو یون معلوم
کیا چاہیے کہ جیسے بادشاہون کا تخت گاہ مقرر ہوتا ہی اور
حکم ہوتا ہی کہ جو کوئی بادشاہ کی طرف سے کسی خدمت
اور منصب پر سرفراز ہووے * وہ پائے تخت میں حاضر ہو کر
نذر گذرانے اور اداب اور مجرا بجا لاوے * اور سند
بادشاہی پاوے * اور اگر کوئی پیشتر سے پھرا ہوا باغی
ہو اور پھر اپنے قصور معاف کرنے کو آپ سے پایہ تخت میں
جا کر حضور میں حاضر ہو * تو پچھلے خطائیں اور قصور اُسکے معاف
ہون * ویسے ہی اللہ تعالی نے باوجودیکہ وہ زمان اور مکان
سے پاک ہی * دنیا میں کعبہ شریف کو بمنزلہ اپنے
تخت گاہ اور پایہ تخت کے ٹھہرایا * اور حکم کیا کہ جسکو ہمنے

یہہ منصب دی کہ سواری پر سوار ہو کر اپنے پاس سے
کھانا جاوے اور کھانا آوے * اور اپنے گھر والوں کو جنکا
کھانا کپڑا اوس پر واجب ہی * اسقدر دیے جاوے
کہ اوسکے آنے تک اونکو کسی سے مانگنے کی احتیاج نہو * تو
وہ شخص کعبہ شریف میں ایک مرتبہ حاضر ہو * اور دربار
عام کے روز نذر گذرانیں * اور آداب و مجرا بجالاوے اور
دست مبارک کو بوسہ دیوے * پھر اگر اوس سے کوئی
قصور بھی ہو گیا ہوگا تو معاف ہو جاویگا * اور ہمارے حضور لوگوں میں
وہ گنا جاویگا * پھر بڑی بد نصیبی اوسکی جو دنیا کے بادشاہوں کے
بلکہ ادنے امیروں کے دربار میں حاضر ہونا اپنا فخر
جانتے * اور خدائی دربار یعنی حج سے باوجود قدرت کے دل
چراوے * پانچوین بات رمضان میں مہینا بھر تک روزے
رکھنا ہی * تو اوسکو یون بوجھنا چاہیے کہ جیسے صاحب
ملک صاحب ارادہ بادشاہ چار دن کے ایام کوچ اور سفر
اور دشمنوں سے لڑائی کے واسطے اونکا فتح کرنے کے
لئے مقرر کرتے ہیں * اون روزوں دشمن زیر کئے جاتے
ہیں اور اپنی فوج کو مہارت اور مشق سفر اور لڑائی کی
حاصل ہوتے ہیں * تو شیطان اور نفس اس نیک راہ کے

دشمن ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگوں پر ہماری ہی حکومت رہے * سو اللہ تعالی نے رمضان کا مہینا اسواسطے کہ سال بھر میں ایک مہینا بھر شیطان اور نفس سے بخوبی لوا کریں * اور نفس کی خواہشوں سے یعنے کھانے پینے جماع سے دن بھر اُسکو روکیں اور اُسکے مخالف کام کریں * اور عبادت خدا کی اور دنوں سے زیادہ اُس مہینے میں بجالاویں * قرآن کا ختم اور تراویح اور اعتکاف اور ذکر اور شغل کریں * تاکہ شیطان کو شکست ہو اور آیندہ کو بھی مسلمانوں کو خدا کی راہ میں محنت مشقت کرنا سہل ہو جاوے * اور پھر جو چیز خدا نے کھانا اور کرنا منع کیا جب سامنے آوے * یا ایسی چیز کو یا غیر مشروع کام کو جب جی چاہے اور شیطان اور نفس چاہیں کہ یہہ شخص یہہ کام کرے تو یہہ شخص جانے کہ اِس کام سے صبر اور روزہ ہی * اور جیسے روزہ میں کھانے پینے سے صبر ہوتا ہی اور باوجود حاجت اور خواہش کے کھاتے پیتے نہیں * ویسے ہی اُس غیر مشروع کام سے بھی اپنے آپ کو روکیں * غرضکہ یہہ پانچ کام ہیں خدا اور رسول کو برحق سمجھنا اور زبان سے اقرار کرنا اور نماز پڑھنا اور مال ہو تو زکوۃ دینا * اور حج کرنا اور رمضان کا مہینا بھر روزے رکھنا *

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ * ترجمہ مشکواۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ایمان کے ستر اور کئی شاخین ہین * افضل اُن شاخون مین سے کہنا لا الہ الا اللہ کا ہی * اور ادنی شاخ ایما کی دور کرنا تکلیف کا راہ سے * اور شرم ڈالی ہی ایمان کی * ف * یعنے جیسے درخت مین بہت سی شاخین ہوتی ہین کہ اُس مین سبز پتے اور رنگ برنگ پھول اور طرح طرحکے میوے بڑے دار لگتے ہین ویسے ہی ایمان کو سمجھنا چاہیے کہ اُسکی بھی بہت شاخین ہین ستر سے بھی زیادہ * اور سب سے بڑی شاخ کلمہ کہنا ہی گویا یہہ شاخ جڑ ہی اور چھوٹی پتی ایمان کی یہہ ہی کہ راہ میں کانٹا اینٹ پتھر دور کر دے * اور اگر نہ ہو تو مقدور ہوتے بند کر دے تا کہ کسی کو تکلیف نہو * اور ایک شاخ ایمانکی حیا شرم بھی ہی یعنے کلمہ پڑھنا اور حیا شرم کرنا اور مخلوق کی ایذا کے روادار نہونا ایمان کا مقتضا ہی * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُ کُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ * ترجمہ * مشکواۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان نہین ہوتا کوئی تم مین سے * مگر جب کہ ہون مین دوست اُسکے نزدیک اُسکے باپ سے زیادہ اور بیٹے سے زیادہ اور سب لوگون سے زیادہ * ف * یعنے آدمی جب پیغمبر خدا ﷺ کو اپنے ماباپ سے اور اولاد سے اور تمام مخلوقات سے زیادہ دوست جانے * اور سبکی دوستی سے زیادہ اُنکی محبت دل مین رکھے تو سب کی مرضی سے زیادہ اُنکی مرضی کے کام مقدم کرے * اور حضرت کی حدیث کو سبکے قول سے زیادہ مقدم جانے * اور حضرت کے فرمانے کو سبکے کہے پر زیادہ معتبر سمجھے تب مسلمان ٹھہرے اور نہین تو نہین * اور محبت اسیکا نام ہی کہ محبوب کی مرضی موافق کام کیجئے * اور اُسکا نام محبت نہین کہ صرف زبان سے کہہ دے کہ ہمکو محبت ہی * اور محبوب کا کہنا نہ مانے یا محبوب کی مرضی کے خلاف کام کرے * اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی کو کسی پیر فقیر درویش عالم مولوی ماباپ امیر بادشاہ کا کام یا قول خلاف حدیث

کے معلوم ہو تو اُسکو رد کرے * اور اگر کوئی بات کو مانے اور حدیث کو نمانے تو وہ مسلمان نہیں * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَهُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰہُ مِنْهُ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ * ترجمہ مشکواۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ تین باتیں جسمیں ہوں اُسنے ایمان کا مزا پایا * جسکے نزدیک اللہ اور اللہ کا رسول سب سے زیادہ دوست ہوں * اور جو دوست رکھے کسی بندے کو کہ نہ دوست رکھتا ہو اُسکو مگر اللہ کے واسطے اور جسکو برا لگے یہہ کہ پھر جاوے کفر میں بعد اُسکے کہ صاف کیا اُسکو اللہ نے کفر سے * جیسے برا لگتا ہی آگ میں پڑنا * ف * یعنے جس میں یے تین خصلتیں ہوں کہ سب سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت رکھے * دوسری یہہ کہ اللہ ولی اللہ کے بندے سے محبت رکھنی * تیسری یہہ کہ جب اللہ نے کفر سے بچا کر مسلمان کیا پھر کفر میں جانیکو یعنے کفر کے کام کرنے

کو اپنا برا جانے جیسا آگ میں گھسنے کو برا جانتا ہے تو اُس
شخص نے ایمان کا مزا پایا * یعنی تب اُسپر ایمان کی خوبیاں
کھلیں * اَخرَجَ مُسلِمٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ
بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا * ترجمہ مشکوٰۃ
کے کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد المطلب
کے بیٹے عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ
مزا ایمان کا اُسنے چکھا جو خوش ہو اللہ کے اپنا رب ہونے پر *
اور اسلام اپنا دین ہونے پر اور محمد ﷺ اپنا پیغمبر ہونے پر * ف *
یعنی جو شخص یہہ بات سمجھ کر مطمئن اور خوش ہو * کہ اللہ
میرا رب ہے اور دین میرا اسلام ہے اور محمد ﷺ میرا
پیغمبر ہے تو اُسنے ایمان کا مزا پایا * اور مزا تبھی ملتا ہے جب
دل میں بات خوب مضبوطی سے جم جاوے * اور جسکے دل
میں یہہ بات جمائی اور اُسکو اطمینان ہو گیا * اسبات پر کہ اللہ
ہی میرا پروردگار ہے تو ہرگز اور کی طرف اُسکے بے حکم رجوع
نکریگا * اور جسکے دل میں یہہ بات سمائی اور اُسکو اسبات
پر اطمینان ہو گیا کہ میرا دین اسلام ہی ہے تو اور دینونکی بات
پر ہرگز نہ چلیگا * اور جسکے دل میں یہہ بات سما گئی اور

اطمینان ہو گیا کہ پیغمبر میرے محمد ﷺ ہیں * تو پھر وہ اُن کے
نقد اور کعبہ کی راہ و روِیہ اور رسم پر ہرگز نہ چلیگا * اور کعبہ کا حکم
خلاف اُن کے نہ مانےگا * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا
وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذَالِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِىْ لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ
رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب
الایمان میں لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ہماری
طرح اور متوجہ ہوا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھانا ہم سنے
ہمارا ذبح کیا ہوا تو وہ مسلمان ہی کہ خدا کے امان میں ہی *
اور اُسکے رسول کے امان میں ہی سو عہد شکنی نکرو
اللہ کی امان میں * ف * نماز ایمان کی نشانی ہی گویا اسلام
کی وردی ہی کہ اُسکے بدون آدمی مسلمان نہایت معلوم
ہوتا * اور یہودیوں کے یہاں نماز میں رکوع نہ تھا اور نصاری
کی نماز میں سجدہ نہیں اور یہود نصاری بیت المقدس کی
طرف نماز پڑھتے ہیں * سو فرمایا کہ جسنے ہماری طرح نماز کی
ساتھہ رکوع و سجدے کے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہوا
تو معلوم ہو گیا کہ یہہ شخص دین محمدی میں ہی * اور جب

اُسنے اور مسلمانون کے ہاتھہ کا ذبح کیا ہوا حلال جانور کھایا تو معلوم ہوا کہ یہہ اور سب مسلمانون کو اپنا بھائی جانتا ہی * تو اُسکو بھی مسلمان جانو کہ اُسکو اللہ و رسول نے امان دی ہی * اُسکو ناحق مارنا اور اُسکا مال لینا حرام ہی * سو اُسکو امان دو اور اُسکا خون مت کرو اور اُسکا مال مت چھینو * کہ یہہ اللہ کی دی ہوئی امان مین رخنہ ہوتا ہی اور بد قولی ہی * اِس سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو جان و مال کی ایذا نہ دینا علامت اسلام کی ہی * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانون کی طرح نماز پڑھنا اور مسلمانونکے ہاتھہ کا حلال جانور ذبح کیا ہوا کھانا بھی علامت اور نشانی اسلام کی ہی * کہ جو شخص ایسا کرے اُسکو مسلمان کہنا چاہئے اور ایمان دار جاننا چاہئے * پھر اُسکے دل کا عالم اللہ ہی

اَخرَجَ اَبُودَاوٗدَ عَن اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَن اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبغَضَ لِلّٰہِ وَاَعطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ استَکمَلَ الاِیمَانَ * ترجمہ مشکواۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسنے کسی کو دوست رکھا اللہ کیواسطے اور دشمن رکھا اللہ کے واسطے * اور دیا اللہ کے واسطے

اور نہ یا اللہ کے واسطے * تو البتہ پورا کر لیا اپنا ایمان * ف *
یعنے جو کوئی کسی سے دوستی محبت رکھتا ہی تو کچھ سبب
سے رکھتا ہی * مثلا ماباپ سے اسواسطے کہ انہون نے
پرورش کیا * اور پیر استاد سے اسلئے کہ اُنہون نے نیک
راہ بتائی * اور حاکم اور بادشاہ سے اسواسطے کہ اُن کی
حمایت اور رعایت مین یہ شخص رہتا ہی * اور کسی
سے اسواسطے کہ وہ سخی ہی * اور کسی سے اسواسطے
کہ اُسکی صورت اور وضع اچھی معلوم ہوتی ہی آدمی محبت
رکھتا ہی * اور کسی سے اسلئے محبت ہوتی ہی کہ دوست
کا دوست ہی * یا دوست کے دشمن ہی * پھر اسی طرح
حال بغض عداوت دشمنی کا بھی ہی * اور کسی سے
دشمنی اور بغض کچھ سبب سے رکھتا ہی * پھر اسی طرح
جو کوئی کسیکو کچھ دیتا ہی یا نہین دیتا ہی تو بھی کچھ سبب
ہوتا ہی * پھر بعضے شخص ایسے ہین جن سے محبت دوستی
رکھنے کو خدا نے حکم دیا ہی * جیسے پیغمبر اور اولیاء اللہ اور
شہید اور عالم اور درویش اور کامل مسلمان اور فرشتے *
اور بعضے وے ہین جنسے بغض و عداوت رکھنے کا حکم دیا ہی *
یا وے خدا کی درگاہ سے راندے گئے ہین * جیسے شیطان اور

کافر آدمی اور کافر جن * تو جو شخص ایسا ہو کہ جسے اللہ نے دوستی محبت کا حکم دیا ہی اُس سے محبت رکھے اللہ کا مقبول سمجھہ کر * یا کسی سے عداوت دشمنی رکھے * تو بھی اس سبب سے کہ یہہ خدا کی مرضی کے خلاف کام کرتا ہی یا سبب ضلالت کا ہی * اور اگر کچھہ دیوے تو ایسی ہی جگہہ دیوے جہاں خدا نے دینے کا حکم دیا * اور نہ دیوے تو اس سبب سے نہ دیوے کہ خدا نے اس جگہہ دینے کو منع کیا ہی * تو اُس شخص کا ایمان کامل ہی * اس سے معلوم ہوا کہ اپنے حب اور بغض کو اور سخاوت اور بخل کو خدا کی مرضی کے تابع کر دینا موجب کمال ایمان کا ہی * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَاءِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ ترمذی اور نسائی اور بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کامل وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھہ سے اور مسلمان سلامت بچے رہیں * اور مومن کامل وہ ہی جسکو امانت دار جانیں لوگ اپنے خونوں

پر بعضے جانوں پر اور اپنے مالوں پر * ف * معنے جس مسلمان کی زبان سے اور ہاتھہ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچے * مثلا زبان سے کسی مسلمان کی غیبت نکرے چغلی نہ کھاوے تہمت نکرے کسی مسلمان پر لعنت نکرے گالی نہ دے طعنہ نہ دے * کسی مسلمان سے جھگڑا نکرے کسی مسلمان کا چھپا بھید ناحق کہولے سخت گوئی درشتی نکرے * کسی مسلمان کو بددعا نہ دے کسی مسلمان کا برا نام نہ ٹھہراوے * کسی مسلمان کو نہ ڈراوے اور مسلمان کی بات نہ کاٹ دے * کسی مسلمان کو رستہ نہ بھلا دے کسی مسلمان کے حق میں جھوٹھی گواہی نہ دے * اور مثلا ہاتھہ سے کسی مسلمان کو ناحق قتل نکرے زخمی نکرے مارے نہیں مال نہ لیلے * مسلمان کے گھر میں آگ نہ لگا دے تو وہ کامل مسلمان ہی * اور جس سے لوگونکو اپنی جان اور مال کا خوف نہو بلکہ لوگ اُسکو اپنی جان اور مال کا امین نگہبان جانیں وہ مومن کامل ہی * اخرج البیہقی فی شعب الایمان عن انس رض قال قلما خطبنا رسول الله ﷺ الا قال لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهد له * ترجمہ مشکوة کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان میں ذکر کیا کہ انس

رض نے کہا کہ کم ایسا ہوا کہ خطبہ پڑھا ہمارے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر یہی فرمایا کہ جسکو امانت نہیں اُسکا ایمان نہیں * اور جسکا قول و عہد مضبوط نہایں اُسکا دین نہیں * ف * یعنے جو امانت دار نہیں اور جسکو اپنے قول قرار نباہنے کا لحاظ نہیں اُسکا ایمان اور دین بھی نہایں * یعنے ایمان اور دین میں اُسکے نقصان ہی کامل نہیں * اس سے معلوم ہوا کہ امانت داری اور قول قرار نباہنا علامت کمال ایمان کی ہی * اَخرَجَ مُسلِمٌ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثِنْتَانِ مُوجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا الْمُوجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو واجب کرنے والیان ہیں * ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دو واجب کرنے والیان ہیں * فرمایا جو مرا کہ وہ شریک کرتا تھا اللہ کے ساتھہ کسی چیز کو وہ گیا دوزخ میں * اور جو مرا کہ نہایں شریک کرتا تھا اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوا بہشت میں * ف * یعنے شرک کرنے سے دوزخ واجب ہو جاتا ہی

اور توحید بہشت واجب کرتی ہی * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رسول اللہ ﷺ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ * ترجمہ مشکواۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول خدا ﷺ سے کہ کیا چیز ہی ایمان فرمایا کہ جب اچھی لگے تجھکو اپنی نیکی اور بری لگے تجھکو اپنی بدی تو تو مومن ہی * ف * یعنے جب اچھی بات اچھی لگے اور برا کام برا معلوم ہو * اور جب اچھی بری بات میں تمیز نرہے تو ایمان نہیں * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللہ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللہ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ * ترجمہ مشکواۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ عبسہ کے بیٹے عمرو نے نقل کیا کہ میں آیا پیغمبر خدا ﷺ کے پاس پھر عرض کیا میں نے یا رسول کون تمھارے ساتھہ ہی اس کام پر فرمایا میان اور غلام * میں نے کہا اسلام کیا چیز ہی * فرمایا اچھی بات بولنی اور کھانا کھلانا * میں نے

کہا ایمان کیا چیز ہی * فرمایا صبر کرنا اور جوانمردی * ف * یعنے تین باتیں پوچھیں حضرت سے * ایک یہہ کہ تم سے پہر پیغمبر ہو اور تمہارے حکم میں کون کون ہیں * حضرت نے فرمایا کہ خواہ بندہ ہو خواہ غلام سب پر میں پیغمبر ہوں * اور سب میرے ساتھہ ہیں * دوسری یہہ کہ اسلام کیا چیز ہی فرمایا کہ ہر شخص سے اچھی بات بولنی نرمی ملایمت خوش خلقی سے اور نصیحت کردینی * سلام علیک کرنا اور لوگوں کو کھانا کھلانا * تیسری یہہ کہ ایمان کیا چیز ہی فرمایا کہ صبر کرنا اور دلیری مردانگی کرنی * سو اسمیں بہت باتیں آگئیں. جیسے مشکل عبادت سے دل نہ چرانا اور مصیبت میں نہ گھبرانا * اور دینداری نہ چھوڑنا اور زنا لواطت سے بچنا * اور مکر و فتنہ اور شبہات سے پرہیز کرنا * اور کافروں کی لڑائی سے نہ بھاگنا * غصہ تھامنا برے کاموں میں تنگدل ہونا * لوگوں کے بھید نہ کھولنا امانت داری کرنی دنیا کی لذتوں میں مشغول نہونا * یہہ سب صبر اور دلیری سے متعلق ہی * خرج احمد وَاَبُودَاؤُدَ وَالتِّرمِذِیّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ

فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا
فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا
حَبْشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا
كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاۤءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
فَتَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ
الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ *

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین
لکھا ہی کہ امام احمد اور ابو داود نے ذکر کیا کہ ساریہ کے بیٹے
عرباض نے نقل کیا کہ نماز پڑھائی ہمکو یعنے امامت کی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پھر متوجہ ہوئے ہماری طرف اپنا منھہ
کر کے تو نصیحت کی ہمکو خوب نصیحت کہ روئین اُس سے
آنکھین اور ڈر گئے اُس سے سب کے دل * سو کہا
ایک آدمی نے یا رسول اللہ گویا یہہ نصیحت رخصت کرنیوالیکی ہی
تو وصیت کرو ہمکو تو فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون خدا سے
ڈرنے کی اور حاکمون کے حکم قبول کرنے کی اور فرمانبرداری
کرنے کی اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو * پھر جو کوئی جیتا رہا تم مین
سے بعد میرے تو آخر کو دیکھیگا اختلاف بہت * تو لازم
پکڑو اوپر اپنے اوپر میرے روئے کو اور میرے خلیفون کے روئیے کو کہ

وے خوبیون والی نیک راہ پائے ہوئے ہین مضبوط پکڑیو
اُس روئے کو اور زور سے پکڑیو اُسکو دانتون سے * اور بچیو نئے
کامون سے اسواسطے کہ ہر نئی چیز بدعت گمراہی ہی * ف *
یعنے خدا کا خوف رکھیو تاکہ برے کام نہوین * اور اگر برا کام ہو بھی
جاوے تو بسبب خوف خدا کے توبہ نصیب ہو * اور
اگر خدا کا خوف ہو تو نیک کام بھی ہون * اور وقت کے حاکم
کے حکم مانیو بغاوت مت کیجیو اور حاکم کے کم ذات ہونے
کا لحاظ نکیجیو اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو تو بھی اُسکی
فرمانبرداری اور اطاعت کیجیو * مگر اُسی امر مین جو خدا کی مرضی
کے خلاف نہو * اور اخیر زمانہ کے لوگون مین اختلاف بہت پڑیگا
تو تم میرا رویہ اور میرے اصحابون کا رویہ جو میرے نایب
ہونگے خوبیون والی نیک راہ پر * سو خوب مضبوط اختیار کیجیو
جیسے کوئی دانتون سے چیز مضبوط زور سے پکڑتا ہی * ویسے
میرے رویہ کو اور میرے یارونکے روئے کو اختیار کیجیو اور
کسیطرح نہ چھوڑیو * اور نئے نئے کامون سے ہر طرح بچیو
پرہیز کیجیو * اسواسطے کہ نئے کام کا نام بدعت ہی * اور جو
بدعت ہی وہ گمراہی ہی * تو نئے کامون کے سبب گمراہی
مین پڑ جاوگے * بدعت کا حال اور نئے کامونکی تفصیل پہلے معلوم

ہو جاوگی * اس مقام پر اتنا معلوم رہے کہ اسلام کا یہہ لغمہ ہی
کہ خدا کا خوف رہے اور حاکم مسلمان سے بغاوت نکرنے * اور
حضرت کے اور اصحاب کے رستہ پر چلئے اور نئے نئے یعنی
بدعت کے کاموں سے پرہیز کیجئے * اور جو پرہیز نکرے
وہ ایک راہ گمراہی کی چلتا ہی * اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ عن عبد الله بنِ مسعودٍ رض قال خطَّ لَنَا
رسول الله صلعم خطًّا ثم قال هٰذا سبيلُ الله ثم خطَّ خطوطاً عن
يمينه وعن شماله وقال هذه سُبُلٌ على كلِّ سبيلٍ منها شيطانٌ
يدعوا اليه وقرء وَاَنَّ هٰذا صراطي مستقيماً فاتّبعوه الاية *
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں
لکھا ہی کہ امام احمد اور نسائی اور دارمی نے ذکر کیا کہ
عبد اللہ بن مسعود رض نے نقل کیا کہ ایک لکیر کھینچی
ہمارے سمجھانے کو پیغمبر خدا صلعم نے * پھر فرمایا کہ یہہ
اللہ کی راہ ہی پھر اور لکیریں بنائیں اسکے داہنے اور بائیں
طرف * اور فرمایا کہ یہہ کئی راہ ہیں کہ ہر راہ پر ایک
ایک شیطان ہی کہ اپنی طرف بلاتا ہی * اور پڑھی حضرت نے یہہ
آیت وأن ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ آخر آیت تک
* ف * یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ یہہ شرع بعث میری سیدھی

راہ ہی اسپر چلو اور کئی راہین نہ چلو کہ وہ راہین تمکو سیدھی راہ سے بھٹکا دینگی * سو حضرت نے اُسکی مثال بنا کر بیٹھ سمجھایا کہ شریعت کی راہ خدا کی طرف سیدھی گئی ہی * اور اس راہ کے آس پاس لوگون نے بدعت کی راہین نکال کر اس راہ مین ملا دین ہین * سو اُن راہون پر ایک ایک شیطان بیٹھا ہی اور اپنی طرف بلاتا ہی اور اُس بدعت کی خوبیان اور اُسمین ثواب جھوٹ اور حیلے سے جتاتا ہی * سو تم اُن راہون پر نہ چلو صرف اللہ کی بتائی شریعت کی سیدھی راہ پر چلو جسکو اللہ نے اپنی سیدھی راہ فرمایا * اور جو اور راہین چلوگے اور دین مین نئی نئی راہین رسمین نکالوگے اور جاری کروگے تو سیدھی شریعت یعنے خدا کی راہ سے بھٹک جاؤگے * اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کا مقتضا یہی ہی کہ قرآن و حدیث ہی کی راہ سیدھی شریعت کو اختیار کرے * اور راہین نہ چلے اور جو کوئی اور راہین چلے یا شریعت مین کوئی نئی راہ نکالے تو وہ شیطان کی راہ پر جاتا ہی * اخرج التِرمِذِيُّ عَن بِلَالِ بنِ الحَارِثِ المُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ اُمِيتَتْ بَعْدِي فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الاَجرِ مِثْلَ اُجُورِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيرِ اَنْ يَنقُصَ

مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا
لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ بلال ابن حارث المزنی نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے جلایا یعنے جاری کیا
میری سنتوں میں سے کسی سنت کو کہ وہ سنت میرے
بعد مٹادی گئی ہو * تو اسکو ثواب ہوگا اسقدر جسقدر ثواب
ہوگا سنت پر عمل کرنے والے کو * بے اسکے کہ کم کیا جاوے
عمل کرنے والے کے ثوابوں سے کچھ * اور جس نے نئی نکالی
بدعت گمراہی کہ راضی نہیں اُس سے اللہ اور رسول اُسپر
گناہ ہوگا عمل کرنے والوں کے گناہ برابر اور کم نہوگا اُنکے
گناہوں سے کچھ * ف * جب دنیا میں کسی جگہہ نیک
لوگ سنتی زیادہ ہو جاتے ہیں تو گویا بدعت مرجاتی ہی * اور جب بد
لوگ بدعتی زیادہ ہوتے ہیں تو سنت اُٹھہ جاتی ہی گویا مرجاتی
ہی * پھر جو شخص اُس سنت کو پھر جلاوے زندہ کرے
یعنے جاری اور رایج کرے اور لوگ اُس سنت پر عمل
کریں * تو جتنا ثواب عمل کرنے والے کو ہو اُسے بقدر اُس

سنت کے جاری کرنے والے کو ہو * اور عمل کرنے والے کا ثواب
کم نہو بلکہ خود اللہ تعالی علیحدہ ثواب دے * پھر جب تک
جسقدر لوگ عمل کرتے جاوین اُسیقدر اُسکو ثواب
زیادہ ملتا جاوے * ایسا ہی جو شخص مٹی ہوئی بدعت پھر
جاری کردے اور لوگ اُسکے موافق عمل کرین تو جسقدر
اُس بدعت کرنے والے کو گناہ ہو اُسیقدر اُس جاری کرنے
والیکو ہوتا جاوے * پھر جسقدر لوگ اُس بدعت پر عمل
کرتے جاوین اُسیقدر اُس رائج کرنے والے پر گناہ ہوتا
جاوے * مثلا تراویح کی نماز پڑھنے والے کو ثواب ہوتا ہی اُسقدر
اکیلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوتا جاتا ہی * اسواسطے کہ اُنہون
نے اس سنت کو جاری اور رائج کیا ہی * اب بھی بہت
سنتین ہندوستان مین مٹ گئین ہین * جیسے بیوہ عورتونکا نکاح
ثانی اور ولیمہ کا کھانا اور اُونٹ اور خچر گدھے کی سواری
وغیرہ * تو جو کوئی اب ان سنتونکو جاری کردے تو جسقدر
اُس عمل کرنے والونکو ثواب ہو اُسیقدر اُس جاری
کرنے والے کو ہوتا جاوے * یا مثلا جسقدر تعزیہ دارونکو ہر
سال ہمیشہ گناہ بڑھتا جاتا ہی اُسیقدر اُسکو گناہ بڑھتا
جاتا ہی جسنے پہلے تعزیہ داری محرم کی ایجاد کی * اخرج

التِّرمِذِيُّ عَن عَمرِو بنِ عَوفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ اِنَّ الدِّینَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلَی جُحْرِھَا وَ لَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّۃِ مِن رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّینَ بَدَاَ غَرِیبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَھُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ * ترجمہ مشکواۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عمرو بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دین گھسیگا مکے کے ملک کی طرف جیسے سانپ گھستا ہی اپنے بل کی طرف اور پناہ پکڑیگا دین مکے کے ملک مین جیسے پہاڑی بکری پناہ پکڑے پہاڑ کی چوٹی مین * بیشک دین ظاہر ہوا مسافر اور اب ہوجاوگا جیسا پہلے ظاہر ہوا تھا * سو کیا اچھا حال ہی مسافرون کا اور وہ لوگ ہین جو سنوارتے ہین جو بگاڑا لوگون نے بعد میرے میری سنت مین * ف * یعنے آخر زمانے مین اہل اسلام اور دین کی باتین ایسی ہوجاوینگی جیسے مسافر ہوتا ہی کہ کوئی اُسکو نہین پہچانتا * اور لوگ اُسکو بیگانا جانتے ہین * اور ابتدا مین بھی اسلام کو کوئی نہین جانتا تھا اور عرب کے کافر مسلمانونکو انگشت نما کرتے تھے * ویسے ہی آخر زمانے مین دین و اسلام

کی اصل باتوں کو کوئی نہ پہچانیگا اور منکرون کو لوگ انگشت نما کرینگے * تو کیا اچھا حال ہوگا اُن لوگون کا جو بدعت کو مٹاوین اور سنت کو جاری کرین * اور جو سنت جاری نرہا اور بدعتی لوگ جو اسلام مین نئی نئی باتین نکال کردین کو بگاڑدین * اُسکو سنوار کر درست کرتے ہین * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ آخر زمانے مین دین ملک عرب مین رہیگا اور اطراف سے جاتا رہیگا * غرض کہ جو لوگ سنت کو جاری کرین اور بدعت کو رد کرین اُنکا بڑا امر تبہ ہی * اور یہہ بات دینداری کی ہی *

أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَئَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ

ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ بن جبل نے نقل کیا کہ مین نے پوچھا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ افضل ایمان کیا ہی فرمایا یہہ ہی کہ تو دوستی رکھے اللہ کے واسطے اور بغض رکھے اللہ کے واسطے * اور جاری رکھے اپنی زبان کو اللہ کے ذکر مین * عرض کیا معاذ نے کہ اور کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا اور یہہ کہ اچھا جانے

تو لوگون کے لئے جو اچھا جانے اپنی جان کے لئے * اور برا جانے
لوگون کے واسطے جو برا جانے اپنے لئے * ف * یعنے جسکی
دوستی کو اللہ نے فرمایا اُس سے دوستی رکھے اور جس سے
بغض رکھنے کو فرمایا اُس سے بغض رکھے * اور اللہ کے ذکر
سے کبھی غافل نہووے * اور جو چیز اپنے حق مین اچھی جانے
وہی چیز اور لوگون کے بھی حق مین اچھی جانے * اور جو چیز
اپنے حق مین بری سمجھے وہ اورون کے حق مین بھی بری
سمجھے * اِن آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ دین مسلمانی
کے یہ کام ہین کہ اللہ تعالی کو ہر صفت مین واحد سمجھنا
اُسکے سوا اوصاف کسی اور مین نجاننا * محمد ﷺ کو اُسکا رسول
مقبول جاننا اور سوا اُنکے اور کسیکا رویہ اختیار نکرنا اور
نماز دل لگاکر وقت پر پڑھنا زکوۃ دینا رمضان کے روزے
رکھنا حج کرنا لغو کام بیہودہ نکرنا زنا سے بچنا امانت داری
کرنی قول قرار نباہنا * جب اللہ کا ذکر آوے ڈرجانا * اور خدا کا
خوف دل مین رکھنا اُسکے کلام کو شوق سے سننا * اُسپر یقین
لانا لوگون کو کھانا کھلانا خیرات کرنا کافرون کے ملک سے
نکل جانا * جہاد کرنا مہاجرون کی خاطرداری کرنی اپنے پاس
اُنکو رکھنا اُنکی مدد کرنی جہاد کے کام مین اپنا مال خرچنا * سب

کام اپنے پیغمبر خدا ﷺ کی حدیث کے موافق کرنا * رستے سے
تکلیف کی چیز دور کرنی شرم رکھنی * پیغمبر خدا ﷺ کو ماں باپ
اولاد وغیرہ تمام مخلوق سے زیادہ محبوب رکھنا * خدا کے محبوبوں سے
محبت کرنی کفر کے کام سے بیزار رہنا * خدا تعالی پر بھروسا رکھنا
دین اسلام میں شک نہ لانا مسلمان کے نقصان کا زمہ دار ہونا *
حب اور بغض اور سخاوت اور بخل اپنا سب اللہ تعالی
کی مرضی کے تابع رکھنا زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا
نہ پہنچانی * نیک کام سے خوش ہونا بدکام سے ناخوش ہونا * لوگوں سے اچھی
بات کہنی سلام علیک کرنا صبر اور مردانگی اختیار کرنا حاکم مسلمان
کی تابعداری کرنی * حضرت کے اور حضرت کے اصحابوں
کے رویہ کو خوب مضبوط پکڑنا * اور بدعت سے بچنا سنت کو
کوشش کرکے جاری کرنی بدعت کو کوشش کرکے مٹادینی *
سب آدمیوں کی خیر خواہی کرنی کہ یہ باتیں اصل دینداری
کی ہیں * ان باتوں سے اور ہزاروں باتیں نکلتی ہیں * پھر جو باتیں
اسکے برخلاف ہیں وہ باتیں بددینی کی ہیں * ان سے
دین جاتا ہی اور کفر آتا ہی خدا محفوظ رکھے * آمین *

* الفصل الثالث في ذكر الايمان بالقدر *

ترجمہ تیسری فصل ایمان بالقدر کے ذکر میں * ف * یعنے اس فصل

مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی جس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ تقدیر پر یون یقین رکھنا چاہئیے اور یون نہ رکھنا چاہئیے * سو جاننا چاہیے کہ خدا تعالی کے حکم کرنے کو اور اندازہ کرنے کو قضا اور قدر کہتے ہیں * یعنے اللہ تعالی سب مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہر مخلوق کے حق مین اُسکا حال ٹھہرا دیا * اور اندازہ کر دیا گویا حکم کر دیا کہ یہہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام کریگی اور ابتدا اور انجام اُسکا یون ہوگا اور ہر چیز بے جان اور جاندار کو اللہ ہی نے پیدا کیا * اور جاندار چیز سے جو کام ہوتے ہیں اور جو ارادہ دل مین پڑتا ہی وہ بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہی * اسبات کو ماننے اور اسبات پر یقین لانیکا نام ایمان بالقدر ہی * پھر جو شخص اسکے برخلاف جانے کہ بندہ اپنے کام آپ پیدا کرتا ہی اور جو کچھ وہ بندہ کرتا ہی وہ خود کرتا ہی * یا بعضے بعضے کام اللہ کے ارادے کے خلاف کرتا ہی یا فلانی بات جو دنیا مین ہوئی اُسکا حال آگے سے اللہ تعالی کو معلوم نتھا ایسے شخص کو قدریہ کہتے ہیں یعنے تقدیر کا منکر * کہ وہ بندون مین صفت خالقیت کی ثابت کرتا ہی * اور جو شخص یہہ بات جانے کہ آدمی کو مطلق اپنے کام مین کچھ ذرہ بھی اختیار نہین * جو کچھ اس سے ہوتا ہی نیک و بد اللہ تعالی ہی کرتا ہی * اور آدمی

اور ہر جانور محض مجبور اور بے اختیار محض ہی * جنی کہ کفر اور گناہ بھی اللہ ہی کراتا ہی ایسے شخص کو جبریہ کہتے ہیں یعنے جبر کا اعتقاد رکہتا ہی * سو یہہ عقیدہ بھی غلط ہی اسواسطے کہ یہہ بات بے شک ہی کہ آدمی مین کچھ فی الجملہ ارادہ اور اختیار بھی ہی کہ اُسی کے سبب بعض کام کرنا اور بعض کام نکرنا اُس سے ظاہر ہوتا ہی * آدمی کے چلنے مین اور پتھر کے لڑکھنے مین فرق ہی * کہ آدمی خود چل سکتا ہی اور پتھر نہ خود چل سکے نہ خود ٹھہر سکے اور آپ ہاتھ ہلانے والے مین اور رعشے والے کے ہاتھ ہلنے مین تفاوت ہی * کہ رعشے والا اپنا ہاتھ ہلنے سے تھام نہین سکتا ہی اور وہ تھام سکتا ہی * سو اِسی اختیار کے اور اسیقدر ارادے کے سبب اللہ تعالی نے نیک کام کا حکم دیا اور بد کام سے منع کیا * پھر جو کوئی بد کام کرے سزا پاوے * اور جو نیک کام کرے جزا پاوے * اگر اسقدر بھی اختیار بندے کو نہوتا تو دنیا مین حاکم اور عدالت چور خونی کو سزا کیون مقرر ہوتی * اور اللہ تعالی کی طرف سے پیغمبر کیون آتے اور قرآن اور شریعت کسواسطے اُترتے * اگرچہ نیک اور بد کام کا پیدا کرنا اللہ ہی کا کام ہی مگر بد کام سے راضی نہین * اور بندے کی نصیب

مین پہلے سے ہر کام کا لکھہ دینا اور بات ہی * اُسکا لکھہ دینے سے
یہہ نہ جانے کہ وہ بد کام سے راضی ہی * اسکی مثال ایسی ہی
جیسی بلا شبہہ ایک نجومی نے ایک لڑکے کا جنم پتر لکھہ
دیا * کہ یہہ لڑکا فلانے فلانے وقت مین فلانا فلانا کام کریگا اور چوری
مین پکڑا جائیگا اور قید ہوگا * پھر بعد اُسکے ایسا ہی ہوا تو اُس
چوری مین کچھہ نجومی کا قصور نہین * اُسنے تو اپنے علم کے موافق
ایک بات لکھہ دی تھی * ایسی ہی سمجھا چاہئے کہ اللہ تعالی
نے جو نصیب مین ہر ایک کے جو اُسپے ہونا تھا سو لکھہ دیا *
پھر نیکی بدی الگ الگ بتادی اور نیکی کرنے کا حکم دیا اور
بدی سے منع کیا * چنانچہ بکری کہانے کی اجازت دی اور سوئر
کہانے سے منع کیا * پھر بعد اسکے اگر کوئی سوئر کہاوے
تو اس سے اللہ تعالی پر کچھہ الزام نہین * اگرچہ اُسنے قدرت
اسکے کہانے کی بھی دی تھی پر اُس کہانے والے ہی کا
قصور ہی * اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اُس سے بچنے کا بھی اختیار
دیا تھا گو کہ اُسکے نصیب مین بھی لکھہ دیا تھا کہ یہہ شخص
سوئر کہائیگا مگر اجازت نہین دی تھی بلکہ منع کیا تھا * مگر ہان
وہ شخص سوتا ہو اور اُسکے منہہ مین کوئی حرام چیز ڈال
دے تو البتہ وہ بے قصور مجبور ہی * سو اللہ تعالی نے مکرہ اور

بے ہوش ہوئے سوتے اور دیوانے پر حکم بھی جاری نکیا* پھر اگر
کسیکو یہہ شبہہ آوے کہ اللہ تعالی نے فلانے فلانے کو نیک
بخت مسلمان نیکوکار* اور فلانے فلانے کو کم بخت کافر بدکار
روز ازل میں کیوں ٹھہرا دیا* اُسکا جواب یہہ ہی کہ اسبات کا
بھید دریافت ہونا انسان کی عقل سے باہر ہی جیسے اُسکی
جان کی حقیقت یا قبر کے عذاب کی حقیقت آدمی کی عقل کی
رسائی سے باہر ہی سمجھہ میں نہیں آتی ویسے ہی یہہ بات
بھی ہی* اور شریعت میں بھی ہمکو اسکے دریافت کرنے کا
حکم نہیں ہوا* سو اسبات کے بھید کا دریافت ہونا ممکن نہیں*
اور بالفرض اگر دریافت بھی ہو گیا تو دنیا اور دین کا اِس
سے کچھ فائدہ نہ نکلا* بہشت کا ملنا اور دوزخ سے بچنا کچھ اسکے
دریافت پر موقوف نہیں بلکہ شریعت میں ہمکو اسبات
میں گفتگو کرنے سے منع آیا ہی* پھر اسمیں گفتگو اور جھگڑا
کرنا نادانی اور حماقت ہی* بلکہ جہالت اور ضلالت اور ایمان
جاتا ہی* مگر جسقدر قرآن وحدیث میں اسکا ذکر ہی اُسپر
ایمان لاوے اور چون وچرا نکرے سو سنا چاہیے* قال اللہ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ* ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنے سورہ قمر میں کہ ہم نے ہر چیز بنائی پہلے

ٹھہرا کر * ف * یعنے جو چیز ہی ظاہر اور چھپی عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور فرشتے اور بہشت اور دوزخ اور آسمان اور تارے اور آسمانونکی گردش اور زمین اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہی آدمی اور جانور اور پہاڑ اور دریا اور ہوا اور آگ اور درخت جو کچھ ان چیزوں سے ملکر بنتا ہی * اور سوا اسکے جو وہم اور خیال میں آوے یا جو ہمکو معلوم نہیں سو سب اللہ تعالی نے پیدا کیا اور بنایا * اور اسکے پیدا کرنے سے پہلے اپنے نزدیک ٹھہرا لیا کہ یہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام اس سے ہونگے * اور فلانی فلانی برائیاں اور فلانی فلانی نیکیاں اس سے فلانے فلانے وقت وقوع میں آوینگی * اللہ تعالی حکیم مطلق ہی اور دانا * اور حکیم تب کام کرتا ہی جب اپنے نزدیک پہلے اس کام کا انجام سوچ لیتا ہی اور اول اپنے ذہن میں ٹھہرا لیتا ہی کہ اس کام کا انجام یوں ہوگا سو اللہ تعالی تو سب حکیموں کا حکیم اور سب داناؤں کا دانا ہی * اس نے جو چیز پیدا کی اسکے پیدا کرنے سے پہلے اسکا سب اندازہ ٹھہرا دیا سو اسکے موافق اس چیز سے ظہور میں آتا ہی * تو اب آدمی کو مناسب ہی کہ اگر کسی سے کچھ ضرر نقصان پہنچے تو اسکا شکوہ نکرے اور

جانے کہ اللہ تعالی نے پہلے سے یہہ بات مقدر کی تھی * اور اسمین
کچھ حکمت تھی وہ ہمارے خیال مین نہین آتا اور اگر کسی سے
کچھ فائدہ پہنچے تو شکر اصلی اللہ تعالی کا کرے کہ اسنے ہمارے پیدا
ہونے سے پہلے ہی ہمارے واسطے یہہ فائدہ مقرر کیا تھا اور جسکے ہاتھہ سے وہ
فائدہ پہنچے اسکو اللہ تعالی کی طرف سے اسباب ظاہری سمجھکر
اسکا بھی احسان مانے اور شکر بھی بجالاوے اور کسیکی اگر
بری صورت دیکھے یا صورت مین کچھ نقصان دیکھے تو اسپر
ہنسے نہین * اور یہہ جانے کہ اللہ تعالی نے اس کو اسیطرح
پر پیدا کیا اسمین کچھ حکمت تھی اس شخص کا کچھ
قصور نہین * تو اسپر ہنسنا اور طعن کرنا بھی اپنی طرف سے
نادانی ہی * پھر اگر کوئی ایسے مقام پر یون کہے کہ اللہ ہمسے
ہنسواتا ہی * تو بھی اللہ تعالی کے جناب مین سخت
بے ادبی ہی اور جہالت * اسواسطے کہ اسنے جیسا ہنسنے کا
فی الجملہ اختیار دیا ہی ویسے ہی نہ ہنسنے کا بھی اختیار دیا
ہی * مگر ہان اصلی خالق سب چیز کا اللہ تعالی ہی * قال اللہ
تبارك وتعالی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ * ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنے سورۂ والصافات مین کہ اللہ ہی نے بنایا
تمکو اور جو تم کرتے ہو * ف * یعنے تمکو بھی اللہ ہی نے پیدا

کیا اور بنایا اور تم جو کام کرتے ہو وہ کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا اگر
وہ پیدا نکرے اور روک لے تو تم سے ہرگز نہو سکے * چنانچہ
بہت کام آدمی کیا چاہتا ہی اور نہیں ہو سکتے * اور بعضے کام
نہیں کیا چاہتا ہی اور بے اختیاری مین ہو جاتے ہیں * تو اس سے
معلوم ہوا کہ کام بھی جو آدمی کے ہاتھہ سے ہوتے ہیں اُسکا
پیدا کرنے والا بھی اللہ ہی ہی * تو جو کام اپنے ہاتھہ سے اچھا
بن پڑے یا اور کسی سے اپنے حق مین اگر کچھ سلوک ہو
تو اللہ تعالی کا شکر بجا لایا چاہیئے کہ باوجودیکہ وہی کام کا پیدا
کرنے والا ہی * اور پھر ہم کو جزائے نیک کا وعدہ دیا تو
اُسکا نہایت احسان ہی * اور جب یہہ معلوم ہو چکا کہ
ہمارے سبکے کام بھی اللہ تعالی ہی پیدا کرتا ہی * پھر ایک کو
دوسرے کی حرکات سکنات پر ہنسنا اور عیب پکڑنا اور
غیبت کرنی ہرگز نہ چاہیئے * مگر ہان جسپر اللہ تعالی نے ہم کو
حکم دیا وہ بات جدی مگر اپنی طرف سے بجا ہیئے * اور یہہ بھی دریافت
رہے کہ پیدا کرنا کام کا اور بات ہی * اور کام کے کسب کا
کچھ فی الجملہ اختیار دینا بھی اور بات ہی * اگر کام کے کسب
کا اختیار نہو تو امر و نہی بے فائدہ ہو جاوے * اور بہشت اور دوزخ
کا بنانا اور یہ دنیا مین پیغمبرون کا بھیجنا اور بادشاہ اور حاکم کا مقرر

کرنا لغو ٹھہرے * سو کام کے کسب کا تو کچھ البتہ آدمی کو اختیار دیا ہے مگر بالکل اختیار بھی نہیں دے دیا اگر ایسا ہو تو بندہ مختار ٹھہر جاوے اور اللہ تعالی معاذ اللہ بیکار رہ جاوئے * قال اللہ تبارک و تعالی وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِہٖ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انفال میں کہ جان لو کہ اللہ روک لیتا ہے آدمی سے اُسکے دل کو * ف * ہر کام کا ارادہ پہلے آدمی کے دل میں پڑتا ہے * بعد اُسکے وہ کام آدمی کے ہاتھ پانوں سے ظہور میں آتا ہے * پھر جو کام کہ اللہ تعالی نہیں چاہتا ہے اُس کام سے آدمی کے دل کو روک لیتا ہے اور کرنے نہیں دیتا * چنانچہ ظاہر ہے کہ ہزاروں کام آدمی کیا چاہتا ہے یا بات کیا چاہتا ہے مگر اُس سے نہیں ہو سکتا تو اُس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی آدمی کو روک لیتا ہے اور کرنے نہیں دیتا * اُسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک جانور کے گلے میں رسی باندھی اور سرا اُس رسی کا اپنے ہاتھ میں رکھا اور جانور کو دو کھیتوں کے بیچ میں چھوڑ دیا اور اُس کو بتا دیا کہ اِس کھیت میں سے کھائیو اور دوسری میں منہہ نہ ڈالیو * تو وہ جانور باوجودیکہ چھوٹا ہوا ہے مگر پھر بھی اُس شخص کے

اختیار میں ہی جہان سے چاہے کہانے دے جہان سے چاہے رسی کھینچ لے اور نہ کہانے دے * ایسے ہی آدمی کا حال سمجھا چاہیے * اس سبب سے آدمی کا چاہنا بندے کے چاہے کے مقابل نہیں چلتا * قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّآ اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ * ترجمہ۔ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ کورت میں کہ اور تم جبھی چاہو کہ چاہے اللہ سارے جہان کا صاحب * ف * یعنے تمہارے دل میں کام کا ارادہ ڈالنا بھی اللہ ہی کا کام ہے * جب وہ چاہے تو تمہارے بھی دل میں وہ ارادہ ڈال دے * پھر تم اس کام کو کرنے لگو اور اگر وہ نچاہے تو تم ہزار چاہو کہ ہم فلانا کام کریں * مگر تمہارے دل میں اس کام کا ارادہ بھی مضبوط نہ ہوتے * پھر جب سارے مخلوق اُسی طرح پر ٹھہرے تو خدا ہی پر توکل اور بھروسا مضبوط رکھنا چاہیے کہ سوا اُسکے نہ کوئی کسی کا کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے * پھر غیروں کی طرف رجوع لے جانا اور غیروں کی خوشامد میں اپنے کو ذلیل کرنا محض بے فایدہ ہے * جب وہ چاہیگا وہ لوگوں کے دل میں ارادہ ڈال دیگا اُسکے بغیر چاہے کچھ نہیں ہوتا * اُسنے ہر ایک سب چیز کا اندازہ اپنے نزدیک ٹھہرا لیا پھر اُسی طرح

پیدا کیا * اور جو کام بندون سے ہوتے ہیں وہ کام بھی وہی پیدا کرتا ہی * اور جس کام سے چاہتا ہی وہی باز بھی رکھتا ہی اور جس کام کا چاہتا ہی وہی ارادہ بھی دل مین آدمی کے ڈال دیتا ہی * سو اسپر اسی طرح یقین رکھنا چاہیے * اور کچھ اپنی عقل ناقص کو دخل دینا چاہیے * اور نہین تو ایمان جاتا رہیگا * اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَن عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ عَبدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَربَعٍ یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اِنِّی رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِی بِالْحَقِّ وَیُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَیُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ترجمہ مشکواۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مومن نہین ہوتا کوئی بندہ جب تک ایمان نہ لاوے چار چیزون پر * گواہی دیوے یہہ کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور یہہ مین اللہ کا رسول ہون بھیجا مجھکو برحق اور یقین لاوے موت پر اور یقین لاوے کہ زندہ ہونا ہی بعد مرنے کے اور یقین لاوے تقدیر پر * ف * یعنے جیسے اللہ تعالی کو خدا اور رسول خدا ﷺ کو نبی برحق اور موت اور قیامت کو بیشک جاننا چاہیے ویسے ہی اسبات پر بھی یقین

صادق لانا چاہیے کہ تقدیر بھی برحق ہی جو ہونا تھا سو
اللہ تعالی نے ہر ایک کا حال پیدا کرنے سے پہلے مقدر کر دیا
اور ٹھہرا دیا * اور جو شخص اُسپر یقین نہ لاوے وہ مومن
نہین کافر ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي
الْاِسْلَامِ نَصِيبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ * ترجمہ مشکواۃ کے
باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ
بن عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دو قسم
کے لوگ ہین میری اُمت مین کہ اُنکو اسلام مین کچھ نصیبہ
نہین مرجیہ اور قدریہ * ف * یعنے جو شخص یہہ جانے کہ ہم کو
کچھ مطلق اختیار نہین ہی بالکل ہم محض مجبور اور بے اختیار
ہین جو کام ہم سے ہوتے ہین اللہ ہی کرواتا ہی * سو ہم سے
آخرت مین کچھ پرسش نہوگی * اگر شر بھی ہو تو ہم بخشے
جائنگے * سو ایسے شخص کو جبری اور مرجی کہتے ہین کہ وہ یہہ
بات جانتا ہی کہ گویا اللہ تعالی ہم پر جبر کی راہ سے کام
کراتا ہی ہمارا کچھ قصور نہین * تو اس عقیدہ سے یہہ بات نکلتی
ہی کہ گناہ بھی ہم سے اللہ ہی کرواتا ہی * پھر ہم کو گناہ سے
بچنے کا حکم کیون کیا * تو اس بات سے شریعت کا انکار

انکا ناہی * اور جو شخص جانے کہ ہم بالکل مختار ہیں اور جو کرتے ہیں ہم خود کرتے ہیں * اور جو کام ہم کرتے ہیں اُنکو کاموں کو ہم ہی پیدا کرتے ہیں اللہ تعالی کو اُسمیں کچھ دخل نہیں * اور انگے بھی اُسنے کچھ ٹھہرا نہیں دیا ایسے شخص کو قدریہ کہتے ہیں * یعنی قدر کا منکر وہ گویا اپنے تئیں بھی ایک افعال کا مختار جانتا ہی سو اِن دونوں طرح کے عقیدے والے لوگ مسلمان نہیں ہیں * اور اِسلام سے اُنکو کچھ حصہ اور نصیبہ نہیں ہی اسلام سے بے نصیب ہیں * اگرچہ اپنے کو مسلمان کہیں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شمار کریں * اَخرج ابو داؤد والترمذی عن ابن عُمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذالک فی المکذبین بالقدر * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی کہ ابوداؤد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ فرماتے تھے * کہ ہوگا میری امت میں لوگوں کا زمین میں دھس جانا اور صورتیں جانوروں کی سی ہونی اور یہہ اُنمیں ہوگا جو جھٹلاتے ہیں تقدیر کو * ف * اور حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت میں لوگ زمین

مین نہ دھس جاوینگے جیسے اگلی اُمتون مین قارون وغیرہ دھس
گئے * اور نہ میری امت کے لوگونکی صورتین جانورونکی سی
ہوجاوینگی * جیسے اگلی اُمتون مین یہود نصاریٰ کی بندرون
سورونکی سی شکلین ہوگئی تھین * سواس حدیث مین فرمایا
کہ جو لوگ میری امت کے یعنے کلمہ گو کہ اپنے کو مسلمان
جانتے تھے مگر تقدیر کے منکر تھے * سو اخیر وقت مین اُنکی صورتین
بھی بعضونکی جانورونکی سی ہوجاوینگی * اور بعضے زمین مین
دھس جاوینگے * یعنے اللہ تعالیٰ کا اس عقیدے والے پر ایسا
غضب ہوتا ہی کہ دنیا مین بھی اُسکو عذاب شدید ہوگا *
اور اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ قدریہ اسی کام
کا نام ہی کہ تقدیر کا انکار کرے * اَخرَجَ اَحمَدُ وَاَبُودَاوُدَ
عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ اَلقَدَرِیَّۃُ مَجُوسُ
ھٰذِہِ الاُمَّۃِ اِن مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوھُم وَاِن مَاتُوا فَلَا تَشھَدُوھُم *
ترجمہ مشکواۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی
کہ امام احمد اور ابوداوُد نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض سے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ قدریے اِس اُمت کے مجوس
ہین * اگر بیمار پڑین تو مت پوچھو اُنکو اور اگر مرین تو نماز
پر مت حاضر ہو اُنپر * ف * یعنے مجوس وہ ہوتا ہی جو سواےج اور

آگ کو پوجے اور پانی اور نجھتروں کی تاثیر کا اعتقاد رکھے * اور جب آدمی تقدیر پر شاکر نہیں ہوتا اور اللہ ہی پر بھروسا نہیں رکھتا * تو اُسکا دل ہر طرف بٹتا ہی اور ہر چیز کو پوجنے لگتا ہی * کبھی بھوانی کو مانتا ہی کبھی قبروں کو پوجتا ہی کبھی کسی کی درگاہ کے چراغ کو پوجتا ہی کبھی دن رات کی نحوست سعادت کے پیچھے پڑتا ہی حالانکہ کچھ ہوتا نہیں * ہوتا وہی ہی جو اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا * سو ایسا شخص مسلمان نہیں رہتا ہی مجوسی سا ہو جاتا ہی * سو حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کو مسلمان کہے اور پھر تقدیر کا ہو منکر تو وہ اِس اُمت میں گویا مجوس ہیں * سو ایسا شخص اگر بیمار پڑے تو اُسکا حال نہ پوچھو اور اگر مر جاے تو جنازے کی نماز نہ پڑھو * اسواسطے کہ یہہ معاملہ مسلمان کے ساتھ کرنا چاہیے کافر کے ساتھ ایسا معاملہ ملاپ اور دوستی کا اور اُنکی مغفرت کی دعا مانگنی نہ چاہیے * اور اسواسطے کہ اور لوگ یہہ عقیدہ نہ اختیار کریں * أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَأَبُودَاؤُدَ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ * ترجمہ مشکواة کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمر رض نے نقل کیا کہ

پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اپنے ساتھ نہ بیٹھاؤ اہل قدر کو
اور نہ اون بات کہو اُن سے * ف * یعنے جو شخص تقدیر
کا منکر ہو اُس شخص سے محبت اور ملاقات نہ رکھو *
بلکہ اپنے ساتھ برابر نہ بیٹھاؤ اور نہ تم اُسکے پاس بیٹھو
اور اپنی طرف سے پہلے اُس سے بات بھی نہ کہو * ہاں اگر
وہ کچھ پوچھے تو بقدر ضرورت اُس کا جواب دینا مضایقہ
نہیں گویا وہ شخص اہلسنت سے خارج ہی ہے کفار کی طرح
پر اُس سے معاملہ کرو بلکہ کافرون سے بھی وہ بدتر ہی *
اسواسطے کہ کافر کو ہر مسلمان کافر جانتا ہی اور اُسکی
بات نہیں مانتا * اور یہہ قدری تو اپنے کو مسلمان کہیگا اور
بعض آئتین اور بعض حدیثین اور کچھ قول اور اشعار
کے معنے اُنہین طور پر نکال کو جاہلون کو گمراہ کرے گا * تو
ایسے شخص سے ترک محبت کرنی اور علیحدہ رہنا بہتر
ہی تا کہ لوگون کو گمراہ نکرے * اور شاید اپنے عقیدے کو
برا سمجھ کر ترک کرے * اَخرَجَ البَیہَقِیُّ وَالرَّزِینُ
عَن عَایِشَۃَ رض قَالَت قَالَ رَسُولُ اللہِ صلعم سِتَّۃٌ لَعَنتُہُم وَلَعَنَہُمُ اللہُ
وَکُلُّ نَبِیٍّ یُجَابُ الزَّائِدُ فِی کِتَابِ اللہِ وَالمُکَذِّبُ
بِقَدَرِ اللہِ وَالمُتَسَلِّطُ بِالجَبَرُوتِ لِیُعِزَّ مَن اَذَلَّہُ اللہُ وَیُذِلَّ

مَنْ اَعَزَّہُ اللّٰہُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰہِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِیْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی کہ ذکر کیا بیہقی اور رزین نے کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ چھہ شخص پر لعنت کی مین نے اور لعنت کی اللہ نے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہی بڑہانے والا اللہ کی کتاب مین اور جہٹلانے والا اللہ کی تقدیر کا * اور زبردستی سے حاکم بن جانے والا * اسواسطے کہ عزت دیوے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزت دی اللہ نے * اور حلال کرنے والا اللہ کے حرم کا اور حلال کرنے والا میرے رشتہ دارون سے وہ چیز جو حرام کی اللہ نے اور چہوڑ دینے والا میری سنت کا * ف * یعنے جو شخص حضرت کی سنت کو بلے عذر شرعی ترک کرے اور چہوڑ دے تو اُسکو حضرت پر ایمان نہین * اور جو سید ہو حضرت کے آل ہین * اور اللہ کے حرام کیئے ہوئے کامونکو حلال کرے یعنے گناہ کرے * اور اللہ تعالی کے منع کرنے کا لحاظ نہ رکہے تو اُسنے بڑا قصور کیا * جیسے بادشاہ کا وزیر کا بیٹا بادشاہ کی چوری کرے اور بادشاہ کی آئین کی قدر نہ کہے اور برخلاف آئین کے کام کرے تو اُسکو دکہ

گراو رعایا بہک جاوین تو اُسکی سزا بھی زیادہ چاہیے
جسپر عنایت اور مہربانی زیادہ اُسکی تقصیر پر عتاب
بھی زیادہ * اور جو شخص اللہ کے کعبہ کے حرم کی تعظیم
نرکھے * اور جس کام کا وہان کرنا حرام ہی سو وہان کرے *
تو اُسنے گویا ایسا کیا کہ خود بادشاہ کے مکان پر دربار مین
بے ادبی اور عدول حکمی کی * اور جو شخص لوگون پر زبردستی
حاکم بن جاوے تاکہ اشرافون کو ذلیل کرے اور کمینونکو
زبردست کرے * اور جو شخص تقدیر کے برحق ہونے کو
کہراوے اور تقدیر کے قایل کو جھٹلاوے * اور جو شخص
قرآن مین کچھ اپنی طرف سے بڑھاوے کوئی لفظ یا کوئی حرف
یا کوئی مطلب یا کوئی سورت * سو ان چہون قسم کے لوگ
ملعون ہین * کہ اللہ نے اُنکو پھٹکار دی اور رسول خدا ﷺ نے
اُنکو بددعا دی * کہ اللہ نے اپنی مہر اُن سے اُٹھا لی سو
حضرت کی بہہ دعا قبول ہوئی * اسواسطے کہ حضرت نبی تھے
اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہی * اس حدیث سے معلوم ہوا
قدریے تقدیر کے منکر ہین اللہ اور رسول کی طرف سے
لعنت اور پھٹکار پرتی ہی * اخرج احمد وابوداود
وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ

اللہَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوَاتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَاِنْ مِتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی کہ امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ زید بن ثابت نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو کہ اللہ عذاب کرے اپنے آسمانوں والوں پر اور اپنی زمین والوں پر * تو عذاب کرے اور وہ ظالم نہ ٹھہرے اُنکے حق میں * اور اگر مہر کرے اُنپر تو ہووے مہر اُسکی بہتر اُنکے لئے اُنکے کاموں سے * اور اگر تو خرچ کرے اُحد برابر سونا اللہ کی راہ میں قبول نکرے اللہ تجھہ سے مگر جب تو ایمان لاوے تقدیر پر * اور جان لیوے یہہ کہ جو تجھکو پہنچا تجھہ سے چوکنے والا نہ تھا * اور جو تجھہ سے چوکا وہ تجھکو پہنچنے والا نہ تھا * اور اگر تو مرے اسکے برخلاف اور عقیدے پر تو ضرور داخل ہووے تو دوزخ میں * ف * یعنے جو کچھ اللہ نے قسمت میں لکھہ دیا اور مقرر کر دیا وہ ضرور پہنچیگا ممکن

نہیں کہ چوک جاوے اور نہ پہنچے * سو جو کچھ آدمی کو رنج
اور تکلیف اور بیماری اور راحت اور خوشی اور صحت
اور فتح اور شکست اور مفلسی اور امیری پہنچتی ہیں *
یہ سب تقدیر کے لکھے موافق پہنچتی ہیں اور کسی سبب
سے نہیں * پھر اگر سب مخلوق چاہے کہ نہ پہنچے تو ممکن نہیں
کہ نہ پہنچے اور تقدیر خطا کرے * اور جو آدمی کو نہ پہنچا * مثلاً چاہا کہ
میں تندرست ہو جاؤں اور نہ ہوا یا چاہا کہ امیر ہو جاؤں اور نہ ہوا * یا چاہا کہ
فتح ہو اور نہ ہوئی یا سانپ ہاتھ پڑ گیا یا سانپ ہاتھ پر چڑھا اور نہ
کاٹا یا کاٹا اور نہ مرا تو تقدیر ہی میں یوں لکھا تھا ممکن نہ تھا
کہ اسکے برخلاف ہو * اگرچہ سارے مخلوق مل کر چاہے کہ
اسکے برخلاف ہو مگر ہونا ممکن نہیں * پھر اب اسکے سوا
اور طرح پر جو شخص سمجھے کہ فلانے سبب سے تقدیر
پلٹ گئی اور تقدیر کا لکھا مٹ گیا اور تدبیر چل گئی * پھر وہ
شخص بے توبہ مر جاوے تو دوزخی ہی اور صدقہ خیرات
نیکی اسکی کچھ قبول نہیں ہوتی * اگرچہ پہاڑ برابر سونا
خدا کی راہ میں خرچ کیا ہو تو بھی قبول نہو * اسواسطے کہ
اسنے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا اور اللہ کے بتائے کے
خلاف نہیں ہو سکتا * وہ مالک الملک شاہنشاہ بے پروا

ہی جیسا اُسنے چاہا ویسا ہر ایک کی قسمت مین لکھ دیا
وہ ہر صورت مالک ہی * اگر سب فرشتون اور آدمیونکو
دوزخ مین ڈال دے تو بھی وہ ظالم نہ ٹھہرے * اسواسطے
کہ سارے مخلوق اُسی کے ہین اور سبھی کے ہین * اور
اگر وہ خلق پر مہربانی کرے تو مہربانی اُسکی خلق کے حق
مین بہتر ہی مگر اُسپر کچھ بندون کا حق نہین * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى
كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ
أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
حِينَ تَنَازَعُوا فِي هٰذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ
أَلَّا تَتَنَازَعُوا فِيهِ * ترجمہ مشکواۃ کے باب الایمان
بالقدر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے
نقل کیا کہ نکل آئے ہم پاس پیغمبر خدا ﷺ اور ہم جھگڑ رہے تھے
قدر کے مسئلہ مین * سو غصے ہوئے ایسا کہ سرخ ہو گیا
چہرہ اُنکا گویا توڑے گئے تھے اُنکے چہرے پر انار کے دانے *
پھر فرمایا کہ کیا اس بات کا تمکو حکم ہوا کیا اسواسطے مین
بھیجا گیا تمہاری طرف * یہی ہلاک ہوئے وے جو تم سے پہلے

تھے جب جھگڑا کیا اُنھوں نے اِس بات میں تقید کرتا ہوں میں تمہیں
تقید کرتا ہوں میں تمہیں کہ نہ جھگڑو اُسمیں * ف * جو باتیں
کہ بندوں کے حق میں فائدے کی تھیں سو اللہ تعالی نے بتا دی کہ
اللہ کو ایک سمجھو اور رسول کو یوں جانو * اور بندگی اللہ کی
اِس طرح کرو اور دنیا کا کام یوں چلاؤ اور جو بات بندوں کے کام
کی نہ تھی کہ جس سے کچھ دنیا اور دین کا فائدہ نہ تھا اُسکا مفصل
بیان نکیا * یا وہ بات جو آدمیونکی بوجھ اور سمجھ سے زیادہ
اُسکا بھی بیان نکیا * تا کہ آدمی لایعنی باتوں میں مشغول
نہو جاوے * مثلا یہہ نہ بیان کیا کہ چاند اور سورج فلانی چیز سے بنے
اور عرش فلانی چیز سے اور زمین اور پانی اور آگ فلانی فلانی
چیز سے * اور روح کی حقیقت یہہ ہی اسواسطے کہ اِن باتونکے
دریافت ہونے نہونے سے کچھ فائدہ نقصان نہیں * یا مثلا
شریعت میں وحدت وجود اور شہود اور اللہ تعالی کی
ذات اور متشابہات آیتوں کی تاویلیں اور ہر عبادت کی وضع
مخصوص کے ماموز ہونے کا بھید دریافت کرنے کا حکم نہوا *
اِسواسطے کہ یہہ باتیں اکثر آدمی کی عقل کی رسائی سے
زیادہ ہیں کہ اکثر لوگ اُسکی حقیقت کو دریافت نکر سکینگے *
بعضے مطلق انکار کرینگے اور بعضے اُسمیں زیادتی کرینگے * تو

دونون گمراہ ہونگے * چنانچہ اگلی اُمتون کے لوگ
اکثر اِسی سبب سے گمراہ ہوئے ویسا ہی جبر اور اختیار *
اور تقدیر کا مسئلہ ہی کہ اسمین گفتگو اور بحث کرنا اور
اُسکی حقیقت کے دریافت کی فکر مین رہنا نہ چاہیئے * اِسواسطے
کہ آدمی کی عقل سے یہہ بات زیادہ ہی * پھر بہت آدمی جاہل
گمراہ ہوجاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا * اِسیواسطے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ حضرت ابو ہریرہ وغیرہ اصحاب بیٹھے ہوئے اس
جبر اور تقدیر کے مسئلہ مین بحث کرتے ہین * تو نہایت
ناخوش ہوئے اِسقدر کہ چہرہ آپکا انار کے عرق کی طرح سرخ
ہو گیا * اور فرمایا کہ کیا تمکو اللہ و رسول نے اِس مسئلہ مین گفتگو کرنیکا
حکم کیا ہی * اور یا مین اِس مسئلہ مین جھگڑا دالنے کو آیا ہون رسول
ہوکر * سو یون تو نہین ہی جو تمکو عبادت کا حکم ہوا ہی سو کئے جاؤ
کچھ چون و چرا مت کرو * اور اگلی اُمتون کے لوگ ایسی طرح
مشکل مسئلہ مین بحث کرکے گمراہ ہو گئے * کہ اللہ
تعالی نے اُن کو ہلاک کیا * سو مین تمکو تقید کرتا ہون کہ
اِس مسئلہ مین ہرگز گفتگو نہ کیجیو * اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَائِشَةَ
رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ تَکَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ
مِنَ الْقَدَرِ یُسْئَلُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنْ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْهِ

لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ * ترجمہ مشکواة کے باب الایمان بالقدر
مین لکھا ہی کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے
نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
کہ جسنے کلام کیا کسی چیز مین قدر کے مسئلہ کے تو پوچھا
جائیگا اُسنے وہ کلام قیامت کے دن * اور جسنے نہ کلام
کیا اُسمین اُس سے پرسش نہو گی اُسکی * ف *
یعنے قیامت کے روز اِسبات کا بھی حساب ہو گا * تو جو
شخص اِس مسئلہ مین گفتگو کریگا قیامت کو اُس سے
محاسبہ لیا جائیگا کہ تو نے اِسمین کیون گفتگو کی اور بحث
کیا * اور جو شخص اِسمین گفتگو اور بحث بھی نکریگا اُسسے
پوچھا بھی نجاوے گا * اِس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اِس
مسئلہ مین گفتگو بھی کرنا نچاہیے * اسقدر سمجھہ لے کہ اللہ
تعالی نے روز ازل مین تقدیر مین لکھہ دیا وہ ضرور ہو گا
اور اللہ تعالی نے بندون کو فی الجملہ کام کرنے کا اختیار دیا
ہی * اور کام کا پیدا کرنا اور ارادہ دل مین ڈال دینا یہہ اللہ ہی
کا کام ہی * جسقدر قرآن و حدیث مین مذکور ہی اُسپر ایمان
لاوے اور یقین رکھے زیادہ دم نہ مارے * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ أَوَّلَ

مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَہٗ اُکْتُبْ قَالَ مَا اَکْتُبُ قَالَ اُکْتُبِ الْقَدَرَ فَکَتَبَ مَا کَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبادہ بن صامت رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ پہلے پیدا کیا اللہ نے قلم کو * تو فرمایا اُسکو کہ لکھ اُس نے کہا کیا لکھوں فرمایا لکھ تقدیر * سو اُس نے لکھا جو ہوا اور جو ہونے والا ہی ہمیشہ تک * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرو نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے لکھیں تقدیریں خلائق کی آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے سے پچاس ہزار برس پہلے * حالانکہ اُسکا عرش پانی پر تھا * اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَۃٍ قَبَضَھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْھُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِکَ

وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ * ترجمہ مشکواۃ
کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابوداود
نے ذکر کیا کہ ابوموسیٰ نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا
صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم علیہ
السلام کو ایک مٹھی خاک سے کہ وہ لی تھی سب زمین
سے سو ہوئی اولاد آدم علیہ السلام کی اندازے پر زمین کے * کوئی سرخ
کوئی سفید کوئی کالی کوئی درمیان اِسکے کوئی نرم کوئی کری کوئی
ناپاک کوئی ستھری * ف * یعنے یہہ جو آدمیون مین تفاوت
ہی کہ بعضے سرخ سفید ہوتے ہیں اور بعضے سیاہ رنگ ہوتے
ہیں * اور ایسیہی کسیکی خو نرم ہوتی ہی اور کوئی سخت ہوتا ہی
اور کوئی رنگ نجت پاک صاف ہی * اور کوئی خبیث
ناپاک کافر ہی * سو پہلے ہی سبب اللہ تعالی نے انکی اصل ہی ایسی
پیدا کی کہ حضرت آدم کو سارے جہان کی طرح طرح کی زمینون
مین سے تھوڑی مٹی لیکر اُسے بنایا کہ بعض جگہہ کی مٹی سرخ اور بعض
جگہہ کی سفید * اور کہین کی سیاہ اور کہین ملی ہوئی اور کہین کی نرم
اور کہین کی سخت تھی * تو یہہ سب باتین حضرت آدم مین
جمع تھین * ویسا ہی اُسکا ظہور اُنکی اولاد مین ہوا * اِسواسطے
کہ پہلے سے اللہ تعالی نے آدمیونکی تقدیر مین یون ٹھہرا دیا تھا

* اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللهِ تَعَالٰى * ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد الله بن عمرو رض نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ الله تعالی نے پیدا کیا خلق کو اندھیری مین پھر ڈالا انپر کچھ اپنا نور * سو جسکو پہنچا کچھ اُس نور مین سے اُس نے سیدھی راہ پائی * اور جسکو نہ پہنچا وہ نور وہ گمراہ ہوا تو اِسی واسطے مین کہتا ہون کہ سو کھہ گیا قلم الله کے علم پر * ف * یعنے الله تعالی نے اپنے علم کے موافق لکھنے کا قلم کو حکم دیا سو اُسنے لکھدیا * پھر وہ خشک ہو گیا کہ اب نہین وہ لکھتا * اور کفر اور اسلام جو ہی سو ہی الله تعالی کے نور کے سبب ہی جسپر الله تعالی کا نور روز ازل مین پڑا وہ نیک راہ پر مسلمان ہوا * اور جسپر وہ نور نہ پڑا وہ گمراہ ہوا کافر * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ

مِنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِہٖ وَرِزْقِهٖ * ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو درداؤ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فارغ ہو چکا اپنے مخلوق مین ہر بندے کی پانچ چیز سے اُسکے اجل سے اور اُسکے عمل سے اور اُسکے رہنے کی جگہہ سے اور اُسکی چال سے اور اُسکی روزی سے * ف * یعنے ہر مخلوق کے حق مین یہہ باتین کہ یہہ فلانے وقت پر فلانی جگہہ اسطور پر مریگا اور زندگی مین فلانے فلانے عمل کریگا اور فلانی فلانی جگہہ رہیگا اور فلانی فلانی چال اور رویہ اختیار کریگا اور فلانی فلانی وجہ سے اسکو اسقدر روزی رزق ملیگا اور یہہ کہاویگا * اللہ تعالی نے مقرر کردین اور ٹھہرا دین ویسا ہی ہوتا ہی اُس سے کم و بیش نہین ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہئے کہ توکل ہی پر رکھے اسباب پر بہت بھروسا نکرے اور دنیا داری کے امور مین بہت کوشش اور سر دردی نکرے جو قسمت مین لکھا ہی وہ آگے ہی سے مقرر ہو چکا اُسمین کمی بیشی نہین * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِیْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُمْنٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّةً بَیْضَاءَ کَاَنَّهُمُ الذَّرُّ فَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُسْرٰی

فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهِ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَقَالَ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ * ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو درداء رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو اُنکی پیدایش کے وقت پھر مارا اُنکا دہنا مونڈہا سو نکالی اُنکی اولاد سفید جیسی چیونٹیاں اور مارا اُنکا بایاں مونڈہا سو نکالی اُنکی اولاد کالی جیسے کوئلے * پھر فرمایا اُنکو جو داہنے تھی طرف بہشت کے اور کچھ پروا نہیں مجھکو * اور فرمایا اُنکو جو اُنکے بائیں مونڈھے مین تھی طرف دوزخ کے اور کچھ پروا نہین مجھکو * ف * یعنے اور خلقت کے پیدا ہونے سے پہلے ہی حضرت آدم کے پیدا کرنے کے وقت اللہ تعالی نے حکم کر دیا * اور ٹھہرا دیا کچھ لوگوں کے حق مین کہ یے بہشتی ہین * اور کچھ لوگون کے حق مین کہ یے دوزخی ہین * اور فرمایا کہ مجھکو کچھ پروا نہین جو چاہوں سو کروں مین مالک ہوں * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ * ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا

کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا جنت کی لیاقت والوں کو * بنایا انکو بہشت کے واسطے اور وے اپنے باپوں کی پیٹھ مین تھے * اور پیدا کیا دوزخ کے سزاوار لوگونکو بنایا انکو اور وے اپنے باپون کی پیٹھ مین تھے * ف * یعنے دنیا مین پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالی نے ہر ایک کو جس لایق وہ شخص تھا ویسا ٹھہرا دیا * سو اسی موافق دنیا مین اس شخص سے کام ہوتے ہین بہشتی سے اچھے کام اور دوزخی سے برے کام * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَکْتُبُ عَمَلَہٗ وَاَجَلَہٗ وَرِزْقَہٗ وَشَقِیٌّ اَوْسَعِیْدٌ ثُمَّ یَنْفُخُ فِیْہِ الرُّوْحَ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا

* ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود رض نے نقل کیا کہ حدیث فرمائی ہم سے پیغمبر خدا ﷺ نے اور وہ سچے سچائے تھے * فرمایا کہ پیدایش ہر کسی کی اکٹھا کی جاتی ہی اُسکی ماں کی پیٹ مین چالیس دن تک نطفہ پھر ہوتا ہی خون چالیس دن تک پھر ہوتا ہی لوتھڑا چالیس دن تک پھر بھیجتا ہی اُسکے واسطے اللہ تعالی اُسکی طرف ایک فرشتہ چار باتون کے لئے سو وہ لکھہ دیتا ہی اُسکا عمل اور اُسکی اجل اور اُسکی روزی اور بدبخت یا نیک بخت پھر پھونکتا ہی اُسمین روح تو قسم ہی اُسکی کہ نہین کوئی معبود سوا اُسکے کہ بے شک کوئی تم مین کا کئے جاتا ہی کام بہشتیون کے یہان تک کہ نہین رہتا اُسکے اور بہشت کے درمیان مین فرق * سوا ایک ہاتھہ بھر کے پھر بڑہ نکلتی ہی اُسپر لکھت تو کرنے لگتا ہی کام دوزخیون کے تو پھر داخل ہوتا ہی دوزخ مین اور بعضے شخص تم مین کا کئے جاتا ہی کام دوزخیون کے اسقدر کہ نہین رہتا اُسکے اور دوزخ کے درمیان مین فرق سوا ایک ہاتھہ بھر کے پھر بڑہ نکلتی اُسپر لکھت سو کرنے لگتا ہی کام بہشتیون کے تو داخل ہوتا ہی بہشت مین

مین * ف * یعنے حضرت رسول خدا ﷺ خود بھی سچے تھے اور اللہ تعالی نے بھی اُنکو سچا کیا تھا * سو اُنھون نے یون حدیث فرمائی کہ ایک سو بیس دن مین آدمی کی صورت بنکر مان کے پیٹ مین درست ہوتی ہی * پھر اللہ تعالی ایک فرشتہ بھیجتا ہی کہ وہ فرشتہ اُسکے حق مین لکھہ دیتا ہی کہ یہہ شخص فلانے فلانے کام کریگا اور فلانے سال اور سن مین فلانے وقت اور فلانے دن فلانی جگہہ مریگا * اور زندگی مین فلانی فلانی چیز اسقدر کھاویگا اور بدبخت ہوگا یا نیک بخت ہوگا * بعد اُسکے اُسمین جان ڈالتا ہی * سو اُسکے لکھے کے موافق اُسکا کام اور انجام دنیا مین ہوتا ہی * پھر اگر اُسکی قسمت مین انجام دوزخ لکھا ہی تو دنیا مین اگرچہ پہلے وہ کام بہشتیون کے کرتا رہے اسقدر کہ بہشت سے نہایت نزدیک ہوجاوے ہاتھہ بھر پر پھیریگا یک تقدیر کا لکھا زور مارتا ہی تو وہ شخص آخر کو کام دوزخیون کے کرنے لگتا ہی اور دوزخ کو جاتا ہی * اِسی طرح جسکی تقدیر مین بہشت لکھی ہی وہ اگرچہ کام دوزخیون کے سے کرتا رہے یہان تک کہ دوزخ سے نزدیک ہوجاتا ہی ہاتھہ بھر پر پھر اُسکی تقدیر کا لکھا

ڈور مارتا ہی * تو وہ بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی تو آخرکو
بہشت مین جاتا ہی * المقصود آدمی اپنے عملپر مغرور
نہو اور اعتماد رکھے اللہ ہی کے کرم اور فضل کا بہروسا رکھے *
اور اُسی سے امید وار رہے اور خاتمہ سے ڈرتا رہے اگر
خاتمہ اچھا ہوا تو اچھا ہی * اور برا ہوا تو برا ہی * اخرج
مُسلِمٌ عَن اَبِي مُوسي قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطَب
بخمس كَلِمَاتٍ فَقَالَ اَنَّ اللهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنبَغِي لَهُ اَن
يَنَامَ يَخفِضُ القِسطَ وَيَرفَعُهُ يُرفَعُ اِلَيهِ عَمَلُ اللَّيلِ قَبلَ
عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبلَ عَمَلِ اللَّيلِ حِجَابُهُ النُّورُ
لَو كَشَفَهُ لَاحرَقَت سُبُحَاتُ وَجهِهِ مَا انتَهَى اِلَيهِ بَصَرُهُ مِن خَلقِهِ
ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو موسی نے نقل کیا کہ کھڑے
ہوئے ہمارے بیچ مین رسول خدا ﷺ خطبہ پڑھا پانچ باتون کا
سو فرمایا کہ بیشک اللہ نہین سوتا اور لایق نہین اُسکو کہ
سووے * جھکا دیتا ہی پلہ اور اونچا کر دیتا ہی اُسکو * عرض
کیا جاتا ہی اُسپر رات کا کام دن کے کام سے پہلے اور دن
کا کام رات کے کام سے پہلے پردہ اُسکا نور ہی * اگر کھولدے
اُسکو تو جلا وے اُسکا نور ہر چیز کو خلق مین سے جہان تک
ہو پہنچے اُسکی نگاہ * ف * نبی صاحب نے خطبہ مین پانچ باتین

فرمائیں اور لوگوں کو سمجھایا یہہ جان لو کہ اللہ تعالی کو نیند نہیں آتی اسواسطے کہ سونا عفلت ہی اور عفلت نقصان ہی * اور اللہ تعالی نقصان سے بری ہی تو ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالی سووے * اور تیسری یہہ سمجھہ لو کہ مقبول کرنا اور مردود کرنا اور روزی کی کشایش اور تنگی اللہ ہی کے اختیار مین ہی کہ ترازو اُسکے پاس ہی جسکے لئے چاہے پلہ جھکادیتا ہی اور جسکے واسطے چاہتا ہی پلہ اونچا کردیتا ہی * اور چوتھی یہہ بات جان رکھو کہ جو کام بندے دن کو کرینگے اُس کام کی خبر اُسکو رات کے کام سے پہلے رہتی ہی * اور جو کام بندے رات کو کرینگے اُسکی خبر دن کے کام سے پہلے اُسکو پہنچتی ہی آگے سے * اور پانچوین یہہ کہ اللہ تعالی کی بہت بڑی شان ہی رعب اور دبدبہ اُسکا بڑا ہی * ایسا کہ پردہ اُسکا نور ہی اگر وہ پردہ اُٹھاوے تو سارے مخلوق جل جاوے کسی کو طاقت اُسکے برداشت کی نہو * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجودیکہ اللہ تعالی نے جو ہوا اور ہوگا اور جو ہوتا ہی سب پہلے تقدیر مین لکھہ دیا * مگر پھر بھی اللہ تعالی غافل نہین اُسکو اب بھی اختیار ہی جو چاہے سو کرے قسمت کی ترازو اُسکے

ہاتھہ مین ہی جسکا چاہتا ہی پلہ اونچا کرتا ہی جسکا چاہتا ہی نیچا کرتا ہی اور ہر ایک کے کام کی خبر رکھتا ہی آگے سے یعنے آگے سے ہر ایک کام ہر ایک کے واسطے اُس نے مقرر کر دیا وہی اُس سے ہوتا ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُکْثِرُ اَنْ یَقُوْلَ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اٰمَنَّا بِكَ وَ بِمَا جِئْتَ بِہٖ فَھَلْ تَخَافُ عَلَیْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰہِ یُقَلِّبُھَا کَیْفَ یَشَاءُ * ترجمہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ اکثر کہا کرتے تھے کہ ای پھیر نے والے دلونکے ثابت رکھہ میرا دل اپنے دین پر تو کہا مین نے کہ ای نبی اللہ کے ہم نے مانا تمکو اور جو کچھ تم لائے سو کیا تم ڈرتے ہو ہم پر فرمایا ہان اِسواسطے کہ دل اللہ کی دو انگلیونمین ہین انگلیون مین سے پھیر دیتا ہی دلونکو جیسے چاہتا ہی * ف * یعنے یہہ بات ثابت ہی کہ سب پیغمبر بہشتی ہین اور پیغمبر ان سے پیغمبری جاتی نہین * اور سب پیغمبر دنیا سے ایمان کے ساتھہ جاتے ہین پیغمبرونکو اپنے ایمان کے جاتے رہنے کا خوف نہین تو حضرت کی زبان سے جو یہہ دعا اکثر نکلتی تھی کہ ای

اللہ میرا دل اپنے دین پر ثابت رکھ تو حضرت انس سمجھے
کہ اس دعا سے حضرؐ کا مطلب یہ ہی کہ میری امت کا دل
ایمان پر ثابت رکھ * تو عرض کیا کہ ای نبی اللہ کے کیا
تم کو ہم پر خوف ہی اثبات کا کہ ہم دین اسلام سے پھر جاوین و تم یہ دعا
مانگتے ہو * تو حضرت نے فرمایا کہ ہان مجھ کو البتہ خوف ہی * اسواسطے
کہ آدمی کا دل اللہ کی انگلیون مین سے دو انگلیون مین ہی یعنے
اللہ کے قابو مین ہی جدھر چاہے پھیر دے * اس سے معلوم
ہوا کہ نیک راہ اور بد راہ پر لگا دینا اللہ ہی کا کام ہی جس
دل کو جدھر چاہے پھیر دے * جس کے دل مین چاہے ارادہ
نیکی اور سلوک کا ڈال دے اور جسے چاہے برا کر دے *
آدمی کو چاہیے کہ اپنے دل پر اعتماد نہ رکھے ہر وقت اللہ کی درگاہ
سے یہی التجا کرے کہ نیکی کے روئے پر دل کو ثابت رکھے
* اخرج الترمذي عن عبد الله بن عمرو قال خرج رسول
الله ﷺ وفي يده كتابان فقال أتدرون ما هذان
الكتابان قلنا لا يا رسول الله إلا أن تخبرنا فقال للذي
في يده اليمنى هذا كتاب من رب العالمين فيه أسماء
أهل الجنة وأسماء آبائهم وقبائلهم ثم أجمل على
آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم أبدا ثم قال

لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ
اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى
اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ
اَصْحَابُهُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ
مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ
يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاِنَّ
صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ
عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ
قَدْ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِّنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ
فِي السَّعِيْرِ * ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رض
نے نقل کیا کہ باہر آئے رسول خدا ﷺ اور انکے دونوں ہاتھوں
میں دو کتابیں تھیں * سو فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کیا ہیں یہہ دونوں
کتابیں * ہم نے عرض کیا ہم نہیں جانتے یا رسول اللہ مگر تم بتلاؤ
ہمکو تو بتایا اسکو جو داہنے ہاتھ میں تھی کہ یہہ کتاب رب العالمین
کی طرف سے آئی ہی * اسمیں نام لکھے ہیں بہشتیونکے اور نام
انکے باپوں کے اور قبیلوں کے پھر جملہ کیا ہوا ہی انکے آخر پر *
سو زیادہ نہیں ہوتا انمیں اور نہ کم ہوتا ان سے کبھی * پھر
فرمایا اسکو جو بائیں ہاتھ میں تھی کہ یہہ کتاب ہی رب العالمین

کی طرف سے اللہ مین دوزخیونکے نام ہین اور نام اُنکے باپونکے ہین اور اُنکے کنبونکے پھر جمع کیا ہوا ہی اُنکے آخر پر تو بڑھتا ہین اُن مین اور نہ اُنسے کم ہوتا ہی کبھی * پھر عرض کیا اُن کے یارون نے کہ تو کس واسطے ہی عمل یا رسول اللہ اگر ایسی بات ہی کہ اُس سے فراغت ہوچکی * تو فرمایا کہ سیدھی راہ چلو اور بندگی کرو اسواسطے کہ بہشتی کے واسطے ختم کیا جاتا ہی بہشتیون کے کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے * اور دوزخی کے واسطے خاتمہ ہوتا ہی دوزخیون کے کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے * پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا ﷺ نے اپنے دونون ہاتھون کی طرف اور پھینک دیا اُن دونون کتابون کو اپنے پیچھے * پھر فرمایا فارغ ہوگیا تمھارا رب بندون سے ایک گروہ جنت مین اور ایک گروہ دوزخ مین * ف * یعنے جب حضرت نے یہہ فرمایا کہ اللہ تعالی نے دوزخیون اور بہشتیون کے نام مع ولدیت ذات پات کے نشان سمیت الگ الگ لکھہ دئیے ہین * پھر اُن نامون کے آخر مین میزان دیکر جمع کر دیا ہی کہ اب مین کمی بیشی نہین ہوتی * اللہ تعالی نے آگے ہی سے ہر یک شخص کے حق مین بہشتی ہونا یا دوزخی ہونا ٹھہرا دیا ہی * یہہ بات

سنکر یاروں نے عرض کیا کہ اگر ایسا ہی کہ دوزخ یا
بہشت آگے ہی سے ہر ایک کے واسطے ٹھہر گیا اور
اب اُسمین کمی بیشی نہین ہوتی * تو پھر اب عمل نیک
کرنا اور محنت اُٹھانا کیا ضرور جسکی قسمت مین جو لکھا ہی سو
وہ تو آخر ہو ہی رہیگا * اُسکے جواب مین حضرت نے فرمایا
کہ جسکی قسمت مین بہشت ہی اُس سے مرنے کے قریب
بہشتیون کے سے کام ہونے لگتے ہین اور اُسکا خاتمہ بخیر
ہوتا ہی اگرچہ پہلے برے کام کرتا رہا ہو * اور جسکی قسمت
مین دوزخ لکھا ہی اُس سے مرنے کے قریب برے کام
ہونے لگتے ہین اور اُسکا خاتمہ بدکاموں پر ہوتا ہی اگرچہ
وہ پہلے نیک کام کرتا رہا ہو * سو تم نیک کام کئے جاؤ اور
اپنی طرف سے بدکام کا ارادہ نکرو پھر آگے قسمت ہی *
اور اللہ کو تو جو کرنا تھا کہ ایک گروہ کے واسطے بہشت
اور ایک فرقے کے لیئے دوزخ سب وہ کر چکا * أَخْرَجَ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى
بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ
قَدَرِ اللهِ * ترجمہ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر

کیا کہ ابو خزامہ نے نقل کیا کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلاؤ حال دم کرنے کا کہ ہم دم
کرتے ہین اور دوا کا کہ ہم علاج کرتے ہین اس سے اور حال
بچاؤ کا کہ ہم پناہ پکڑتے ہین اُس سے. کیا لوٹا دیتی ہین
یہہ چیزین اللہ کی تقدیر مین سے کچھ * فرمایا کہ یہہ چیزین بھی
تقدیر مین سے ہین * یعنے اب بات کے سننے سے کہ اللہ
تعالی نے جو تقدیر مین لکھا وہی ہوگا. یہہ خیال آتا ہی کہ بیمار
پر کچھ پڑھہ کر دم کر دینا یا علاج کرنا یا دعا صدقہ خیرات کرنا لاحاصل
بے فائدہ ہی اُس سے کچھ نہین ہوتا * سو یہی بات ابو خزامہ
کے باپ نے حضرت سے پوچھی کہ اگر تقدیر ہی کا لکھا
ہوتا ہی تو پھر ہم لوگ جو بیمارون کے واسطے کچھ پڑھہ کر
دم کرتے ہین اور دوا سے علاج کرتے ہین اور مشکل مین
دعا تعویذ صدقہ خیرات وغیرہ کرتے ہین اور لوگونکو فائدہ بھی
ظاہر مین معلوم ہوتا ہی تو کیا یہہ چیزین اللہ کی تقدیر کے
لکھے ہوئے کو پھیر دیتی ہی * سو حضرت نے فرمایا کہ یون سمجھو
کہ فائدہ جو ہوتا ہی سو یہہ بھی تقدیر ہی مین لکھا ہی کہ یہہ شخص
یون کرے گا تو یون اُسکو فائدہ ہوگا سو ویسا ہی ہوتا
ہی. یہہ تقدیر کے برخلاف نہین * اس مقام پر معلوم

کیا چاہیے کہ عالموں نے لکھا ہی کہ تقدیر دو قسم ہی * ایک وہ ہی کہ جیسا مقرر کر دیا ویسا ہی ہو اُسکو مبرم کہتے ہیں * اور ایک تقدیر معلق ہی. کہ اگر فلانا شخص یون کرے تو ایسا ہو اور یون نکرے تو ایسا ہو * یعنے مثلا دعا مانگے تو بیمار اچھا ہو اور نہ مانگے تو نہو * تو یہہ دعا تعویذ صدقہ خیرات دوا علاج کا اثر اُسی تقدیر معلق کے سبب ہوتا ہی * اگرچہ یہہ اثر ہونا بھی اُسکی تقدیر مین لکھا ہی * مگر اصل یہہ ہی کہ اس مقام پر آدمی تردد نکرے اور اپنی عقل ناقص کو بیچ مین زور گھوڑے کی طرح اس میدان مین نہ دوڑاوے جسطرح فرما دیا اُسپر یقین لاوے چون وچرا نکرے * بڑے آدمیون کے حکمون اور کامون کے بھید دیہاتی گنوارونکو معلوم ہونا مشکل ہوتا ہی اور اُنکی سمجھہ مین نہین آتا * چہ جاے اللہ تعالی کے حکمون اور کامون کا بھید بندونکو عقل سے دریافت ہونا * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ وَ مَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ فَاَلُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ

وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَءَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اَلْاٰيَةَ *

ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض اللہ تعالی عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کی تم مین سے لکھی گئی جگہہ دوزخ مین اور جگہہ بہشت مین اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہ تعالا پھر ہم بھروسا کرین اپنے لکھے ہوئے پر اور چھوڑ دین عمل * فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اسواسطے کہ ہر شخص کے واسطے میسر ہو جاتی ہے وہی جسکے واسطے وہ پیدا ہوا * سو جو شخص ہوا نیک بختون مین تو موجود کیا جاتا ہی اسکو نیک بختی کے کام کے لئے اور جو ہوا بدبختون مین تو میسر ہوتا ہی اسکو کام بدبختی کا * پھر پڑہی حضرت نے یہہ آیت کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ جسنے بخشش کی اور پرہیزگار ہوا اور سچ جانا قرآن کو تو اب ہم آسان کردینگے اسکو آسانی کی راہ * اور جس نے بخل کیا اور اپنے کو بے پروا جانا اور جھوٹھہ بتایا قرآن کو تو اب ہم آسان کرینگے اسکو سختی کی راہ * ف * یعنے نیک بخت کے واسطے اسباب بھی ویسے ہی نیکی کے جمع ہو جاتے ہین اور بد کے لئے اسباب بھی ویسے ہی بد کے موجود ہو جاتے ہین * اور نیک کو

نیکی کرنی آسان ہو جاتی ہی اور بد کو بدی کرنی سہل ہو جاتی
ہی * آدمی کو چاہیے کہ جب اُس سے نیکی ہونے لگے اور نیکی
کے اسباب جمع ہو جاوین تو شکر کرے اور نیکی کیے جاوے اور جب
معاذ اللہ بدی کے اسباب جمع ہو جاوین اور بدی ہونے
لگے اور بدی مین مزا آوے تو خوف کرے اور جلدی سے اُسکو ترک
کرے * اور اسباب پر بھروسا نکرے کہ بہشت دوزخ جو ہماری
قسمت مین لکھا ہی وہ بے اسباب ہی ہو گا ہم بندگی کیون کرین *
اَخرَجَ الشَّیخانِ عَن سَہلِ بنِ سَعدٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللہِ
صلعم اِنَّ العَبدَ لَیَعمَلُ عَمَلَ اَھلِ النّارِ وَاِنَّہٗ مِن اَھلِ الجَنَّۃِ
وَیَعمَلُ عَمَلَ اَھلِ الجَنَّۃِ وَاِنَّہٗ مِن اَھلِ النّارِ وَاِنَّمَا
الاَعمالُ بِالخَواتِیمِ * ترجمہ * بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
سعد کے بیٹے سہل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا
کہ بندہ کرتا ہی کام دوزخیونکے حالانکہ وہ ہوتا ہی بہشتیون
مین سے * اور بندہ کرتا ہی کام بہشتیون کے سے حالانکہ
وہ ہوتا ہی دوزخیون مین سے اور اعتبار کامونکا خاتمہ پر ہی
* ف * یہ حدیث اور جتنی حدیثین اوپر اس فصل مین
گذرین سب مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھی ہین *
سو اس حدیث کا مطلب یہ ہی کہ بعضے آدمی

حقیقت مین تقدیر کے بموجب بہشتی ہوتا ہی *
مگر پہلے کام اُس سے دوزخیون کے سے ہوتے ہین
مگر آخر اُس سے بہشتیون کے سے کام ہونے لگتے ہین
تو وہ بہشت ہی کو جاتا ہی * اور بعضے شخص تقدیر کے
بموجب دوزخی ہوتا ہی مگر کام بہشتیون کی طرح کرتا
ہی * پھر آخر کو اُس سے کام دوزخیون کے سے ہونے
لگتے ہین تو وہ دوزخ پاتا ہی * تو حقیقت یہہ ہی کہ
کہ اعتبار انجام کے کامون کا ہی کہ آخر کو مرنے کے نزدیک
جیسے کام ہون ویسا وہ شخص ہی * تو کسی شخص
کو جب تک وہ جیتا رہے بہشتی یا دوزخی نہ کہنا چاہئے * ہان
اگر نیک کام کرتے کرتے اُسی نیکی کی حالت مین مر جاوے
تو یہہ جاننا چاہئے کہ ظن غالب یہہ ہی کہ یہہ بہشتی تھا * اور
معاذ اللہ اگر کفر کے کامونکی حالت مین مر جاوے تو جاننا چاہئے
کہ ظاہر مین اُسکے کام دوزخیون کے سے تھے انجام اللہ کو
معلوم * اور جسکا کفر پر مرنا یقینی معلوم ہوا اُسکو دوزخی
جاننا یا کہنا مضایقہ نہین * غرضکہ تقدیر پر ایمان رکھنا
فرض ہی اور اُسمین چون و چرا کرنا بد ہی * اور جسکو
اللہ نے نیک بنایا وہ نیک ہی اور جسکو بد فرمادیا وہ بد

ہی اور خاتمہ کا اعتبار ہی * اللہ تعالی خاتمہ سب کا بخیر کرے اور اپنے نیک بندون کی راہ پر لگاوے اور نیکون کی محبت دے

* * آمین یارب العالمین * *

* اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي ذِكْرِ اَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ الْبَيْتِ *

ترجمہ * چوتھی فصل ہی پیغمبر خدا ﷺ کے یارون کے اور حضرت کے اہل بیت کے ذکر مین یعنے اِس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی جس سے حضرت کے یارون کی اور اہل بیت کی بزرگی اور فضیلت ثابت ہوتی ہی * تو جاننا چاہیے کہ اصحاب اُسکو کہتے ہین جسنے حضرت سے ملاقات کی اور وہ مسلمان تھا * پھر جب مراتب بھی مسلمان تھا * پھر اگر بہت روزون صحبت مین رہا تو زیادہ افضل اُنسے جو کم صحبت مین رہے * اور اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو جیسے بی بیان اور لڑکے اور لڑکیان اور بہ سبب لڑکیون کے داماد اور نواسی اور نواسے بین سب اہل بیت مین داخل ہین بالخصوص اور باندی اور غلام اور وہ جسکو بیٹا کر کے پالا بلکہ سارا کنبہ جو اپنے طریق پر ہو اور اُنکی اولاد بھی مطابق اہل بیت مین شامل ہی چنانچہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد اور سعید اور ابو عبیدہ اور ابو ہریرہ اور انس

اور بلال اور معاویہ * اور سوا اُن کے سب مہاجر مکے کے اور انصار مدینے کے اور جہاد کرنے والے حضرت کے ساتھہ ملکر جو اُحد اور بدر اور حدیبیہ اور خیبر وغیرہ لڑائیوں میں حضرت کے شریک تھے بالخصوص * اور جس مسلمان نے حضرت سے ملاقات کی اور اُسی مسلمان کے عقیدے پر موت پائی وہ سب اصحاب ہیں رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین * کہ اُنکی ثنا اور صفت اور خوبیاں قرآن وحدیث سے ثابت ہیں اُن سے محبت رکھنی اور اُنکی راہ پر چلنی ایمان کی علامت اور نشانی ہی * پھر جو کوئی اُنکو برا جانے یا اُنکو نمانے تو اُس نے گویا قرآن وحدیث کا انکار کیا اُسکا ٹھکانا دوزخ ہی * اور بی بی خدیجہ اور بی بی عایشہ اور بی بی حفصہ اور بی بی زینب اور بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ اور بی بی جویریہ اور بی بی میمونہ اور بی بی ریحان زید کی بیٹی اور بی بی ریحان شمعون کی بیٹی اور بی بی ماریہ قبطیہ وغیرہ بی بیاں اور بی بی فاطمہ اور بی بی رقیہ اور بی بی ام کلثوم حضرت کی بیٹیاں اور علی مرتضی اور عثمان باحیا حضرت کے داماد اور عمر فاروق حضرت کے نت داماد اور حسن اور حسین نواسے اُمامہ اور ام کلثوم وغیرہ نواسیاں اور زید جنکو بیٹا کر کے پالا تھا حضرت نے * اور اُسامہ اُنکی بیٹی

وغیرہ اور انکی اولاد یہ سب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین *
حضرت کے اہلبیت اور عترت مین داخل ہین * اُنکی محبت
رکھنی اور اُنکی راہ اور روبہ اختیار کرنا اسلام وایمان کی
علامت کامل ہی * پھر جو شخص اُن سے محبت نہ رکھے
یا اُن پر طعن کرے اُسکے ایمان مین نقصان ہی * اسواسطے
کہ اُنکی تعریف اور مدح خصوصاً اور عموماً قرآن وحدیث سے
ثابت ہی * تو جو شخص اُنکو معاذ اللہ برا جانے اُسنے گویا
قرآن وحدیث کا انکار کیا * پھر اُسکا سواے دوزخ کے کہان
ٹھکانا * اور ظاہر ہی کہ اللہ تعالی سب کا مالک خالق ہی
اُسکی محبت رکھنی اور اُسکے حکم پر چلنا فرض ہی * اور
اُسکا حکم ہی کہ میرے محبوب رسول مقبول کی محبت
رکھو اور اُسکے کہنے پر چلو * تو حضرت رسول خدا ﷺ کی
محبت اور اطاعت فرض عین ہوئی * سو قطع نظر اور دلیلون
کے جسکو پیغمبر خدا ﷺ سے سچی محبت ہوگی تو وہ شخص
اُس سے بھی محبت رکھیگا جس سے پیغمبر خدا ﷺ محبت
رکھتے تھے * اور یہ بے شک وشبہہ یقینی بات ہی کہ
جو مسلمان حضرت کے ساتھ رہتے تھے اور ہر صلاح ومشورہ مین
شریک ہوتے تھے * اور دین مسلمانی کا اُنہین کی کوشش

سے جاری ہوا * حضرت کے وقت مین اور بعد حضرت کے
گویا وہ لوگ پیغمبر کی پیغمبری کے کام مین مددگار تھے *
اور جو شخص حضرت کے گھر کے تھے بی بیان اور اولاد اور
نواسے وغیرہ جنکا اوپر مذکور ہوا اُن سب سے حضرت کو
محبت تھی * بلکہ سارے مکے اور مدینے کے مسلمانون سے
بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت تھی * تو جسکو حضرت سے
محبت ہوگی وہ اُن سب کی بھی محبت رکھیگا * اور اصحاب و
اہلبیت کی بھی تعظیم کریگا اور راہ و رویہ اُنکا اختیار کریگا *
پھر جسقدر اُسکو حضرت سے محبت زیادہ ہوگی
اُسیقدر اُن سب سے بھی اُسکو محبت زیادہ ہوگی * اور
جاننا چاہیے کہ حضرت کے اصحاب یا اہلبیت اگر برے ٹھہرین تو
مسلمانی کا دین بھی جھوٹا ٹھہرے * اسواسطے کہ قرآن
وحدیث مسلمان کی بنیاد اُنہین کے واسطہ سے پچھلے
لوگونکو پہنچی * پھر اگر وہ برے تھے تو اُنکے بتائیے ہوئے قرآن
وحدیث کا کیا اعتبار اور جب قرآن وحدیث بے اعتبار ہو
تو دین مسلمانی سب جھوٹھہ ٹھہرے * تو جو شخص اُنکو برا
جانے وہ گویا اپنے کو مسلمان نہین جانتا اور اپنے ایمان کا انکار
کرتا ہے * بلکہ دین اسلام کا انکار کرتا ہے * اور اصحاب اور

اہلبیت کی خوبیان اور بزرگیان قرآن وحدیث مین بہت
مذکور ہین * اس مقام پر کئی آیتین اور حدیثین مذکور ہوتی
ہین * سچے مسلمان کو عقیدہ درست کرنے کے واسطے
اسیقدر کافی ہی سنا چاہیے * قال الله تبارك وتعالى
ورحمتي وسعت كل شيء فسأكتبها للذين يتقون ويؤتون
الزكوة والذين هم بآياتنا يؤمنون * الذين يتبعون
الرسول النبي الأمي الذي يجدونه مكتوبا عندهم
في التورىة والانجيل يأمرهم بالمعروف وينههم عن
المنكر ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث
ويضع عنهم إصرهم والأغلال التي كانت عليهم
فالذين آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذي
أنزل معه أولئك هم المفلحون * ترجمہ فرمایا الله
صاحب نے یعنے سورہ اعراف مین کہ میری رحمت شامل
ہی ہر چیز کو سو وہ لکھہ دونگا انکو جو ڈر رکھتے ہین اور دیتے
ہین زکوة * اور جو ہماری باتین یقین کرتے ہین * جو تابع ہوتے
ہین اس رسول کے جو نبی ہی امی جسکو پاتے ہین اپنے
پاس لکھا ہوا توراة اور انجیل مین بتاتا ہی انکو نیک کام
اور منع کرتا ہی برے کام سے اور حلال کرتا ہی انکے واسطے

سب پاک چیزین اور حرام کرتاہی اُن پر ناپاک * اور اُتارتاہی اُن سے بوجھہ اُنکی اور پھانسیان جو اُن پر تھین * سو جو اُسپر یقین لائے اور اُسکی رفاقت کی اور مددکی اور تابع ہوئے اُس نور کے جو اُسکے ساتھہ اُترا ہی وہی لوگ پہنچے مراد کو * ف * یعنے اللہ تعالی فرماتاہی کہ ہر چند میری رحمت سب چیز کو شامل ہی * مگر خاص کرکے اُن لوگونکے واسطے وہ رحمت لکھہ دونگا * جو لوگ اُمی نبی پر یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین لائے اور اُنکی رفاقت کی کہ ہجرت مین اُنکا ساتھہ دیا کہ مکے سے اپنے گھر چھوڑ کر حضرت کے ساتھہ مدینے کو گئے * اور وہ لوگ جنہون نے مدینے مین پیغمبر کو جگہہ دی اور مدد کی اور قرآن نورانی جو پیغمبر کے ساتھہ نازل ہوا اُسکے تابع ہوئے * اور اللہ سے ڈرتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین اور خدا کے حکم پر یقین کرتے ہین اور نبی کا حال تورات اور انجیل مین لکھا ہوا دیکھہ کر نبی پر ایمان لائے * کہ وہ نبی اُنکو نیک کام بتاتاہی اور برے کامون سے منع کرتاہی * اور پاک چیزین حلال بتاتاہی اور ناپاک چیزین حرام کہتاہی * اور گناہونکی بوجھہ جو اُن پر لدی ہوئی تھی اور باپ دادے کے رسوم کی پھانسیان جو اُن کے گلون مین تھین * سو اُتارتاہی علاوہ

اسی مراد کو پہنچے کہ جنتی ہوئے * یہ پیغمبر خدا ﷺ کے
یاروں کا حال ہے کہ وے سب لوگ خصوصا چار یار جو پیغمبر
خدا ﷺ کے رفیق رہتے تھے * اور مدد کرتے تھے اور دین اسلام
اُنسے جاری ہوا اور وے خدا سے ڈرتے تھے اور متقی
پرہیزگار تھے اور زکوٰۃ دیتے تھے * اور ہر حکم میں قرآن کی
تابعداری کرتے تھے * سو وے سب اصحاب ایمان دار تھے اور الله
نے اپنی خاص رحمت اُنکے واسطے لکھ دی * اور وے مراد
کو پہنچے کہ بیشک جنتی ہوئے * پھر اب جو کوئی اُنکو برا کہے اور
اُنپر طعن کرے تو گویا الله کی رحمت پر طعن کرتا ہے * اور اس
آیت کا منکر * قال الله تبارك وتعالی ولقد كتبنا في
الزبور من بعد الذكر ان الارض يرثها عبادي
الصالحون * ترجمہ فرمایا الله صاحب نے یعنے سورۂ انبیا
میں کہ اور ہم نے لکھ دیا ہے زبور میں نصیحت کے بعد کہ آخر
زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے * ف * یہ آیت بھی
حضرت کے اصحابوں کے حق میں ہے الله تعالی فرماتا ہے کہ پہلے
ہم توراۃ حضرت موسی پر نازل کی * اُسکے بعد زبور حضرت
داؤد پر اُتاری * سو پہلے توراۃ میں اور اُسکے بعد زبور میں
ہم نے لکھ دیا تھا آگے سے * کہ ہمارے اچھے بندے زمین کے

وارث اور مالک ہو جاوینگے * سو جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی خلیفہ ہوئے تب یہہ وعدہ پورا ہوا * کہ پورب پچھم تک اُنہین کا حکم ساری زمین کے لوگون پر ظاہرا اور باطنا جاری ہوا اور آخر وقت مین حضرت امام محمد مہدی کا بھی یہی دور ہوگا * اِس سے معلوم ہوا کہ یہ خلیفے اللہ کے خاص بندے عالیجاہ تھے * پھر جو کوئی اُنکو فاسق اور منافق جانے وہ اِس آیت کا منکر ہی * قال اللہ تبارک وتعالی اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ حج مین کہ وے لوگ کہ اگر ہم اُنکو مقدور دین ملک مین تو وے قایم کرین نماز اور دین زکوٰۃ اور حکم کرین بھلے کام کا منع کرین برے کام سے اور اللہ کے اختیار ہی آخر ہر کام کا * ف * اِس سے پہلی آیت مین قرآن مین اللہ صاحب نے اصحابون کا ذکر کیا کہ صرف ایمان کے سبب سے اُنکو کافرون نے گھر سے نکالا * سو اُن اصحابون کی اللہ مدد کریگا پھر اِس آیت مین اُنکی تعریف کی * کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اگر وے زمین پر حاکم ہون تو نماز قایم کر دین

* ا ہ *

اور زکواۃ دین یعنے نماز اور زکوۃ کو رائج کردین اور بھلے
کام کا لوگونکو حکم کرین اور برے کام سے منع کرین* پھر اُنکی
نیکی کا دنیا مین جاری رہنا یا نرہنا یہہ انجام اللہ کے اختیار ہی*
اِس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ کے یار مہاجرین
خصوصا چارون خلیفے جو کام کرتے تھے اور جو لوگون کو کہتے تھے وہ
کام اللہ تعالی کے نزدیک مقبول تھے* اور یہہ جو وعدہ کے
طور پر اللہ تعالی نے فرمایا تھا سو پورا کیا کہ زمین پر اُنکو حاکم
کیا اور پیغمبر کا خلیفہ بنایا* پھر اُنھون نے جو کام کرنے کو کہا وہ
کام نیک تھا* اور جس کام سے منع کیا وہ کام برا تھا*
پھر اب جو کوئی اُن کے کامون کو اور حکمون کو برا جانے وہ
اِس آیت کا انکار رکھتا ہے* قال اللہ تبارک وتعالی
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
وَرِضْوَانًا* سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ* ذٰلِكَ
مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ* كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ
فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ
الْكُفَّارَ* وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً
وَّأَجْرًا عَظِيمًا* ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے محمد ر

فتح ہین کہ محمد رسول اللہ کا اور جو اُسکے ساتھہ ہین زور آور ہین کافرون پر * نرم دل ہین آپس مین تو دیکھے اُنکو رکوع مین اور سجدے مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اُسکی خوشی نشانی اُنکی اُنکے منہہ پر ہی سجدے کی اثر سے * یہہ مثال ہی اُن کی توریت مین اور مثال اُن کی انجیل مین جیسی کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا * پھر اُسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہی کھیتی والون کو تا کہ جلا وے اُن سے جی کافرون کا * وعدہ دیا ہی اللہ نے اُنمین سے جو یقین لائے اور کئے بھلے کام مغفرت کا اور بڑے ثواب کا * ف * یہہ آیت اللہ صاحب نے حضرت کی مدح مین نازل کی اور اُسمین حضرت کے یارون کے ظاہر اور باطن کی خوبیان بیان کین تا کہ مخالفون پر محبت ہو * کہ ایسے خدا پرست لوگ پیغمبر کے رفیق ہین اور جسکے رفیق ہم صلاح یار ایسے ہون گے وہ شخص خود اعلی درجہ کا خدا پرست اور نیکو کار ہوگا * اور یہہ بھی معلوم ہو کہ پیغمبر کی صحبت ایسی خوب ہی کہ اُسکے سبب لوگ ایسی نیک ہوگئے * سواس آیت مین حضرت اکے اصحاب کی خوبیان ظاہر کی یہہ بیان کین کروے حضرت کے رفیق

ہیں اور ساتھہ موجود رہتے ہیں * اور کافروں پر زور آور سخت
ہیں * اور آپس میں مسلمانوں پر نرم دل رحیم ہیں * اور ہمیشہ
نماز میں مشغول رہتے ہیں اور اُنکے چہروں پر اللہ کا نور ہی
سجدے کے سبب سے کہ ہزاروں میں پہچان پڑتے ہیں *
اور باطن کی خوبی یہہ ہی کہ پیغمبر کے جو ساتھہ رہتے ہیں
اور کافروں پر سختی کرتے ہیں اور مسلمانوں پر رحم کر
تے ہیں اور سجدے اور رکوع کرتے ہیں سو صرف اللہ کی
رضامندی کے واسطے * اور اللہ کا فضل چاہتے ہیں مال
دولت دنیا نہیں چاہتے یعنے نیت اُنکی للہ ہی * ریاکار
اور تقیہ شعار نہیں اور نفاق نہیں رکھتے * اور سابق سے
اللہ تعالیٰ نے توراۃ اور انجیل میں اُنکی مثال لکھی کہ
جیسے بیج بویا جاتا ہی جب اُس سے کھیتی جمتی ہی اور
درخت اُسکے بڑے اور موٹے تازے ہوتے ہیں تو کھیتی والے
دیکھہ کر خوش ہوتے ہیں اور اُنکے دشمن ناخوش ہوتے ہیں *
اسیطرح پر پہلے ایک دو مسلمان تھے پھر زیادہ ہوتے
گئے اور اسلام کو اصحابوں سے قوت بڑھتی گئی * پھر جب
اسلام کو قوت ہوئی تب اللہ و رسول خوش ہوئے اور کافر
ناخوش ہوئے اور غصہ میں آئے * سو یہہ حضرت کے اصحاب کو

اللہ نے اسیواسطے ایسے ظاہر اور باطن کے خوبیون
والے بنائے تاکہ اُنکو دیکھکر کافرونکا جی جلے * اور اگر اُن
اصحابون سے کچھ گناہ بھی ہوا ہو تو آخرت مین گناہ معاف ہوکر
ثواب عظیم اُنکو ملیگا * تو وہان اور بھی زیادہ کافرونکا جی
جلیگا کہ اُنکے دشمن اصحابونکو انعام و اکرام ہوگا اور خود وے
کافر دوزخ مین جاتے ہونگے * ہرچند اس آیت مین سب اصحابونکی
تعریف ہے مگر پھر یہہ چار باتین جو بیان کین کہ الذین معہ
یعنے پیغمبر کے ساتھہ رہنا اور اشداء علی الکفار یعنے
کافرون پر سخت اور زبردست * اور رحماء بینہم یعنے
آپسمین رحم دل اور تراہم رکعا سجدا یعنے نمازمین مشغول
رہنا * سو یہ چارون باتین چارون خلیفون مین بالخصوص یہی
مخصوص ہین * چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت کے
ساتھہ رہ کے خصوصا غار مین ساتھہ دیا اور ہجرت مین رفاقت
کی * اور بعد مرنے کے بھی حضرت کے پاس ایکہی جگہہ
پر مدفون ہوئے تو الذین معہ کی صفت اُن پر خوب ثابت ہوئی *
اور کافرون پر سخت ہونا حضرت عمر کا مشہور و معروف
ہے * جس روز یہہ مسلمان ہوئے اُس روز جماعت کے
ساتھہ سب مسلمانون نے باہر نکل کر نماز پڑھی اُس سے پہلے

کافرون کے خوف سے نماز چھپ کر مسلمان پڑھتے تھے اُنکے
مسلمان ہوئے سے مسلمانونکی قوت ہوئی اور کافر ڈر گئے *
ور اُنکی خلافت کے وقت مین کافرون کے ہزار شہرون
مین مسلمانون کا عمل ہوا اور دین اسلام جاری ہوگیا* تو اشداء
علی الکفار کا مطلب حضرت عمر مین خوب پایا گیا * اور
مسلمانون پر رحم دلی حضرت عثمان کی ظاہر ہی * کہ جب
اُن پر لوگون نے بلوا کیا تو اُس وقت کم و بیش دو
ہزار غلام مسلح حضرت عثمان کے موجود تھے * حضرت عثمان
نے اُس وقت اُنکو ازاد کیا اور فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ
مسلمانون پر کوئی شخص میرے سبب سے تلوار کھینچے
اگرچہ مین جان سے مارا جاؤن * چنانچہ وہ سب غلام چلے گئے
اور بلوائیون نے حضرت عثمان کو شہید کیا اور حضرت عثمان
نے اُن سے مقابلہ کیا و رحماء بینھم کا وصف اُنمین خوب ظاہر ہوا *
اور نماز مین مشغول رہنا حضرت علی کا کمال کے درجے کو پہنچا کہ عین
سجدے ہی کی حالت مین شہید ہوئے تو تراھم رکعا
سجدا اُنکا بیان ہوا * پھر اگر غور کیجئے تو ہر ایک مین
یہ چار صفتین مجموعی تھین * اور نیت سب کی للہ اور رضی اللہ
تھی * غرض کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کے

اصحابوں کا ظاہر اور باطن دونوں نیک تھا * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ ہمت سے اُن پر اللہ تعالی کا فضل متوجہ تھا کہ توراۃ اور انجیل میں بھی اُنکی خوبیاں اور اُنکا ذکر بیان کیا تھا * اور یہہ جو فرمایا کہ اللہ تعالی نے اُن اصحابوں کو ایسے خوبیوں والا اسواسطے بنایا تاکہ اُنکے سبب سے کافروں کا جی جلے اور کافر غصہ میں آویں * تو اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت کے اصحابوں کی خوبیاں اور نیکیاں اور تعریفیں سنکر ناخوش ہووے کافر ہی اللہ کے درگاہ سے راندا گیا مردود * سبحان اللہ جو شیطان اللہ کے پیغمبر محبوب کے دوستوں یاروں سے دشمنی رکھے وہ کیوں نہ اللہ کی درگاہ سے راندہ جاوے * اور یہہ بھی اِس آیت سے معلوم ہوا کہ اصحاب سے اگر کچھ گناہ کے کام بھی ہو گیا تو وہ معاف ہی * اسواسطے کہ خدا نے وعدہ کیا ہی معاف کرنے کا * قال اللہ تبارک وتعالی لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ

حَاجَةً مِمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ * وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ حشر مین کہ غنیمت کا مال ہی واسطے اُن مفلسون وطن چھوڑنے والونکے جو نکالے گئے اپنے گھرون سے اور مالون سے ڈھونڈتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اُسکی رضامندی اور مدد کرنے کو اللہ کی اور اُسکے رسول کی وہی لوگ وے ہین سچے * اور جو لوگ جگہہ پکڑ رہے ہین اِس گھر مین اور ایمان مین یعنے مدینے مین * اُنسے آگے بھی محبت کرتے ہین اُس سے جو وطن چھوڑ آئے اُنکے پاس اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اُس چیز سے جو اُنکو ملی * اور اول رکھتے ہین اپنی جانون سے اور اگرچہ ہو اُنکو حاجت * اور جو شخص بچا اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانے والے *

* ف * حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک وہ لوگ تھے مہاجر جو مکے سے اپنے گھر چھوڑکر اور مال اور دنیاداری سب ترک کرکے صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے فضل خدا کے طالب حضرت کے ساتھہ مدینہ کو چلے آئے تھے کہ جہاد کرینگے * اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار رہینگے *

عہ و اُنکو اللہ تعالی نے فرمایا کہ وے سچے مسلمان ہیں *
اور ایک اصحاب حضرت کے انصار تھے یعنے وے لوگ
جو مدینہ میں رہتے تھے آگے سے جب حضرت اور حضرت
کے یار مکے سے نکلکر مدینہ کو گئے * تب اُنہوں نے سب
کو اپنے گھروں میں رکھا اور کھانا کپڑا دیا اور نہایت
خاطر کی اور کمال محبت کی * یہانتک کہ اپنی جان پر بھی
اُنکو مقدم رکھا کہ آپ بھوکھے رہتے اور اُنکو کھلاتے اور
اپنی حاجت بند کرتے اور اُنکو خرچ دیتے او وے مہاجر مکے والے
کھاتے سے کچھ بعد اکرلاتے تو یہ انصار مدینے کے خوش ہوتے.
اور لالچ نکرتے * چنانچہ بنو نضیر کے یہودیون کی غنیمت کا مال
جب حضرت کے پاس آیا تو حضرت نے مدینہ والے انصار سے
فرمایا کہ اگر چاہو تو یہہ مال تم لیو اور خرچ کرو * اور یہ مکے
کے مہاجرین جو تمہارے گھروں میں چار برس سے رہتے ہیں
اور تمہارے پاس سے کھاتے ہیں اُنکو اسیطرح اپنے پاس
رہنے دو اور کھلاؤ * اور یا صلاح ہو تو یہہ مال میں اُن مہاجرین
کو دوں کہ یے تم سے الگ اپنے پاس سے کھاویں * اُسکے
جواب میں اُن انصاروں نے عرض کیا کہ حضرت یہہ مال
اُنہیں مہاجرین کو دیجئے * اور یہ جیسے آگے سے ہمارے

پاس رہتے اور کھاتے ہیں وسے رہا کریں اور ہمارا کھایا کریں *
سو اللہ تعالی نے ان دونوں آیتوں میں ان مہاجرین اور
انصار کی خوبیاں بیان کیں اور تعریف کی * اور مہاجروں کے
دل کا حال بیان فرمایا کہ وے لوگ صرف اللہ و رسول کی
مدد کرنے کو اپنا گھر بار مال متاع چھوڑ کر رسول کے ساتھ
آئے ہیں انکو اسمیں کچھ دنیا کا فائدہ منظور نہیں * سو وہی لوگ
سچے مسلمان ہیں * اور انصاروں کا ظاہر باطن دونوں کا ذکر
کیا کہ وے مہاجروں سے محبت کرتے ہیں اور باوجود اپنی
حاجت کے مہاجروں پر اپنا مال متاع خرچ کرتے ہیں * اور
حسد نہیں کرتے اور اُن سے لالچ نہیں رکھتے * اور جو شخص
ایسا ہو کہ اسکو اللہ نے لالچ سے بچا دیا ہو کہ اپنی جان
کے واسطے لالچ نکرے وہ مراد کو پہنچا اور دین و دنیا کی اسنے
فلاح پائی * اور یہ انصار لالچ سے بچے ہیں سو انہوں نے
فلاح پائی اور مراد کو پہنچے * قال اللہ تبارک و تعالی
لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ * اُولٰئِكَ
اَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا *
وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى * وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ * ترجمہ فرمایا اللہ
صاحب نے یعنی سورۂ حدید میں کہ برابر نہیں تم میں جسنے

خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی * اُنکا درجہ بڑا
ہی اُن سے جو خرچ کریں اُس سے پیچھے اور لڑیں
اور سبکو وعدہ دیا ہی اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہی جو تم
کرتے ہو * ف * مکے کی فتح ہونے سے پہلے اکثر مسلمان محتاج
اور کم تھوڑے تھے اُس وقت مال خرچنے اور جہاد کرنے میں
بڑا فائدہ ہوا کہ مسلمان کی حاجت روا ہوئی اور کافرون پر دین
کا غلبہ ہوا * اسواسطے اللہ کے نزدیک اُن مال خرچنے والونکا
اور جہاد کرنے والونکا درجہ بڑا ہی * یہہ آیت حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر کے حال کے مطابق ہی * چنانچہ اکثر
مفسرون نے لکھا ہی کہ یہہ آیت حضرت ابوبکر ہی کے حق میں
نازل ہوئی تھی * اور جن لوگون نے بعد فتح مکہ کے مال خرچا اور
جہاد کیا وے کم درجے والے ہیں اُن پہلون سے * اور بہشتی
دونون ہیں کہ اللہ نے خوبی کا دونو سے وعدہ کیا * اس آیت سے
معلوم ہوا کہ حضرت کے بعضے اصحاب بعضون سے افضل
ہیں سبکا مرتبہ برابر نہیں * مگر بہشتی جنتی ہونے میں سب
برابر ہیں * اگرچہ بہشت کے اعلی درجے میں کوئی ہو اور کوئی
اُس سے نیچے درجے میں * جیسے بادشاہ کے وزیر ہوتے ہیں
کوئی فقط وزیر کوئی وزیر اعظم مگر مقرب بادشاہ کے دونون

ہوئے ہیں* تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر
صدیق کے درجے کے برابر کسی اصحاب کا مرتبہ نہیں *
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ
الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ* رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ* وَ اَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا
الْاَنْھَارُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا* ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ* ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ توبہ میں کہ اور جو لوگ
قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو
اُنکے پیچھے آئے نیکی سے* اللہ راضی ہوا اُنسے اور وے
راضی ہوئے اُس سے* اور طیار رکھے ہیں اُنکے واسطے باغ کہ
اُنکے نیچے بہتی نہریں رہا کریں اُنمیں ہمیشہ* یہی ہے بڑی مراد
ملنی* ف* بدر کی لڑائی تک جو لوگ مسلمان ہوئے وے
قدیم ہیں اور جو لوگ بدر کی لڑائی کے بعد مسلمان ہوئے وے
اُنکے تابع ہیں* اور مہاجر وے کہ حضرت کے ساتھ مکے سے نکل
آئے تھے مدینے کو* اور انصار وے کہ مدینے کے رہنے والے تھے اور
اُنھوں نے اپنے بھائیوں جگہہ دی تھی اور خاطرداری کرکے
رکھا تھا* ب و اللہ تعالی نے فرمایا کہ وے قدیمی مہاجر اور
انصار* اور جو پیچھے مسلمان ہوئے اور اُن قدیمی اصحابوں کی

نیک راہ پر چلے اُن سب سے اللہ راضی ہوا اور وے اللہ سے راضی ہوئے * اور اللہ نے اُن سب کے واسطے بہشت طیار کر رکھی ہی * کہ اُس کے باغون کے نیچے نہرین جاری ہونگی اور وے اُس بہشت مین ہمیشہ ہمیشہ کو رہینگے * اور یہی بڑی مرادمانی ہی کہ اللہ راضی ہوا اور بہشت ملے اِس سے زیادہ اور کیا ہو * سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہی حضرت کے یارون کا کہ اللہ تعالی خود قرآن مین خبر دیتا ہی کہ مین اُن سے راضی اور خوش ہوا * اور اُنکے واسطے آگے ہی سے بہشت طیار کر رکھی * پھر عجب خبیث وہ فرقہ ہی جو اُن مقبول لوگون سے ناراض اور ناخوش ہو * اور بغض و عداوت رکھے اور پھر بے حیائی سے دعوی کرے کہ قرآن پر ایمان رکھتا ہون * قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ فتح مین کہ اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب وہ بیعت کرنے لگے تجھ سے اُس درخت کے نیچے * پھر جانا جو اُنکے دلون مین تھا پھر اُتارا اُن پر چین اور انعام دیا اُنکو ایک فتح نزدیک * ف * ایک

بار پیغمبر خدا ﷺ عمرہ کرنے کے واسطے مکے کو چلے نزدیک
پہنچکر ایک اصحاب کو بھیجا کہ مکے کے لوگون سے کہہ آوین
کہ ہم لڑنے کو نہین آئے عمرہ کرنے کو آئے ہین * کافرون نے اُنکو
مکے مین نہ جانے دیا * تب پیغمبر خدا ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ
کو بھیجا یہان خبر آئی کہ حضرت کہ عثمان کو شہید کیا * تب حضرت
نے اصحابون سے کہا کہ اب اِن مکے والون پر جہاد کرو *
تو وہان پر ایک درخت کے نیچے حضرت سے ایک ہزار پان
سو بیس اصحابون نے بیعت کی کہ ہم مکے والون سے لڑینگے اگرچہ
مارے جاوین * سو اللہ تعالی نے یہہ آیت اُنکے حق مین بھیجی *
فرمایا کہ اُنسے جنہون نے درخت کے نیچے بیعت کی اللہ
راضی ہوا اور اُنکے دل کا حال صاف معلوم ہو گیا * کہ یہ سچے
مسلمان ہین * کہ رسول کے حکم بموجب جان دینے کو موجود
ہو گئے * سو اللہ نے اُنکو چین اور خاطر جمعی دی کہ اُنکو ایمان
جانے کا خوف نرہا اور دین مین نہایت مضبوطی اُنکو ہوئی * اور
آیندہ کو اُنکو اب اور ایک فتح ملیگی چنانچہ اِس وعدہ کے
بموجب خیبر فتح ہوا * اِس آیت سے معلوم ہوا کہ اُن
اصحابون سے اللہ راضی ہوا اور اُنکے باطن کی صفائی کا حال
معلوم کرکے اُنکے واسطے چین نازل کیا * پھر اُنکے برابر اور

کسی آدمی کا مرتبہ کا ہیکو ہوگا * کہ اُنکے واسطے خود اللہ تعالی اپنے کلام مجید مین فرماتا ہی کہ مین اُن سے راضی ہوا اور اُنکو چین دیا * اور رسول اُنکے * اور سب کا حال یقینی معلوم نہین کہ اللہ اُن سے راضی ہی یا نہین * قال اللہ تبارك وتعالی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم * مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا * يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا * وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَالِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ نور مین کہ وعدہ دیا اللہ نے اُنکو جو ایمان لائے تم مین سے اور کئے ہیں نیک کام کہ البتہ پیچھے حاکم کرے گا اُنکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا اُن سے اگلون کو * اور جما دیگا اُنکو دین اُنکا جو پسند کر دیگا اُنکے واسطے * اور دیگا اُنکو اُنکے ڈر کے بدلے مین امن * میری بندگی کرینگے نہ شریک کرینگے میرا کسی کو * اور جو کوئی ناشکری کرے اِس پیچھے سو وہی لوگ ہیں بے حکم *

* ف * یعنے جو لوگ کہ خدا اور رسول پر ایمان لائے تھے اور اُنھون نے روزہ نماز وغیرہ نیک کام کئے تھے * اِس سورہ کے

نازل ہونے تھے اُنکو اِس آیت میں اللہ صاحب نے وعدہ کیا کہ آیندہ کئی آدمیون کو اُنمین سے خلیفہ کرے گا اور زمین پر حاکم بنا دیگا* جیسے حضرت داؤد وغیرہ اگلے لوگونکو بنی اسرائیل مین زمین کا خلیفہ اور حاکم کیا تھا* اور یہہ وعدہ کیا کہ اُنکا دین جو اللہ کو پسندہی زمین مین البتہ رائج اور جاری کرے گا اور جما دیگا* اور یہہ وعدہ کیا کہ اُس وقت مین کافرون سے جو خوف تھا اُس خوف کے بدلے مین امن امان ہو گی کہ چین سے اللہ کی بندگی کرینگے بے شرک و ریا* سو یہہ وعدہ اللہ تعالی کا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہم کے حق مین پورا ہوا* اور یے سب باتین اُنمین پائی گئین کہ یے لوگ مسلمان تھے* جب یہہ سورہ نور نازل ہوئی تو یے بھی اِس وعدہ مین شامل تھے* اور یہہ کہ اللہ تعالی نے جو وعدہ کیا تھا کہ کئی شخصون کو خلیفہ کریگا سو اُنکو کیا* جیسے سابق مین حضرت داؤد کو بنی اسرائیل مین کیا تھا* اور اُنہین خلیفون کے رو برو اور طریقے کو اللہ تعالی نے رائج اور جاری کیا اور کافرون اور منافقون کے خوف سے بالکل امن اُنہین کے وقت مین ہوئی* اور سب لوگ بے خوف و خطر بے شرک و ریا اور بے تقیہ خدا کی عبادت کرتے تھے*

اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ انکار دیہ اور دین اللہ کو پسند اور
مرضی موافق تھا * پھر اب کے بعد اگر کوئی ناشکری کرے کہ
ایسے شخصونکے خلیفہ ہونے پر اللہ کا احسان نمانے اور اُنکی
خلافت کے حق ہونیکا منکر ہو تو وہ فاسق ہی بے حکم کہ خدا
کا حکم نہیں مانتا * کہ جبکو خدا نے اپنی طرف سے خلیفہ بنایا اُسکو
خلیفہ برحق نہیں سمجھتا * پھر اس مقام پر اگر کوئی فاسق کہے
کہ اس آیت سے حضرت امام مہدی کی خلافت مراد ہی
اسواسطے کہ وہ ساری زمین پر خلیفہ اور حاکم ہونگے * اور مسلمان
اُنکے وقت میں بے خوف وخطر اللہ کی عبادت کرینگے * تو
اُسکا جواب یہہ ہی کہ اس آیت میں خطاب اُن سے ہی *
جو اس آیت کے نازل ہونے وقت موجود تھے * اور حضرت
امام مہدی اُسوقت موجود نہ تھے * اور سوا اسکے اللہ تعالی
نے فرمایا کہ کئی شخص کو خلیفہ کریگا اور امام مہدی ایک
شخص ہیں * تو اس آیت سے مراد نہیں ہوسکتی * پھر
اگر کوئی شیعہ کہے کہ اس آیت سے صرف حضرت علی مرتضی
رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہی کہ وہ اس آیت کے نازل
ہونیکے وقت موجود تھے * اُسکا جواب یہہ ہی کہ حضرت
علی مرتضی ایک شخص تھے اور یہان وعدہ ہی کہ کئی خلیفہ

ہونگے * تو صرف حضرت علی اس آیت سے مراد نہین ہوسکتے * اور سوا اسکے شیعہ کے نزدیک اس آیت سے حضرت علی کی خلافت ہرگز مراد نہین ہو سکتی * اسواسطے کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت علی اپنی خلافت کے وقت مین ہمیشہ خارجیون کے ڈر کے مارے تقیہ کرکے اپنا مذہب چھپاتے رہے * اور دین خدا کی مرضی موافق جیسا اُنکو منظور تھا ویسا اُنکی خلافت مین رایج اور جاری نہوا * اوراس آیت مین وعدہ یہہ ہی دین خدا کی مرضی موافق اُن خلیفونکی خلافت مین جاری ہوگا * اور یہہ تحقیق ہی کہ اللہ کا وعدہ جھوٹھا نہین تو اس صورت مین حضرت علی کی خلافت مراد نہین ہو سکتی ہی * یا یہہ کہ حضرت علی نے جو کام اپنی خلافت مین کیا وہی اُنکا مذہب اور دین تھا * اور اللہ کو پسند وہی رویہ تھا پھر تقیہ کہان رہا * تو معلوم ہوا کہ حضرت علی تقیہ نہین کرتے تھے * اور علاوہ اسکے حضرت علی کی خلافت کے وقت مین ہمیشہ مخالفون کا خوف رہا * اور شام اور مصر اور مغرب کے لوگ اُنکے منکر تھے اُنسے خوف رہا * اور اس آیت مین وعدہ امن کا ہی * قال اللہ تبارک وتعالی وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی * وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ

نِعْمَةٍ تُجْزٰی * اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی *

ترجمہ۔ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ والالیل میں اور اب
بچاوینگے دوزخ سے اُس بڑے پرہیزگار کو جو دیتا ہے اپنا
مال پاک کرنے کو اور نہیں کسی کا اُس پر احسان جس کا
بدلہ دے * مگر چاہکر رضامندی اپنے رب کی جو سب سے اعلی
ہے * اور البتہ آیندہ کو وہ راضی ہوگا * یہ آیت حضرت ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں اُتری * اور سبب اُس کا یہ تھا
کہ حضرت ابوبکر مالدار تھے * سو اُنہوں نے سب اپنا مال خدا کی
راہ میں خرچ کرڈالا اور فقیر محتاج ہوگئے * چنانچہ چالیس ہزار
درم اُنہوں نے ضعیف مسلمانوں کی حاجت براری میں اور
مسجد کے واسطے زمین مول لینے میں خرچ کیا * اور کافروں کے
جو غلام لونڈیاں مسلمان ہوگئے تھے اور وے کافر اُنکو نہایت
تکلیف دیتے تھے * سو اُنہوں نے سات لونڈی غلام مسلمان
کافروں سے مول لیکر خدا کی راہ پر آزاد کر دئیے * اور حضرت
بلال ایک کافر کے غلام تھے یہہ بھی مسلمان ہوگئے * وہ مردود اُنکو
دن بھر دھوپ میں پرانکا اور آس پاس سے اُنکے آگ جلواتا
اور رات بھر اُن پر مار پڑتی * اور یہہ چلّا چلّا کر روتے اور یہی
کہے جاتے تھے کہ خدا میرا ایک ہے * حضرت ابوبکر یہہ بات

سنی اُس کافر کے پاس تشریف لیگئے * اور اُسکو سمجھایا وہ عذاب کرنے سے باز نہ آیا * اور حضرت ابو بکر سے اُسنے کہا کہ اگر تمہارا دل اِس غلام پر جلتا ہی تو مجھہ سے اِسکو اپنے غلام قسطاس رومی کے بدلے مکہ اُسکے پاس دو ہزار اشرفی ہیں مول لے لو * حضرت ابو بکر رض نے اپنے غلام قسطاس رومی کو اور وہ دو ہزار اشرفیاں اور چالیس اوقیہ اور زیادہ اُس کافر کو دیکر حضرت بلال کو مول لیا * اور اُسیوقت پیغمبر خدا صلعم کے سامہنے لاکر آزاد کیا * تب اُنکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی الله تعالی نے فرمایا کہ یہہ شخص یعنے ابو بکر جو بڑا متقی پرہیزگار خدا سے ڈرنے والا ہی * جو اپنا مال صرف الله کی رضامندی کے واسطے اپنا دل پاک کرنے کو لِوَجْہِ اللهِ وَفِی سَبِیْلِ اللهِ دیتا ہی * اور سی مخلوق کے احسان کے بدلے مین اپنا مال نہین دیتا اِسلئے کہ سب کا اُس پر احسان نہین * سو اِس شخص کو ہم دوزخ سے بچا دینگے اور آیندہ کو یہہ الله سے راضی ہوگا * اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر کا الله تعالی کے نزدیک نہایت بڑا مرتبہ ہی کہ الله تعالی خود بیان کرتا ہی * کہ یہہ شخص اپنا مال صرف الله کی رضامندی کے لئے خرچتا ہی *

اور جیسے اللہ تعالی نے پیغمبر خدا ﷺ کے حق میں فرمایا تھا کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى * یعنے اب دیگا تجھکو تیرا رب تو تو راضی ہوگا * ویسے ہی حضرت ابوبکر کے حق میں فرمایا کہ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى * یعنے اور اب وہ راضی ہوگا ابوبکر * اور اسیطرح ایک اور آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ * یعنے برابزرگ اللہ کے نزدیک تم میں سے وہ ہی جو بڑا پرہیزگار متقی ہو * اور اس آیت میں حضرت ابو بکر کو فرمایا کہ اتقی یعنے بڑا پرہیزگار متقی * تو ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر اللہ کے نزدیک بڑے مرتبے والے اور نہایت مکرم اور بزرگ ہیں * کہ بعد پیغمبر خدا ﷺ کے انکے برابر اور کسی کا یہہ مرتبہ نہیں قال اللہ تبارک وتعالی وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ * وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا * يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ * اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا * وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا * وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ * إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ احزاب مین کہ اور جو کوئی تم مین اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی اور کرے کام نیک ہم اُسکو دین اُسکا اجر دو بار اور رکھی ہم نے اُسکے واسطے روزی عزت کی * ای نبی کی عورتو تم نہین ہو جیسی ہر کوئی عورتین اگر تم ڈرتی رہو * سو تم دب کر نکہو بات پھر لالچ کرے کوئی جسکے دل مین آزار ہی * اور کہو بات معقول اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین * اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے * اور قایم رکھو نماز اور دیتی رہو زکواۃ * اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور رسول کی * اللہ یہ چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندی باتین اے گھروالون سے اور ستھرا کرے تمکو ستھرائی سے * اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہین تمہارے گھرون مین اللہ کی باتین اور عقلمندی مقرر اللہ ہی بھید جانتا خبردار * ف * اللہ صاحب نے نبی صاحب کی بی بیونکو فرمایا کہ تم مین سے جو اللہ اور رسول کی تابعداری کرے اور نماز روزہ نیک کام کرے * تو اُسکو دونا ثواب ملے اور ہمنے اُسکے واسطے دنیا و آخرت

میں عزت کی روزی رکھی ہی تم کو اپنے کہانے پینے کی فکر نکرو * اور
اللہ تعالی نے اُن بی بیون کی نہایت بزرگی کی کہ خود اُنکو
خطاب کرکے فرمایا کہ اے نبی کی عورتو * اور فرمایا کہ کسی
مرد سے اگر بات کہو تو اسطرح کہو جیسے ماں بیٹون کو
کہے دب کرنکہو * تا کہ منافق اور فاسق اور کچھ اور نہ سمجھیں *
اور بات معقول نصیحت کی کہو * اور عزت اور وقار سے
اپنے گھرون میں بیٹھی رہو اور سابق کفر کے وقت میں جیسے
عورتین اپنے کو دکہاتی پھرتی تہین ویسے تم گھر سے نہ نکلو *
اور نماز پر مستعد رہو اور زکواة دیا کرو اور جو حکم اللہ ورسول
کا ہو وہ مانتی رہو * اور اللہ کو بھی منظور یہی ہے کہ نبی کے گھر
بہر سے بری باتین دور ہو جاوین * اور تم پاک صاف رہو
کوئی عیب ظاہر و باطن کا تم مین نرہے * اور جو آیتین قرآن کی
تمہارے گھرون مین پڑھی جاتی ہیں اور جو حدیثین بیان
ہوتی ہیں سو یاد کرو * اور یہہ جان لو کہ سب بھید اور چھپی
باتین اللہ کو معلوم ہیں * اِس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کی
بی بیونکے واسطے ہر نیکی کا دونا ثواب ہی اور دوسرے بی بیان واور
عورتین ہرگز برابر نہین * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ خود
اللہ تعالی کو یہہ منظور تہا کہ انہین کوئی عیب کی بات

رہے اور ظاہر و باطن اُنکا صاف رہے پھر جب اللہ تعالیٰ کو یوں منظور ہو* پھر کیوں نہ اُنکا ظاہر باطن صاف ہو* اور یہہ بھی ظاہر ہی کہ خود اللہ تعالیٰ اُنکے ادب سکھانے کو اور تربیت کرنے کو متوجہ تھا کہ خود اُن بی بیونکو خطاب کرکے ادب کی باتین بتائین* اور اِس آیت مین یہہ لفظ جو فرمایا کہ ای گھروالو تو اس لفظ مین سب گھر کے لوگ بیبیان اور بیٹے اور ناتی اور نتنین اور داماد وغیرہ سب گھر کے لوگ شامل ہین* قال اللہ تبارک وتعالیٰ اَلنَّبِیُّ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِینَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُہُمْ* ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ احزاب مین کہ نبی سے لگاؤ ہی ایمان والونکو زیادہ اپنی جان سے اور اُسکی عورتین اُنکی مائین ہین * ف* یعنے جو لوگ مومن ہین وہ اپنی جان سے زیادہ نبی کو دوست رکھتے ہین* اسواسطے کہ نبی اللہ کا نایب ہی* اپنی جان ومال مین اپنا تصرف نہین چلتا* جتنا نبی کا تصرف چلتا ہی اپنی جان دبکتی آگ مین ڈالنی درست نہین * اور نبی حکم کرے تو فرض ہی* اور نبی کی عورتین حرمت مین اور پردے مین سب مومنون کی مائین ہین* اسی سبب سے حضرت کی بی بیون سے نکاح درست نہین اور اُنکا ادب سب سے زیادہ چاہیے*

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ *

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر رض میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مقرر زیادہ احسان کرنے والا مجھپر سب آدمیون سے ساتھہ رہنے مین اور اپنا مال خرچنے مین ابوبکر ہی * ف * یعنے سب آدمیون سے زیادہ احسان ابوبکر کا مجھپر ہی کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھہ اور برابر شریک اور مصاحب رہا * اور اُس نے سب اپنا مال میرے حکم بموجب اور میری مرضی کی جگہہ خرچ کرڈالا * تو جب پیغمبر خدا ﷺ سب مسلمانون کے سردار حضرت ابوبکر کے احسان مند ہوئے تو اُن سے زیادہ اور کس کا مرتبہ ہی * کہ خود پیغمبر خدا ﷺ اُن کے شکرگذار تھے تو سب مسلمانون پر اُن کا احسان ہوا * اور سب کو اُنکی شکرگذاری کرنی چاہیے *

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبِي بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي

لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکر رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہمپر کسیکا احسان مگر ہم نے بدلہ کر دیا اُسکو سوائے ابوبکر کے کہ مقرر اُسکا مجھپر احسان ہی کہ بدلہ دیگا اُسکو اللہ قیامت کے دن * اور نہ فائدہ کیا مجھکو کسی کے مال نے کبھی جو کچھ فائدہ دیا مجھکو ابوبکر کے مال نے * اور اگر مین اختیار کرتا کوئی دوست جانی اپنے رب کے سوا تو البتہ اختیار کرتا مین ابوبکر ہی کو دوست جانی * ہان جان لو کہ رفیق تمہارا دوست جانی اللہ کا ہی

* ف * یعنے حضرت کی عادت شریف یون تھی کہ اگر کوئی شخص کچھ احسان کرتا تو اُس سے زیادہ اُسکا بدلہ اُسکے ساتھہ کر دیتے * سو فرمایا کہ ابوبکر نے جو میرے ساتھہ احسان کیا اُسکا بدلا مجھہ سے نہو سکا * اِسواسطے کہ دنیا مین جتنی نعمتین ہین سو سب فانیاں اور فانی ہین * مگر ہان قیامت کے روز اللہ تعالی اُسکو بدلا دیگا کہ اُسکے پاس کچھ کمی نہین * اور ابوبکر نے احسان بھی ایسا ہی کیا کہ کسی سے ایسا کام نہوسکا * کہ اُس نے اپنا سب مال دین کے کامون مین میری مرضی موافق خرچ کر ڈالا اور محتاج ہو گیا * سو

جیسا اُس کے مال سے مجھکو فائدہ ہوا ویسا کسی کے مال
سے نہوا * اور خلت اُس محبت کو کہتے ہیں جو دل کے تہہ
میں گری ہوئی ہو * سو فرمایا کہ ایسی محبت مجھکو اللہ ہی کی
ہے بلکہ اُسمیں کسی کی گنجایش نرہی * اگر کچھ بھی گنجایش
ہوتی تو ایسی محبت میں ابوبکر ہی سے رکھتا * اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی محبت کے بعد حضرت ابوبکر کی
محبت جسقدر حضرت کو تھی اُتنی کسی کی محبت نتھی * تو ہر
مسلمان کو چاہئے کہ اللہ و رسول کی محبت کے بعد حضرت
ابوبکر کی محبت جسقدر رکھے اُتنی کسی کی محبت نرکھے *
اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر کے برابر کسیکو روز
قیامت میں ثواب بے انتہا نہ ملیگا کہ حضرت نے اُن کا
احسان اللہ کو سونپا اور اللہ کے یہان کچھ کمی نہین *
اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا
وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب مناقب ابوبکر میں لکھا ہے کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ کہا عمر
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سردار ہم
سب کے اور بہتر ہم سب سے اور ہم سب سے زیادہ
دوست ہیں رسول خدا ﷺ کے نزدیک * ف * حضرت عمر

رض خود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے وقت
مین لوگون کی ترغیب دلانے کو فرماتے تھے کہ پیغمبر خدا ﷺ
جسقدر ابوبکر کو چاہتے ہین اتنا کسی کو نہین چاہتے * تو ابو بکر ہم
سب کے سردار ہین اور سب سے بہتر ہین * تو اس سے
دریافت ہوا کہ حضرت ابوبکر سب امت کے سردار اور
سب سے بہتر تھے * أَخْرَجَ رَزِيْن عَنْ عَايِشَةَ رض
قَالَتْ بَيْنَمَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي حِجْرِي فِي لَيْلَةٍ
ضَاحِيَةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِأَحَدٍ مِنَ
الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَأَيْنَ
حَسَنَاتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ
وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب
مناقب ابوبکر و عمر مین لکھا ہی کہ ذکر کیا رزین نے کہ نقل کیا
بی بی عایشہ رضی اللہ تعالی عنہانے کہ ایسا اتفاق تھا کہ سر
پیغمبر خدا ﷺ کا میرے گود مین تھا چاندنی رات مین ناگاہ
مین نے کہا ای رسول خدا بھلا ہو وینگی کسی کی نیکیان
آسمان کے تارون کی گنتی برابر فرمایا ہان عمر کی * مین نے
کہا کہان گئین نیکیان ابو بکر کی فرمایا سب نیکیان عمر کی
جیسی ایک نیکی ابو بکر کی نیکیون مین سے * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رضی سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تھے تم سے پہلی اُمتون مین ایسے لوگ جنکو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا تھا اور نیک بات اُنکے دل مین پر جاتی تھی سو اگر ہوگا میری اُمت مین کوئی بھی تو وہ عمر ہی * ف * یعنے حضرت عمر کا یہ مرتبہ ہی کہ اللہ کی طرف سے اُنکے دل مین نیک بات پر جاتی ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب عمر رضی مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عقبہ بن عامر رضی سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہوتا بعد میرے کوئی پیغمبر تو خطاب کا بیٹا عمر ہی ہوتا * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب عمر

میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ عمر رض
نے کہا ابوبکر رض کو کہ ای سب سے بہتر بعد رسول خدا
ﷺ کے تو فرمایا ابوبکر رض نے سن رکھو کہ تم نے تو
ایسا کہا البتہ میں نے سنا رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے
کہ نہ چمکا سورج کسی آدمی پر جو بہتر ہووے عمر سے
* ف * یعنے حضرت عمر نے حضرت ابوبکر رض کو کہا کہ
سوائے رسول خدا ﷺ کے تم سب سے بہتر ہو * تب ابوبکر
رض نے حضرت عمر رض کو کہا کہ تم مجھکو سب سے اچھا
بتاتے ہو * اور میں نے پیغمبر خدا ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے
تھے کہ جس آدمی پر کہ سورج چمکتا یعنے جو آدمی دنیا میں پیدا
ہوا عمر سے کوئی بہتر نہوا یعنے حضرت عمر رض تمام دنیا
کے لوگوں سے بہتر ہیں سوائے پیغمبروں کے * اَخرَجَ
الشَّیخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ
یَقُولُ بَینَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبتُ حَتّٰی اِنِّی
لَاَرَی الرِّیَّ یَخرُجُ فِی اَظفَارِی ثُمَّ اَعطَیتُ فَضلِی عُمَرَ بنَ
الخَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلتَهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ العِلمَ * ترجمہ
مشکواۃ کے باب مناقب عمر میں لکھا ہی کہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ میں نے سنا

رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اُس حال مین کہ مین
سوتا تھا مجھکو ملا ایک قدح دودھ کا سو مین نے اتنا پیا کہ مجھکو معلوم
ہوا کہ اُسکی تازگی نکلتی ہی میرے ناخونون مین سے پھر
مین نے دیا اپنا بچا ہوا خطاب کے بیٹے عمر کو * اصحابون نے عرض
کیا تو کیا تعبیر کی تم نے اُسکی یا رسول اللہ فرمایا کہ علم *
* ف * یعنے حضرت نے خواب مین دیکھا کہ ایک قدح بھر
دودھ تھا کہ اُسمین سے حضرت نے خوب پیا اور باقی رہا
سو عمر رض کو دیا * اصحابون نے اس خواب کی تعبیر پوچھی
تو حضرت نے فرمایا کہ دودھ جو تھا سو علم تھا کہ جو مجھسے
بچا وہ عمر کو ملا * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد پیغمبر
خدا ﷺ کے جسقدر علم دینی حضرت عمر کو تھا اُسقدر
کسی کو نتھا * اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنِ ابنِ عُمَرَ رض قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ اِنَّ اللہَ جَعَلَ الحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلبِہٖ *
ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہی کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ فرمایا
کہ مقرر اللہ تعالی نے حق رکھا ہی عمر کے زبان پر اور دل
پر * ف * یعنے حضرت عمر رض کی زبان سے جو بات نکلتی ہی
وہ حق ہی ہوتی ہی * اور جو بات اُنکے دل مین آتی ہی وہ بھی

حق ہی ہوتی ہی * اللہ ورسول کی مرضی کے خلاف نہ اُنکی زبان سے نکلتی نہ اُنکے دل میں پڑتی * خرج فی شرح السنۃ واخرج ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری ان النبی صلعم قال ان اھل الجنۃ لیتراؤن اھل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء وان ابا بکر وعمر منھم وانعما * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر وعمر رض میں لکھا ہی کہ شرح السنہ میں اور ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ بے شبہہ بہشت والے لوگ البتہ دیکھینگے علیین والوں کو جیسے تم دیکھتے ہو نہایت چمکتے ہوئے سے جھلکتے تارے کو آسمان کے کنارے میں * اور مقرر ابوبکر اور عمر علیین والوں میں سے ہیں ور زیادہ ہوئے ہیں * ف * یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا بہشت میں ایسا مرتبہ ہوگا کہ اور بہشت والے آدمی اُنکو وہاں ایسا دیکھینگے جیسے چمکتے روشن تارے کو زمین والے دیکھتے ہیں * بلکہ اُس سے بھی زیادہ اُنکا مرتبہ بہشت میں ہوگا * واخرج ابن ماجۃ عن علی واخرج الترمذی عن انس رض قالا قال رسول اللہ صلعم ابوبکر وعمر

سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر و عمر مین لکھا ہے کہ ذکر کیا ابن ماجہ نے کہ علی رض نے نقل کیا اور ترمذی نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر اور عمر دونون سردار ہونگے عمر رسیدہ بہشتیونکے اگلون اور پچھلونکے سوا نبیون اور پیغمبرونکے ف * یعنے جو شخص دنیا مین عمر رسیدہ ہوکر مرا اور وہ بہشتی ہوگا تو بہشت مین اُن سب کے سردار حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہونگے * تو جب عمر رسیدہ لوگونکے سردار ہوئے تو جوانونکے سردار بدرجہ اولی ہی ہونگے * غرضکہ مطلب یہ ہی کہ سب بہشتیون کے سردار یہی دونون ہونگے سوائے پیغمبرون کے * اس سے معلوم ہوا کہ سوائے پیغمبرون کے حضرت ابوبکر اور عمر رض کے برابر کسی کا مرتبہ نہین نہ دنیا مین نہ آخرت مین * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر و عمر مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مین

نہین جانتا کہ کب تک میری زندگی ہی تم مین * تو تابعت کیجو اُنکی جو میرے بعد ہونگے ابوبکر اور عمر * ف * یہ جو حضرت نے لوگون سے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر اور عمر کی راہ پر چلیو اور اُن کا کہا مانیو * تو اسسے معلوم ہو کہ حضرت دین کے کام مین اور بندوبست کے مقدمہ مین اور راست کی خبر خواہی اور صلاح کے مقدمہ مین * اور اللہ کا مقبول بندہ جیسا اُن دونون کو جانتے تھے ویسا اور کسیکو نہین جانتے تھے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عثمان رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبید اللہ کے بیٹے طلحہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا کوئی رفیق ہوتا ہی اور میرا رفیق یعنے جنت مین عثمان ہی * ف * یعنے ہر پیغمبر کے ساتھہ رفیق ہوا کرتے ہین کہ دنیا اور آخرت مین ساتھہ ہوتے ہین * سو ایسا رفیق میرا عثمان ہی کہ جنت مین بھی میرے ساتھہ ہوگا * أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَلْفِ دِينَارٍ فِي كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِي حِجْرِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ

مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ * ترجمہ مشکوٰة کے باب مناقب عثمان رض میں لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ سمرہ کے بیٹے عبد الرحمان نے نقل کیا کہ لائے عثمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار اشرفی اپنے آستین میں رکھہ کر جب سامان درست کرتے تھے عسرہ کے لشکر کا * سو ڈال دیں وہ اشرفیاں حضرت کے گود میں تو دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے اوپر کرتے تھے اُن اشرفیوں کو اپنے گود میں * اور فرماتے تھے کہ نہ ضرر کرے عثمان کو جو کچھہ کرے وہ آج کے بعد اور یہہ فرمایا دو بار * ف * یعنے عثمان نے ایسا بڑا کام کیا کہ وہ کام اللہ کے نزدیک ایسا مقبول ہوا کہ حضرت عثمان سے اگر آیندہ کو کوئی گناہ بھی ہو جاوے تو معاف ہی * اور اُس گناہ سے عثمان رض کو کچھہ ضرر نہ ہوگا * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی گناہ بھی حضرت عثمان سے ثابت ہو تو بھی حضرت عثمان پر طعن نہیں درست * اسواسطے کہ اگر گناہ ہوا ہوگا تو معاف بھی ہو گیا ہوگا * پھر اُس پر طعن کرنا ایسا ہی کہ جیسے کوئی شخص بیمار ہو کر اچھا ہو گیا ہو * پھر کوئی احمق اُس شخص کو بیمار کہے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي

ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا
هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا
قَالَ نَعَمْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عثمان رض مین
لکہا ہی کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ کعب کے بیٹے
مرہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا ﷺ سے جب وہ
ذکر کرتے تھے فسادون کا سو نزدیک بتایا اُن فسادون کو * پھر
نکلا ایک مرد سر پر اوڑھے ہوئے کپڑا تو فرمایا حضرت نے
کہ یہہ شخص اُس دن نیک راہ پر ہوگا سو مین اُٹھہ گیا اُسکی
طرف تو معلوم ہوا کہ وہ عثمان بن عفان تھے * کہا کہ پھر سامہنے
کیا مین نے منہہ عثمان کا اور پوچھا مین نے کہ یہہ شخص
فرمایا ہان * ف * یعنے ایک روز پیغمبر خدا ﷺ اصحابون کے
روبرو آیندہ کا حال بیان کرتے تھے کہ آیندہ کو امت مین ایسے
ایسے فساد ہونگے اِتنے مین حضرت عثمان اُسی راہ ہو کر نکلے *
تو حضرت نے اُنکی طرف بتا کر فرمایا کہ یہہ شخص اُن
فسادون کے وقت مین نیک راہ پر یعنے حق پر ہوگا * اس سے
معلوم ہوا کہ بعد حضرت کے جو کچھ قضیہ فساد ہوا * حضرت عثمان رض
وقت تک اُسمین جو حضرت عثمان کا رویہ تھا وہی حق تھا * خصوصا
جسمین عثمان شہید ہوئے اُس فساد مین عثمان رض حق پر تھے اور بلوئے

والے ناحق پر کہ عثمان رض کو شہید کیا * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ
اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ
وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ * ترجمہ مشکوٰۃ
کے باب مناقب ہو لاء الثلثہ مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ
انس رض نقل کیا پیغمبر خدا ﷺ چڑھے اُحد پر اور ابوبکر اور عمر اور
عثمان سو ہلا وہ پہاڑ اُنکے سبب تو مارا اُسکو حضرت نے
اپنے پانوسے پھر فرمایا کہ ٹھہر ارے ای احد نہین ہے اوپر
تو صرف ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہین *
* ف * شہید اُسکو کہتے ہین جو اللہ کا نہایت عاشق ہو
اور اللہ کے دیدار کے شوق مین اور اللہ کی رضامندی کے
واسطے اللہ کی راہ مین اپنا مرنا نہایت سہل جانے
بلکہ آرزو رکھے * سو حضرت نے عمر اور عثمان رض کو شہید
فرمایا * چنانچہ بعد حضرت کے یہ دونون ظاہر مین بھی شہید
ہوئے * اور ابوبکر رض کو صدیق فرمایا کہ صدیق کا مرتبہ بعد پیغمبر کے
مرتبہ کے ہی اور صدیق سے اونچا سوا ے پیغمبر کے کسی کا
مرتبہ نہین * اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
ﷺ قَالَ اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ

اللہ ﷺ ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ ﷺ قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ ﷺ واما نوت بعضھم ببعض فھم ولاۃ الامر الذي بعث اللہ به نبيه ﷺ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب ھؤلاء الثلثة مین لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دکھائی دیا خواب مین آجکی رات ایک نیک آدمی کو کہ گویا ابوبکر لپٹتے ہین رسول خدا ﷺ کو اور لپٹتے ہین عمر ابوبکر کو اور لپٹتے ہین عثمان عمر کو * کہا جابر نے پھر جب ہم اٹھہ گئے رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہم نے کہا کہ نیک آدمی نے جو دیکھا سو خود رسول خدا ﷺ ہین اور لپٹنا ایک کا دوسرے کو سو وہ لوگ سربراہ کار ہین اس کام کے جس واسطے بھیجا ہی اللہ نے اپنے نبی کو * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین نبوت کے کام مین سربراہ کار اور منصرم تھے * اور دین کے رواج دینے والے * اخرج الشیخان عن سعید بن ابي وقاص قال قال رسول اللہ ﷺ لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي *

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رض میں لکھا ہی کہ
کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا سعد بن ابی وقاص نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو کہ تو میرا ایسا ہی جیسا
ہارون تھا موسی کا * مگر یہی کہ نہیں ہی کوئی پیغمبر بعد
میرے * ف * یعنی حضرت موسی اور حضرت ہارون
علیہما السلام کا جیسا علاقہ تھا کہ آپس میں بھائی تھے اور عالم
کی ہدایت کرنے میں شریک تھے * ویسے ہی اے علی تم
میرے ہو * مگر تم میں اور ہارون علیہ السلام میں فرق
اتنا ہی ہی کہ حضرت ہارون نبی تھے اور میرے بعد کوئی
نہ ہوگا * اگر اور بھی کوئی پیغمبر ہوتا تو تم میں اور ہارون
علیہ السلام میں کچھ فرق نہ تھا * اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ علی رض میں استعداد اور لیاقت پیغمبری کی بالقوہ
تھی جیسے حضرت عمر میں * اس حدیث سے کوئی شخص
تقدیم و تاخیر خلافت کا مضمون نہ سمجھے اسواسطے کہ حضرت
ہارون علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کے
وفات کے بعد خلیفہ نہیں تھے * حضرت موسی کی زندگی
ہی میں حضرت موسی سے چالیس برس پہلے اُنکا وفات ہوا تھا
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رض

وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَءَ النَّسَمَةَ لَعَهِدَ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَيَّ اَنْ لَا يُحِبُّنِي اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي اِلَّا مُنَافِقٌ *

ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ زر بن حبیش نے نقل کیا کہ علی رض نے فرمایا کہ قسم ہی اُسکی جسنے چیر نکالا دانہ اور پیدا کیا خلق کو مقرر مجھہ سے قول کیا نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھکو دوست وہی رکھیگا جو مسلمان ہوگا اور مجھکو دشمن وہی رکھیگا جو منافق ہوگا * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت ایمان کی نشانی ہی * اور بغض رکھنا اُن سے علامت کفر کی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ *

ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا ہوؤن مین دوست تو علی بھی اُسکا دوست ہی * ف * یعنے جو شخص مجھہ سے دوستی و محبت رکھے اُسکو لازم ہی کہ علی رض کی دوستی بھی اور محبت بھی رکھے * سبحان اللہ کیا شان ہی کہ جیسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مسلمانون کو رکھنا چاہیے ویسے ہی

علی رض کی بھی محبت رکھنی چاہئے فرق اتنا ہی ہی کہ وہ پیغمبر تھے اور یہہ
نہ تھے * اخرج الترمذي عن انس قال كان عند النبي
ﷺ طير فقال اللهم ائتني باحب خلقك اليك ياكل
معي هذا الطير فجاءه علي فاكل معه * ترجمہ مشکوۃ کے
باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ
انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ پاس ایک چڑیا
پکی ہوئی تھی * تو دعا کی کہ ای اللہ لاو مجھ میرے پاس
جو زیادہ دوست ہو تیرا سب مخلوق مین سے کہ وہ کھاوے
میرے ساتھہ اس چڑیا کو سو آئے علی رض پھر کھائی
حضرت نے وہ چڑیا اُن کے ساتھہ * اخرج الترمذي عن
علي رض قال قال رسول الله ﷺ انا دار الحكمة وعلي
بابها * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا
ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
ﷺ نے فرمایا کہ مین ہون گھر حکمت کا اور علی اُس کا دروازہ
ہی * اخرج الترمذي عن ام عطية قالت بعث رسول الله
ﷺ جيشا فيهم علي قالت فسمعت رسول الله ﷺ وهو
رافع يديه يقول اللهم لا تمتني حتى تريني عليا *
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ ترمذی

نے ذکر کیا کہ بی بی ام عطیہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے
بھیجا ایک لشکر کہ اُسمین علی بھی تھے * سو مین نے سنا کہ
پیغمبر خدا ﷺ اپنے دونون ہاتھہ اُٹھائے ہوئے کہتے تھے کہ ای اللہ مجھکو
موت مت دیجیو جب تک نہ دکھائے تو میرے تئین علی کو * ف *
یعنے علی کو خیر و عافیت سے پھیر لا * کہ مین اُسکو صحیح
و سالم دیکھون * اِن حدیثون سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ
کو علی رض سے کمال محبت تھی اور وہ نہایت مقبول بندے
اللہ کے تھے * اَخرج احمد عن اُمِّ سلمۃ قالت قال رسول
اللہ ﷺ مَن سبّ علیاً فقد سبّنی * ترجمہ * مشکوۃ کے
باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ
بی بی ام سلمہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس
نے برا کہا علی کو سو اُسنے برا کہا مجھکو * اَخرج احمد عن
علیٍ رض قال قال لی النبی ﷺ فیک مثلٌ من عیسی ابغضتہ
الیہود حتی بہتوا امہ واحبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ
التی لیست لہ ثم قال یہلک فیّ رجلان محبٌ مفرطٌ یقرظنی
بما لیس فیّ ومبغضٌ یحملہ شنآنی علی ان یبہتنی
* ترجمہ * مشکوۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ
امام احمد نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ

نے مجکو فرمایا کہ تجھہ مین مشابہت ہی کچھ عیسی علیہ السلام
کی * کہ بغض کیا اُن سے یہودون نے اسقدر کہ بہتان کیا
اُنکی مان پر * اور دوستی رکھی اُن سے نصاری نے اسقدر
کہ پہنچایا اُنکو اُس مرتبہ تک کہ وہ مرتبہ اُن کا نتھا * پھر فرمایا
علی رض نے کہ تباہ ہونگے میرے مقدمہ مین دو شخص دوست
رکھنے والا حد سے زیادہ کہ مدح کریگا میری ایسی بات
کی کہ وہ بات مجھہ مین نہین * اور بغض رکھنے والا
باعث ہوگی اُسکو عداوت میری اس بات پر
کہ بہتان باندھیگا مجھہ پر * ف * یعنے عیسی علیہ السلام
کا سچا مرتبہ یہی تھا کہ وہ پیغمبر تھے اور بغیر باپ کے خدا کی
قدرت سے غیبی روح سے پیدا ہوئے تھے * پھر اُنکو نصاری
نے حد سے زیادہ دوست رکھا یہان تک کہ اُنکو خدا کا بیٹا کہنے
لگے * اور اُن سے منتین مرادین مانگنے لگے * اور یہودون نے
اُن سے عداوت رکھی اور اُنکی مان بی بی مریم پر بہتان
باندھا اور اُنکو جھوٹھا بنایا اور اُنکی پیغمبری کا انکار کیا * سو
ہمارے حضرت پیغمبر صاحب نے علی رض کو فرمایا کہ تمھارا
اور عیسی مسیح علیہ السلام کا مقدمہ مین ایک حال ہی کہ تم
سے بھی بعضے لوگ بغض و عداوت رکھینگے اور تم پر

ع

بہتان باندھینگے * اور بعضے لوگ تم سے حد سے زیادہ دوستی رکھینگے * اور ایسا مرتبہ تمہارا بیان کرینگے جیسا ہی نہین * چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک لوگون نے حضرت علی پر بہتان باندھا کہ یہ مسلمان نہ تھے * اور دنیا کے طالب تھے کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی حضرت عایشہ رضی کی ہتک حرمت کی * اور انہین نے حضرت عثمان کو شہید کرایا * اور خلیفہ برحق ابوبکر صدیق سے کئی مہینے تک باغی رہے * اور ناحق پر مسلمانون سے فساد کئے * اور پنچایت بد کے پنچایت سے پھر گئے * اور وہ تقیہ کرتے اور اپنا مذہب چھپاتے تھے * ظاہر مین کچھ اور تھے اور باطن مین کچھ اور * اور ایک لوگون نے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے حد سے زیادہ محبت کی اور ایسا مرتبہ انکا بیان کیا کہ جو ان مین وہ نتھا * مثلا یون کہا کہ پیغمبری اللہ کی طرف سے پہلے حضرت علی ہی کو اتری تھی * مگر جبرئیل نے پیغمبر کو وحی پہنچا دی * بلکہ خود خداے تعالی حضرت علی کے بھیس مین تھا اور علی رض کو مرتبہ پیغمبر کے برابر ہی * اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے بھی زیادہ انکا مرتبہ ہی تھا اور روز حشر مین حضرت علی جسکو چاہینگے بہشت کو بھیجینگے * اور جسکو چاہینگے دوزخ مین ڈالینگے *

اور وہ مشکل کشا ہیں * اور جسکو حضرت علی سے اسطرح
کی محبت ہو وہ کیسے ہی برے کام کرے اُس سے حساب
کتاب نہوگا وہ قطعی بہشتی ہے * سو خود حضرت علی رض
نے فرمایا کہ یہ دونوں طرح کے لوگ تباہی میں آگئے *
اور اُنکا ایمان تباہ ہو گیا کہ میرے مرتبہ سے مجھکو کم و
زیادہ جانا * اور یہہ جو سچا مرتبہ تھا کہ حضرت علی رض پیغمبر
خدا ﷺ کے اصحاب تھے اور اللہ کے مقبول تھے اور پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے * سو اس مرتبہ میں
کمی بیشی کی * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خارجیوں اور
رافضیوں دونوں کا ایمان تباہ ہے * اور اہل بیت کا عقیدہ
خود حضرت کے فرمودہ بموجب روبراہ ہے * أَخْرَجَ أَحْمَدُ
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
ﷺ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ
أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى قَالَ
أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا
بَلَى فَقَالَ اللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ
اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ رض
بَعْدَ ذَالِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَ

امسیت مولی کل مؤمن ومؤمنة * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ
براابن عازب اور زید بن ارقم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم
جب اُترے غدیر خم مین پکڑا ہاتھ علی رض کا پھر فرمایا
کہ کیا نہین جانتے ہو تم کہ مین زیادہ دوست ہون سب مسلمانون کا
اُنکی جانون سے بولے سچ ہی * فرمایا کہ کیا نہین جانتے ہو
کہ مین زیادہ دوست ہون ہر مؤمن کا اُسکی جان سے بولے ہان *
پھر فرمایا کہ خدایا جسکا ہون مین دوست تو علی بھی دوست
اُسکا ہی * الٰہی دوست رکھہ اُسکو جو دوست رکھے اِسکو *
اور دشمن رکھہ اسکو جو عداوت رکھے اِس سے * پھر
ملے علی رض سے عمر رض بعد اُسکے تو کہا اُنکو روزی ہووے
تجھکو ای ابی طالب کے بیٹے کہ صبح کی تونے اور شام کی تونے
اُس حال مین کہ دوست ہی ہر مسلمان مرد اور مسلمان
عورت کا * ف * غدیر خم ایک مکان ہی وہان پر پیغمبر خدا
صلعم اصحابون کے ساتھہ اُترے بعضے منافقونے علی رض
کے حق مین کچھ برائیان مشہور کین پیغمبر خدا صلعم کو خبر
پہنچی * حضرت نے سبکو جمع کرکے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا *
اور علی رض کا ہاتھہ پکڑ کر لوگون سے فرمایا کہ جب آیہ

کہ * اَلنَّبِیُّ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ * کیا سب
مسلمانون کی جانون سے زیادہ مین اُن کا دوست نہین ہون *
اصحابون نے عرض کیا کہ ہان سچ ہی کہ تم سب مسلمانون
کے اُنکی جانون سے زیادہ دوست ہو * پھر خاص کر کے فرمایا
کہ مین ہر مومن کا اُسکی جان سے زیادہ دوست نہین ہون *
اصحابون نے عرض کیا کہ ہان سچ ہی * جب سبھون نے
اس بات کا اقرار کیا تب حضرت نے اللہ تعالی سے دعا کی
کہ خدایا جیسا میری دوستی کا مسلمانونکو تو نے حکم کیا ہی *
ویسا ہی ہر مسلمان علی کو بھی دوست رکھے * اور جو علی سے
دوستی رکھے اُس سے تو بھی دوستی رکھ * اور جو علی سے دشمنی
رکھے اس سے تو بھی دشمنی رکھ * بعد اس خطبہ کے عمر رض
جب علی رض سے ملے تب علی رض کو مبارکبادی * اور فرمایا
کہ ای علی تیری عجب شان ہی کہ ہمیشہ ہر مسلمان ہو خواہ
مرد ہو خواہ عورت سب پر واجب ہو گیا کہ تیری دوستی
رکھین * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو جیسے
پیغمبر کی دوستی اپنی جان سے زیادہ چاہیے یعنے پیغمبر
کے حکم بجالانے کو اپنی جان کے بچانے سے مقدم جانے * ویسے
ہی علی رض کی دوستی اپنی جان سے زیادہ رکھے * اور کبھی

اس محبت مین فرق نہ آوے * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ علی
رض کی سب بھی تعریف و مدح سنے تو خوش ہو * جیسے
عمر رض خوش ہوئے تھے * اور علی رض کو نہ بلا کر بادی تھی *
اور یہہ بھی معلوم کہ جو علی رض سے محبت رکھے وہ خدا کا دوست *
اور جو علی رض سے عداوت رکھے وہ خدا کا دشمن *
اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ
نُؤَمِّرُ بَعْدَکَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَکْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِیْنًا
زَاهِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ
تَجِدُوْهُ قَوِیًّا اَمِیْنًا لَا یَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ
تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا وَلَا اَرَاکُمْ فَاعِلِیْنَ تَجِدُوْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا
یَاْخُذُ بِکُمُ الطَّرِیْقَ الْمُسْتَقِیْمَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب
مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علی رض
نے نقل کیا کہ لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کسکو ہم امیر
کرین تمہارے بعد * فرمایا اگر تم حاکم کرو ابو بکر کو پاؤ گے
اُسکو امانت دار متوجہ نہونے والا دنیا مین اور رغبت رکھنے
والا آخرت مین * اور اگر تم امیر کرو عمر کو پاؤ گے اُسکو
زبردست اور امانت دار کہ نہین ڈرتا اللہ کے کام مین * برا کہنے سے
کسی برا کہنے والے کے * اور اگر حاکم کرو علی کو مگر نہین

دیکھا بین نہ انکو کہ تم کرو تو پاؤ گے اُنکو سیدھی راہ بتانیوالا سیدھی
راہ پر چلانیوالا تم کو سیدھی مضبوط راہ پر * ف * اصحابون کو نزدیک ہوا کہ
بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کون شخص حضرت
کا جانشین ہو کہ مسلمانون کا بندوبست کرے اور ہر امر مین
حکم کرے * سو خود حضرت سے پوچھا کہ آپ کے بعد کسکو
امیر کرین * حضرت نے تین شخص کا نام لیکر ہر ایک
کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ اگر تم ابوبکر کو میرے بعد اپنا
امیر بناؤ تو وہ امانت داری کریگا * کہ لوگون کے حق واجبی
واجبی ادا کریگا * اور محض دینداری کا لحاظ رکھیگا دنیا
کی طرف متوجہ نہوگا * اور اپنا کچھ فایدہ سوائے ثواب
کے اور اللہ کی رضامندی کے اُسکو منظور نہوگا * چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ ابوبکر صدیق رض اپنی خلافت کے وقت
مین کپڑا بیچا کرتے اور لوگون کا انصاف کیا کرتے تھے * اور اس
خلافت سے اُنکو یہی مقصود تھی کہ آخرت مین ثواب زیادہ
ملے * پھر فرمایا کہ اگر تم عمر کو اپنا امیر بناؤ میرے بعد تو
وہ مضبوط اور زبردست اور قوی ہی * کہ ہر نیک کام مین
مبادرت اور دست اندازی کریگا اور دل پر اُسکے
خوف نہ آویگا * اور امانت دار ہی کہ اُمت کے حقوق

واجبی ادا کریگا * اور ایسا دیندار آدمی ہی کہ اللہ کے کام
مین کسی کے برا کہنے سے نہاین ڈرتا کوئی کچھ کہا کرے * وہ اللہ
کے کام مین کسی کے برا ماننے کا اور اپنی ہجو اور مذمت
کا لحاظ نہاین کرتا * چنانچہ فی الحقیقت ایسا ہی ظاہر ہوا
کہ عمر رض کی خلافت کے وقت مین کسی کا خوف نرہا *
اور سب بکرتون ملک فتح ہوئے اور اسلام رایج ہوا * اور
حقوق سب سلمانون کے واجبی ادا ہوئے * پھر فرمایا کہ
اگر تم علی کو اپنا امیر بناؤ تو وہ ایسا مرد ہی کہ سیدھی
راہ پر ہی اور تم سب کو سیدھی راہ پر چلاویگا * اور سیدھی
راہ بتاویگا * مگر مجھکو نہین معلوم ہوتا کہ تم میرے بعد علی
کو اپنا امیر بناؤ * شاید یہہ اسواسطے فرمایا کہ علی رض کی عمر
بہ نسبت ابوبکر اور عمر رض کی کم تھی * اور دستور ہی
کہ لوگ زیادہ عمر والے کو اکثر اپنا امیر اور حاکم بناتے ہین *
چنانچہ جس روز حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی وفات ہوئی اُس
روز علی رض کی عمر تین تیس برس کی تھی * اور حضرت
ابوبکر رض کی عمر ایکسٹھہ برس کی * اور حضرت عمر رض
کی عمر پچاس برس کی * یا حضرت کو وحی سے معلوم ہوا
ہو کہ لوگ میرے بعد علی کو حاکم اور امیر اپنا بلا فصل نہ

بناوینگے * پابہہ سبب ہو کہ علی رض کو نا ایف قلوب کی ہو * غرض کہ اسمیں حدیث سے بھی ابوبکر اور عمر اور علی رضی اللہ عنہم کی مدح اور خوبیاں صاف صاف بخوبی معلوم ہوتی ہیں *

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب العشرہ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے ابوبکر پر اُسنے نکاح کر دی مجھکو اپنی بیٹی اور سوار کرا لیگیا مجھکو ہجرت کے گھر تک * اور ساتھ رہا میرے غار میں اور آزاد کیا بلال کو مول لیکر اپنے مال سے * خدا رحمت کرے عمر پر کہ بولتا ہی سچ اگرچہ کڑوا ہی * چھوڑا اُسکو حق گوئی نے کہ کوئی نہیں اُسکا دوست * خدا رحمت کرے عثمان پر شرماتے ہیں اُس سے فرشتے * خدا رحمت کرے علی پر خدایا پھیر تو حق کو اُسکے ساتھ

بندھرہ پھرتے * ف * ابوبکر رض نے اللہ و رسول کے کامون
مین اپنے آبرو اور جان اور مال سے دریغ نکیا * چنانچہ بی بی
عایشہ رض اپنی بیٹی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دی کہ صرف پیغمبری
کے لحاظ سے اور مال کا لحاظ نکیا * اور جب کہ کافرون نے
زور باندھا اور حضرت کو اور اصحابونکو ایذا دینے لگے * تب اللہ
تعالی کے حکم بموجب حضرت چھپ کر مدینے کو چلے * کچھ
دور ابوبکر صدیق رض نے اپنی پیٹھ پر حضرت کو چڑھایا اور
اپنے پانونکی انگلیونکی بھال لیے گئے تاکہ پانو کا نشان زمین پر نہ پڑے *
اور پہاڑ کے غار مین پہلے اندھیرے مین آپ جا کر غار کو صاف
کیا اُسمین ایک سوراخ تھا اُسمین اپنا انگوٹھا دیا *
اور حضرت کو ساتھ لیکر وہان رہے وہان ایک سانپ نے
اُنکا انگوٹھے مین کاٹا * اور پھر وہان پر ایک اونٹ موجود
کیا کہ اُسپر حضرت سوار ہو کر مدینے کو تشریف لیگئے *
اور بلال رض ایک کافر کے غلام تھے * ابوبکر رض نے دو
ہزار اشرفی اور کچھ زیادہ اور ایک غلام بدلے مین دیکر
اُنکو اُس سے مول لیا اور ازاد کردیا * کہ وہ حضرت کی خدمت
مین رہنے لگے * سو حضرت نے ابوبکر رض کی بہت تعریفین بیان
کین اور دعا مانگی کہ خدا اُن پر رحم کرے * پھر فرمایا کہ عمر

رضؓ سچ بولتا ہی باوجودیکہ سچ بولنا اکثر لوگونکو برا
لگتا ہی اور کڑوا معلوم ہوتا ہی * مگر وہ اسقدر سچ بولتا ہی
کہ سچ کہنے کے سبب لوگون نے اُسکو ترک کردیا * اور
کوئی اُسکا دوست نہ تہا اُسپر بہی اللہ ہی رحم کرے * اور
عثمان رضؓ کا یہہ حال ہی کہ اُسکی شرم کا حال دیکہکر
فرشتے بہی اُس سے شرماتے ہین * یعنے اسمقدمہ مین
فرشتون پر بہی اُنکو بزرگی ہی * چنانچہ کسی نے کبہی
حضرت عثمان کا بدن کہلا ہوا ندیکہا اور خود اُنہون نے اپنا بدن
ناف سے نیچے زانو تک شرم سے ندیکہا * سو حضرت نے
فرمایا کہ اُن پر خدا رحم کرے * اور علی پر بہی خدا رحم کرے
کہ اُنکے وقت مین لوگ طرح طرح پر ہونگے * سو الٰہی الله
جسطرف علی ہو اُسی طرف حق واجبی ہووے * اور جدہر
وہ متوجہ ہو اُسی جانب کو حق کو متوجہ کردے * اَخْرَجَ
التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ رضؓ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلٰى
طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ
يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ
* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکہا ہی کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ جابر رضؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے طلحہ

بن عبید اللہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو شخص دیکھا چاہے
زمین پر چلنے شہید کی طرف تو دیکھ لے طلحہ بن عبید اللہ کو *
* ف * شہید اُسکو کہتے ہیں جو اللہ کا نہایت عاشق ہو
مشتاق * اور اپنے کو اللہ کی راہ میں فدا کر دے کہ اللہ کی راہ میں
جان دینی سہل جانے بلکہ آرزو کرے * سو حضرت طلحہ
کا یہی حال تھا * سو حضرت نے فرمایا کہ جیتا شہید ہی یعنے ظاہر
میں اگرچہ یہ زمین پر چلتا پھرتا ہی * مگر حقیقت میں یہ اللہ
کی راہ میں جان دیا ہوا ہی * سو ایسا ہی ظاہر میں بھی ہوا کہ
طلحہ رض شہید ہوئے * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن جَابِرٍ رض
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَ
حَوَارِیَّ الزُّبَیرُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب العشرہ
میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے صاف باطن مخلص دوست
ہوتے ہیں اور میرا صاف باطن دوست زبیر ہی * اَخرَجَ
التِّرمِذِيُّ عَن عَلِيٍّ رض قَالَ سَمِعَت اُذُنِي مِن فِي
رَسُولِ اللہِ ﷺ یَقُولُ طَلحَۃُ وَالزُّبَیرُ جَارَايَ فِي الجَنَّۃِ
* ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب العشرہ میں لکھا ہی کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ میرے کانوں نے سُنا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منہہ سے کہ فرماتے تھے کہ طلحہ اور زبیر دونوں میرے ہمسایہ ہونگے بہشت میں * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ عَلَى حِرَاءٍ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَزُبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب العشرہ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حرا پہاڑ پر اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر سو ہلا پتھر تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہر ا رہ کہ تجھہ پر تو نبی یا صدیق یا شہید ہی * ف * نبی فرمایا اپنے تئیں اور صدیق فرمایا ابوبکر رض کو اور شہید فرمایا عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رض کو * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب العشرہ میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت میں امین ہوتا ہی * اور اِس اُمت میں امین ابو عبیدہ بن الجراح

ی * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ اَبُوبَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ملیکہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا بی بی عایشہ رض سے جب اُن سے لوگون نے پوچھا کہ کون ایسا تھا کہ اُسکو خلیفہ اپنا کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرتے تو فرمایا بی بی عایشہ نے کہ ابو بکر کو پھر پوچھا گیا کہ بعد ابو بکر کے کسکو فرمایا عمر کو پوچھا گیا کہ عمر کے بعد کسکو فرمایا کہ عبیدہ بن الجراح کو * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنَّهُ سَمِعْتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ يَقُولُ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ مین نے نہ سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ہو اپنے ماباپ کو کسی کے واسطے مگر سعد بن مالک کے واسطے سو یون ہوا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُحد کے دن

کہ فرماتے تھے کہ اے سعد تیر مار صدقے تجھ پر میرا باپ
اور میری ماں * ف * عرب میں دستور ہے کہ جس سے
محبت ہوتی ہے تو اسکو کسی باب میں کہا کرتے ہیں کہ
فدا تجھ پر میرا باپ یا فدا تجھ پر میری ماں * سو حضرت
رسول خدا ﷺ جو کسی کو یہ لفظ فرماتے تھے تو فقط
اکیلے لفظ فرماتے تھے * کہ فدا تجھ پر میری ماں یا یوں فرماتے
کہ فدا تجھ پر میرا باپ * مگر سعد رض کے حق میں احد کی
لڑائی کے دن یوں فرمایا کہ اے سعد کافروں پر تیر لگا
فدا تجھ پر میرا باپ اور میری ماں * اس سے معلوم
ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ سعد رض کو نہایت چاہتے تھے * اَخرج
التِرمذِيّ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ
لِنِسَائِهِ اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ
عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي
الْمُتَصَدِّقِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
سَقَى اللهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ
قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِاَرْبَعِينَ
اَلْفًا * ترجمہ مشکواة کے باب مناقب العشرہ میں لکھا ہے
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ

پیغمبر خدا ﷺ فرماتے تھے اپنی بی بیون سے کہ البتہ تمہارا مقدمہ ایسا ہی کہ مجھکو اندیشہ مین کردکھا کہ میرے بعد کیا ہوگا * اور ہرگز کوئی برداشت نکریگا تمپر مگر صبر کرنیوالے سچے * کہا بی بی عایشہ نے کہ اس سے حضرت کی مراد تھی کہ خرچ کرنے والے لوگ * پھر کہا بی بی عایشہ نے عبدالرحمن کے بیٹے ابوسلمہ سے کہ اللہ تیرے باپ کو جنت کے سلسبیل نہر سے پانی پلاوے * عبدالرحمن بن عوف نے دے ڈالا تھا اون کی ماؤنکو ایک باغ کہ وہ بکا چالیس ہزار کو * ف * عورتون کا مقدمہ بہت نازک ہوتا ہی خصوصا کہ ذری بات مین رنجیدہ اور ناخوش ہوجاتی ہین * خصوصا پردہ نشین بی بیوان کے واسطے ہر وقت خادم اور خدمتگار ستر انجام کار اور کارگذار ہردم موجود چاہیے * بالخصوص اُس وقت مین نہایت مشکل ہی کہ ظاہر مین کچھ وجہ معاش کے نہو * اس سبب سے حضرت کو اپنی بی بیونکے مقدمہ مین اندیشہ رہتا تھا کہ میرے بعد انکا کیا حال ہوگا * اُنکی خاطرداری اور برداشت اور کام خدمت کون کرے گا * مگر ہان جو شخص نہایت صبر کرنے والا ہو ہر بات کو برداشت کرے * اور رنج محنت مشقت اپنے اوپر گوارا کرے

اور سچا دیندار ہو * یعنے مال کو اپنے باللہ خرچ کرتا ہو *
سو بعد حضرت کے بی بی عایشہ رض نے ابو سلمہ سے
کہا کہ تیرا باپ عبد الرحمن ہمارے ساتھہ سلوک سے
پیش آیا اُسکو اللہ بہشت کی نہر کا پانی پلاوے * کہ اُس
نے پیغمبر خدا کی بی بیوں کے ساتھہ یہ سلوک کیا کہ اُنکو ایک
باغ دیا کہ وہ چالیس ہزار کو بکا * شاید چالیس ہزار اشرفی
یا چالیس ہزار درم کو کہ اُسکے نو ہزار سات سو ساتھہ
روپے ہوتے ہیں * أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ مَا
أَحَدٌ أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ
وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ * ترجمہ مشکوٰۃ
کے باب مناقب عشرہ میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ
فرمایا عمر رض نے کہ کوئی نہیں لیاقت دار زیادہ اس کام کا
اُن لوگوں سے کہ وفات پائی رسول خدا ﷺ نے اور وہ اُن سے
راضی تھے پھر نام لیے اُنکے کہ علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور
سعد اور عبد الرحمن اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن
عوف * جب عمر رض کی وفات قریب ہوئی تب اُنہوں
نے فرمایا کہ اِس خلافت کی لیاقت اُن لوگوں سے زیادہ

سے کسی میں نہیں کہ رسول خدا ﷺ زندگی میں وفات کے وقت تک اُن سے راضی رہے * اور وے یہ آٹھہ شخص ہیں جنکے نام لئے * سو اُنہیں میں سے کسی کو خلیفہ صبر سے بعد کرلو * چنانچہ اسی سبب سے حضرت علی اور اور اصحابون نے مشورہ کر کے عثمان رض کو خلیفہ کیا * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان آٹھہ شخصون کا بعد ابو بکر اور عمر رض کے برا مرتبہ تھا حضرت کے نزدیک بھی اور اصحابونکے نزدیک بھی

اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب العشرہ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد الرحمن بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر جنت میں اور عمر جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور طلحہ جنت میں اور زبیر جنت میں اور عبد الرحمن بن عوف جنت میں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں اور سعید بن زید جنت میں اور ابو عبیدہ

ہین البحر اجرت میں * ف * یعنے یہ دسون اصحاب بہشتی ہین * کہ اُنکے بہشتی ہونے مین کچھ شک و شبہہ نہین *
اَخرج التِّرمذیّ عن بریدة قال قال رسول اللہ صلعم اِنّ اللہ تبارک وتعالی اَمرنی بحبّ اَربعة و اَخبرنی اَنّہ یحبّہم قیل یا رسول اللہ سمّہم لنا قال علیّ منہم یقول ذالک ثلثا و ابو ذر و المقداد و سلمان اَمرنی بحبّہم و اَخبرنی انّہ یحبّہم * ترجمہ مشکوة کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بریدہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ خدا تبارک و تعالی نے حکم کیا مجھکو چار کی دوستی رکھنے کا * اور بتایا مجھہ کو کہ وہ یعنے اللہ دوست رکھتا ہی اُن کو * اوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نام بتاؤ اُنکے ہم کو فرمایا علی اُنہین مین سے ہی یہہ کہتے رہے تین بار اور ابوذر اور مقداد اور سلمان * حکم کیا مجھکو اُنکی دوستی کا اور مجکو خبر دی کہ وہ دوست رکھتا ہی انکو * ف * یعنے اللہ تعالی نے پیغمبر خدا صلعم سے فرمایا کہ مین اِن چارون شخصونکو چاہتا ہون اور تم بھی اُنکی محبت اپنے دل مین رکھو * سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہی کہ خود اللہ تعالی اُن کی محبت رکھتا ہی * اور اپنے حبیب کو اُنکی محبت رکھنے

کا کام دیا * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَ ابْنَايَ وَ جَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی ابن ابی طالب رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے واسطے سات اشراف نگہبان ہوتے تھے اور مجھکو ملے چودہ * ہم نے عرض کیا کہ وے کون ہیں فرمایا میں * یعنے علی * اور میرے دونوں بیٹے * یعنے حسن اور حسین * اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر اور مقداد * ف * جعفر رض علی رض کے بھائی تھے اور حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے تھے * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ میں نے سنا نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے

کہ ہلگیا عرش خدا کا بسبب مرنے سعد بن معاذ کے
* ف * جو لوگ اللہ کے مقبول ہوا کرتے ہیں اُنکو سب
مخلوق اللہ کے سوا ے شیطان کے چاہتی ہی اور سب
اُنکی تعظیم کرتے ہیں * اور جب تک وے دنیا مین رہیں سب
اُنکے واسطے دعا کرتے ہیں * اور جب اُنکی وفات ہوتی ہی
تو سب مخلوقات کو غم ہوتا ہی * اور جس مکان مین اُسکی
روح جا کر رہتی ہی وہ مکان اور وہان کے فرشتے خوشی کرتے
ہیں * کہ یہ مقبول شخص ہمارے پاس آیا * تو جب سعد بن
معاذ رض کی وفات ہوئی اور اُنکی روح عرش معلی کو پہنچی
تو عرش خوشی مین آیا * اور اُنکی روح کے استقبال
کرنے کو ہلا * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ
سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ لِلاَنصَارِ لاَ یُحِبُّهُم اِلاَّ مُؤمِنٌ
وَلاَ یُبغِضُهُم اِلاَّ مُنَافِقٌ فَمَن اَحَبَّهُم اَحَبَّهُ اللّٰہُ وَمَن
اَبغَضَهُم اَبغَضَهُ اللّٰہُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب
مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ براء بن عازب
نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے
انصار کے حق مین کہ اُنکو دوست وہی رکھیگا جو مومن ہوگا *
اور اُن سے بغض وہی رکھیگا جو دل مین اپنے کفر رکھتا

ہوگا * سو جو کوئی محبت رکھے اُن سے محبت رکھے اُس سے اللہ * اور جو اُن سے بغض رکھے اللہ اُس سے بغض رکھے * ف * حضرت نے انصار کی محبت ایمان کی نشانی بتائی اور اُنکی عداوت کفر کی علامت فرمائی * اور انصار کے دوستوں کو دعا دی * اور جو اُن سے بغض رکھے اُسکو بد دعا کی * تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار سے محبت رکھنے والے اوسکے مومن ہیں اللہ کے محبوب * اور انصار سے بغض رکھنے والے منافق ہیں کہ ظاہر میں اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور حقیقت میں کافر ہیں خدا کے مغضوب *

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ ﷺ لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ * ترجمہ مشکواۃ کے باب جامع المناقب میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر نہوتی ہجرت تو میں ہوتا ایک شخص انصار میں سے * اور اگر چلیں سب لوگ ایک راہ پر یا گھاٹی پر اور چلیں انصار اور راہ یا گھاٹی پر * تو مقرر میں چلوں انصار کی راہ اور گھاٹی

ہر انصار ایسے ہیں جیسے بدن سے لگا ہوا کپڑا اور سارے لوگ ایسے ہیں جیسے اوپر کا کپڑا * ف * یعنے انصار کا یہہ مرتبہ اور بزرگی ہی کہ خود حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوئی ہوتی اور نہیں مہاجرین میں شمار نہوتا * تو اپنے کو انہیں انصاروں میں گنتا اور انہیں کی طرف اپنے کو نسبت کرتا * اور اگر ساری دنیا کی اور راہ ہو جاوے اور انصار کی اور راہ * تو میں انصار ہی کی راہ وروش اختیار کروں * اور انصار میرے ساتھہ ایسے ہیں جیسے استر بدن سے لگا ہوتا ہی کہ اُس سے بدن کو آرام ہوتا ہی * اور سارے مخلوق میرے ساتھہ ایسے ہیں جیسی چادر وغیرہ اوپر کا کپڑا ہوتا ہی * صرف زینت کے واسطے بدن کو اُس سے کچھ فایدہ نہیں * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ * ترجمہ مشکواۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا انصار کے حق مین کہ مین بندہ اللہ کا اور اُس کا رسول ہون * ہجرت کی مین نے اللہ کی طرف متوجہ ہوکر تمہاری

طرف * زندگی کی جگہہ میری زندگی کی جگہہ تمہاری ہی * اور موت کی جگہہ میری موت کی جگہہ تمہاری ہی ۱۲ * ف * یعنے انصار سے فرمایا کہ میرا تمہارا زیست موت کا ساتھہ ہی مین تمکو چھوڑ کر علاحدہ نہوؤنگا * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلعم قَالَ لِلْاَنْصَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ * ترجمہ مشکواۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا انصار کو کہ خدا گواہ ہی کہ تم سب آدمیون سے زیادہ دوست ہو مجھکو خدا شاہد ہی کہ تم سب لوگون سے زیادہ محبوب ہو مجھکو * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلعم وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَأْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَالِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ قَدْ قَضَوا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ سو باہر آئے پیغمبر خدا صلعم اور اُس وقت باندھے تھے اپنے سر پر

ایک چادر کا کنارہ * تو چڑھے منبر پر کہ بعد اُسکے دن کے پھر نہ چڑھے * تب حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی اللہ پر * پھر فرمایا کہ مین وصیت کرتا ہون تمکو انصار کے واسطے کہ وے میرے رازدار اور بھیدی ہین * اُنہون نے ادا کیا جو حق اُن پر تھا اور باقی رہا جو حق اُنکا ہی سو قبول کرو اُنکے نیکون سے اور درگذر کرو اُنکے بدون سے * ف * یعنے انصار مین سے جس شخص سے کچھ نیکی بن پڑے اُس نیکی کو قبول کریو اور اُسکو مقبول جانیو * اور اُن مین سے اگر کسی سے کچھ بدی ہو جاوے اور برا کام ہو پڑے تو معاف کریو اور درگذر کیجو * اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی انصاری سے کچھ بدی ہو گئی تو اُس پر طعن درست نہین * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ * * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا ﷺ کہ بار خدایا بخشدے انصار کو اور انصار کی اولاد کو * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ

لَكُمُ الْجَنَّةُ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رضؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالی نے خبردار ہوا بدر والون پر سو فرمایا اُنکو کہ جو چاہو کرو واجب تو ہو ہی چکی تمہارے لئے بہشت * ف * یعنے جو اصحاب کہ جنگ بدر مین حضرت کے ساتھہ تھے اُنکو اللہ تعالی نے فرمادیا کہ تمہارے واسطے بہشت واجب ہو چکی اب جو چاہو سو کرو * یعنے اب اگر کوئی گناہ بھی تم سے ہو جاوے سو معاف ہی * سو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی کو علم تھا اس بات کا کہ اُن سے گناہ ایسے ہونگے * کہ دوزخ کے سزاوار بے لوگ ہووین * شاید اس سبب سے اُنکو اللہ تعالی نے یون فرمادیا * غرض کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدر کی لڑائی والے اصحاب کا بڑا مرتبہ ہی کہ اُنکے گناہ معاف ہین * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْكَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ رفاعہ بن رافع نے نقل کیا کہ جبرئیل نے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر پوچھا کہ تم کیسا جانتے ہو بدر کی لڑائی والے اصحابونکو اپنے بیچ مین * فرمایا حضرت نے کہ بہتر سب مسلمانون سے جا فرمائی ایسی ہی بات * کہا جبریل نے کہ اور ایسے ہی جو فرشتے حاضر ہوئے بدر کی لڑائی مین فرشتون مین سے * ف * بدر کی لڑائی مین فرشتے آئے تھے اور حضرت کے ساتھ ہو کر کافرون سے لڑے تھے * سو جبریل علیہ السلام نے کہا کہ جیسا تم بدر والے اصحابونکو سب سے افضل جانتے ہو ویسے ہی ہم سب فرشتے فرشتون مین سے اُن فرشتونکو اچھا اور افضل جانتے ہین جو بدر مین حاضر ہوئے تھے * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اُمید ہی کہ نہ داخل ہوگا آگ مین انشاء اللہ تعالی جو شخص موجود ہوا بدر اور حدیبیہ کی لڑائی مین * ف * بدر اور حدیبیہ مکانون کے نام ہین جہان کافرون پر جہاد ہوا اور اس مقام پر کلمہ انشاء اللہ تعالی کا ادب اور تبرک کا حضرت نے فرمایا * اَخْرَجَ

الشَّیْخَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَۃٍ قَالَ لَنَا النَّبِیُّ ﷺ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز ہم ایک ہزار چار سو اصحاب تھے * ہمکو پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ آج تم بہتر ہو سب زمین والون سے * ف * یعنے جتنے آدمی زمین پر ہین کسی کا ایسا مرتبہ نہین جیسا بہتر اُن اصحابون کا مرتبہ ہی * المقصود اِن آیتون اور حدیثون سے جو ذکر ہوئین بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت کے سب اصحاب خواہ مہاجر خواہ انصار سب مسلمانون سے بہتر اور افضل * اور اللہ تعالی کے مقبول اور پیغمبر خدا ﷺ کے محبوب تھے بالکل جنات اور انسان سے اُنکا مرتبہ بہت بڑا ہی * پھر اُن مین جو لوگ بدر اور اُحد اور حدیبیہ وغیرہ لڑائیون مین حضرت کے ساتھہ جہاد مین شریک تھے اُنکا مرتبہ افضل ہی * پھر اُن سے زیادہ چارون خلیفون کا رتبہ بڑا ہی * اور اُن مین حضرت عبد اللہ یعنے ابوبکر صدیق اور عمر رض کا درجہ بڑا ہی * اور اُن دونون مین حضرت عبد اللہ یعنے ابو بکر رض کا مرتبہ فضل ہی * اب آگے حضرت کے اہلبیت کا مرتبہ دریافت کیا جاے

* اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِي يُرِيبُنِي مَا اَرَابَهَا * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مسور بن مخرمہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ ایک ٹکڑا میرے بدن کا ہی * سو جس نے غصے کیا اُسکو تو غصے کیا مجھکو بری لگتی ہی مجھکو وہ چیز جو ستاوے اُسکو *

* اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ کیا تو خوش نہووے جو تو سردار ہووے بہشت کی سب عورتونکی * ف * یعنے اے فاطمہ تو بہشت کی سب عورتونکی سردار ہی * سو تو خوش ہو *

* اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاطِمَةُ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ سب آدمیون سے

زیادہ دوست تھے رسول خدا ﷺ کو بی بی فاطمہ * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ براء رض نے نقل کیا کہ میں نے دیکھا پیغمبر خدا ﷺ کو اور علی رض کے بیٹے حسن اُنکے کاندھے پر تھے فرماتے تھے کہ ای اللہ میں چاہتا ہوں اسکو سو تو بھی دوست رکھہ اسکو * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنَ النَّھَارِ حَتّٰی اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَۃَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا صَاحِبَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ میں نکلا رسول خدا ﷺ کے ساتھہ تھوڑے سے دن میں جب آئے فاطمہ کے ڈیرے پر تو فرمایا کہ کیا یہاں لڑکا ہی کیا یہاں لڑکا ہی یعنے حسن تو دیر نکی کہ آئے حسن دوڑتے ناآنکہ گردن میں باہیں ڈالیں ہر ایک نے

اُن دونون مین سے اپنے صاحب کے * پھر فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ خدایا مین محبت رکھتا ہون اِس سے تو تو بھی محبت رکھہ اِس سے * اور محبت رکھہ اُس سے جو شخص محبت رکھے اِس سے * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو بکرہ نے نقل کیا کہ مین نے دیکھا رسول خدا ﷺ کو منبر پر اور حسن بن علی اُنکے پہلو پر تھے اور رسول خدا ﷺ متوجہ ہوتے تھے لوگون کی طرف ایک دفعہ اور حسن پر دوسری بار * اور فرماتے تھے کہ یہہ میرا بیٹا سید ہی * اور اُمید یہہ ہی کہ اللہ صلح یعنے درستی کرے اُسکے سبب بڑی دو جتھون مین مسلمانون کے * ف * چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام نے خلافت حضرت معاویہ رضی کو سپرد کی تو مسلمانون مین صلح ہوگئی اور لڑائی نہونے پائی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللہِ ﷺ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ یعلی بن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسین مجھسے ہی اور مین حسین سے * دوست رکھے اللہ اُسکو جو دوست رکھے حسین کو * حسین ایک سبط ہی سبطوں میں سے * ف * سبط کہتے ہیں اولاد کو اور اسباط حضرت یعقوب کی اولاد کو کہتے ہیں کہ وے بارہ بیتے تھے * اور ہر ایک کی بہت سی اولاد ہوئی * سو فرمایا کہ حسین کا بھی ایسا ہی حال ہے * اسمین اشارہ ہی کہ اُنکی نسل بہت جاری ہوگی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ حَامِلُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ نِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَ *

ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ لیے ہوئے تھے حسین بن علی رض کو اپنے کاندھے پر * سو کہا ایک شخص نے کہ خوب سواری ہی جسپر

تو سوار ہوا ای لڑکے * تو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ
خوب سوار ہی وہ * ف * یعنے اب امر بہ اور کسی کا
کاہیکو ہوگا کہ محبوب خدا کے کاندھے پر سوار ہو *
اَخرَجَ اَحمَدُ عَنِ ابنِ عَبّاسٍ رض اَنَّهُ قَالَ رَاَیتُ النَّبِیَّ
ﷺ فِیمَا یَرَی النَّائِمُ ذَاتَ یَومٍ بِنِصفِ النَّهَارِ اَشعَثَ
اَغبَرَ بِیَدِهٖ قَارُورَةٌ فِیهَا دَمٌ فَقُلتُ بِاَبِی اَنتَ وَاُمِّی
مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الحُسَینِ وَاَصحَابِهٖ لَم اَزَل اَلتَقِطُهُ
مُنذُ الیَومِ فَاَحصَی ذٰلِكَ الوَقتَ فَاُجِدَ قُتِلَ ذٰلِكَ الوَقتِ *
ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی
کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ مین نے
دیکھا پیغمبر خدا ﷺ کو جسمین دیکھتا ہی سوتا ایک دن دوپہر
کو * بال پریشان غبار آلودہ اُنکے ہاتھہ مین ایک شیشا کہ
اُسمین خون ہی * تو مین نے عرض کیا کہ صدقے تجھہ پر میرا باپ
اور میری مان یہہ کیا ہی * فرمایا یہہ خون ہی حسین کا اور
اُسکے ساتھیون کا * بٹورا کرتا ہون مین اِسکو آج شروع دن
سے * ابن عباس نے کہا جو شمار کرتا ہون مین اُسدن کو
تا کہ پاؤن قتل اُسدن کا * ف * یہہ خواب حضرت ابن
عباس رض نے کربلا کی لڑائی کے پہلے دیکھا تھا * سو وہ

آرزومند تھے * کہ اگر مین اُسوقت مین ہون تو مین بھی امام حسین علیہ السلام کے ساتھہ شہید ہون * تو اُسوقت کے منتظر رہا کرتے تھے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسین علیہ السلام کے شہید ہونے سے حضرت پیغمبر خدا صلعم کی روح مبارک کو کمال تشویش ہوئی اور گھبرا گئی * اور یہان جو حضرت امام پر رنج و تکلیف ہوئی اُسکا حال دریافت کرکے عالم ارواح مین حضرت کو رنج ہوا اور مغموم ہوئے * تو مسلمان کو چاہیے کہ جب امام علیہ السلام کا حال سنے تو افسوس کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے * اور جانے کہ عبداللہ بن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر خونی وغیرہ مردودون نے باجازت یزید پلید کے حضرت امام کو رنج پہنچایا نہایت بری حرکت کی * مسلمان کو لازم ہی کہ ایسی حرکت نکرے کہ جسمین حضرت کو یا حضرت کے اہل بیت کو دنیا یا آخرت مین رنج پہنچے * تو اب اُس واقعہ کربلا کی ہرسال نقل کرنی گویا حضرت کی روح کو ہرسال رنج پہنچانا ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلعم لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ھٰذَانِ اِبْنَایَ وَاَبْنَاءُ اِبْنَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ

یُحِبُّهُمَا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ زید کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن حسین علیہما السلام کے حق مین فرمایا کہ یہ دونون میرے بیٹے ہیٔن اور میری بیٹی کے بیٹے ہیٔن * الٰہی مین دوست رکھتا ہون ان دونون کو سو تو بھی دوست رکھہ انکو * اور دوست رکھہ اسکو جو دوست رکھے انکو * اخرج الترمذی عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذا ملک لم ینزل الی الارض قط قبل هٰذہ اللیلۃ استأذن ربہ ان یسلم علیّ و یبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اهل الجنۃ و ان الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنۃ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ حذیفہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ نہ اترا زمین پر کبھی اس رات سے پہلے اجازت مانگی اس نے اپنے رب سے کہ مجھہ کو سلام کرے اور مجھکو خوشخبری دے اس بات کی کہ فاطمہ سردار ہیٔن بہشت کی سب عورتونکے * اور یہہ کہ حسن اور حسین دونون سردار ہیٔن بہشت کے جوانون کے * اخرج الترمذی عن زید بن

أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے حق مین کہ مین لڑوں اُن سے جو لڑے اُن سے اور صلح کرون اُس سے جو صلح کرے اُن سے * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ باہر آئے پیغمبر خدا ﷺ صبح کو اوڑھے ہوئے ایک کمبلی کہ اُس پر سیاہ بالون کے نقش تھے * پھر آئے حسن تو لے لیا اُنکو پھر آئے حسین تو لے لیا اُنکو پھر آئین فاطمہ تو لے لیا اُنکو پھر آئے علی تو لے لیا اُنکو * یعنے کمبلی کے اندر * پھر فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہی

کر دور کرے تم سے گندگی اے اہل بیت اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے * ف * کلام اللہ میں اللہ تعالی نے حضرت کی بی بیوں اور گھر والوں کے حق میں فرمایا کہ اللہ تعالی یہی چاہتا ہے کہ دور کرنے تمسے گندی باتیں اے گھر والو اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے * اس آیت سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہہ آیت صرف حضرت کی بی بیوں کے حق میں ہے * سو حضرت نے امام حسن اور امام حسین اور علی مرتضی اور بی بی فاطمہ رض کو ایک کملی میں اپنے گود میں لیکر وہ آیت پڑھی تو مطلب یہہ تھا کہ اُن کے حق میں یہہ دعا بھی ہو جاوے * اور لوگ سمجھایں کہ اِس آیت کے حکم میں یہ پانچوں شخص بھی شامل ہیں صرف بی بیاں نہیں * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِیًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰۤؤُلَاۤءِ اَهْلُ بَیْتِیْ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل بیت میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ سعد بن ابی وقاص رض نے نقل کیا کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی کہ ندع ابناءنا وابناءکم الخ * بلایا پیغمبر خدا ﷺ نے علی اور

فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو پھر فرمایا کہ خدایا یہہ میرے اہل بیت ہیں * ف * نصاریٰ حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بتاتے تھے جب خدا تعالی نے قرآن مین فرمایا کہ حضرت عیسی بندے ہیں * اور جیسے اللہ تعالی نے حضرت آدم کو بے ماباپ کے صرف اپنے حکم سے پیدا کیا تھا ویسے ہی حضرت عیسی کو بھی بے باپ کے پیدا کیا * نصاری نے نہ مانا اور پیغمبر خدا ﷺ کو جانا کہ انکا مذہب غلط ہی * اور اپنا مذہب سچا جانا * تب یہہ آیت اُتری سورۂ آل عمران مین خدا تعالی نے فرمایا کہ ای پیغمبر تو ان نصاری سے کہہ کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاوین اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ * اور ہم اپنے یہان کی عورتوں کو بلاوین اور تم اپنے یہان کی عورتون کو بلاؤ * اور ہم آپ ہین اور تم آپ ہو اور سب ملکر جھوٹھوں پر بددعا کریں * تو جب یہہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا ﷺ نے علی مرتضی کو اور بی بی فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلا کر اپنے ساتھہ لیا اور اللہ تعالی سے عرض کیا کہ الٰہی یہہ میرے گھر والے ہین * یعنے میرے بیٹے اور گھر والے یے ہین * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ حضرت علی اور امام حسن

اور امام حسین کو اپنا بیٹا جانتے تھے * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ الرَّجُلِ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی، کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد المطلب بن ربیعہ نے نقل کیا کہ عباس رض آئی رسول خدا ﷺ پاس ناخوش کہ ہوئے اور مین اُن کے پاس تھا * سو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ کس چیز نے غصے کیا تجھکو * کہا یا رسول اللہ کیا ہوا ہی ہمارے ساتھ قریش کو کہ جب وے باہم ملتی ہین آپسمین تو ملتے خوش ہوتے ہوئے ہنستی پیشانی سے * اور جب ملتے ہین ہم سے تو ملتے ہین بغیر اُسکے * تو غصہ ہوئے رسول خدا ﷺ اسقدر کہ سرخ ہو گیا چہرا پھر فرمایا کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھہ مین ہی میری جان ہرگز نہ پیٹھیگا آدمی کے دل مین ایمان

جب تک دوست نرکھے تمکو اللہ کے واسطے اور اللہ کے رسول کے واسطے * پھر فرمایا ای لوگو جسنے ایذا دی میرے چچا کو تو اُسنے ایذا دی مجھکو * چچا آدمی کا ہو برابر ہوتاہی اُسکے باپ کے * ف * عباس رضی اللہ عنہ رسول خدا ﷺ کے چچا تھے اُنسے بعضے لوگ خوش نہ تھے * تب اُنہون نے حضرت سے شکایت کی * تب حضرت نے فرمایا کہ میرے چچا اور اہل بیت سے جو کوئی دوستی اور محبت نرکھے اُسکا ایمان ہی نہین * اور جو میرے چچا کو ایذا اور رنج دے اُسنے مجھکو ایذا دی * اسواسطے کہ چچا ہر شخص کا اُسکے باپ کے برابر کا بھائی ہوتاہی * بھلا کوئی کسی کی تعظیم کرے اور اُسکے باپ کی تعظیم نکرے تو وہ شخص خوش ہوگا * * أخرج رزين عن ابن عبّاس قال قال رسول الله ﷺ للعبّاس إذا كان غداة الاثنين فأتني أنت وولدك حتى أدعو لكم بدعوة ينفعك الله بها وولدك فغدا وغدونا معه وألبسنا كساءه ثمّ قال اللّهمّ اغفر للعبّاس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنبا اللّهمّ احفظه في ولده واجعل الخلافة

بَاقِیَۃً فِی عَقِبِہٖ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے عباس کو جب ہو صبح پیر کے دن کے تو آئیو میرے پاس اور تیرا بیٹا * تو مین دعا کرون تمہارے لئے ایسی دعا کہ اُس سے فائدہ کرے خدا تیرا اور تیرے بیٹے کا * پھر صبح کی عباس رض نے اور مین نے اُنکے ساتھہ اور اُڑہائی پیغمبر خدا ﷺ نے ہم دونون کو چادر اپنی * پھر دعا کی کہ ای اللہ بخشدے عباس کو اور اُسکے بیٹے کو بخشش ظاہری اور باطنی کہ نہ چھوڑے کسی گناہ کو اور بچائے رکھہ اُسکا اُسکی اولاد مین * اور کردے خلافت باقی اُسکے پیچھے * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَنَّ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَا کُنَّا نَدْعُوْہُ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَائِھِمْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر رض نے نقل کیا کہ زید بن حارثہ پیغمبر خدا ﷺ کے چھوکرے کو ہم پکارا کرتے تھے زید بن محمد کہکر * جب تک اُتری آیت قرآن مین کہ پکارو بنائے ہوئے بیٹون کو اُنکے باپونکی طرف نسبت کر کے

* ف * زید ایک شخص تھے کہ حضرت نے اُنکو بیٹا کیا تھا * تو سب اصحاب اُنکو محمد ﷺ کا بیٹا کہا کرتے تھے * جب یہہ آیت نازل ہوئی کہ جسکا بیٹا ہو اُسیکا بیٹا کہو * اور جس نے بیٹا بنایا ہو اُسکا بیٹا کہنا کچھ ضرور نہیں * تب صحابہ نے زید بن محمد کہنا موقوف کیا اور زید بن حارثہ کہنے لگے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ سب زیدرض کو اہل بیت مین شمار کرتے تھے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتَّى أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ ارادہ کیا نبی ﷺ نے کہ خود پاک کرین غلاظت اُسامہ کی ناک سے * عرض کیا بی بی عایشہ نے کہ چھوڑ دیجیے مجہکو کہ مین کرون * فرمایا کہ ای عایشہ محبت رکھہ اس سے کہ مین محبت رکھتا ہون اُس سے * ف * زید حضرت کے متبنے بیٹے تھے اُنکے بیٹے تھے یہہ اُسامہ سو اُنکی لڑکائی کا یہہ ذکر ہی * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا دَخَلَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ

اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ رض نے نقل کیا کہ عباس اور علی رض آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو کہے کہ ہم آئے ہین ای رسول خدا آپ پاس پوچھتے ہین کہ کوئی مرد تمہارے گھر والون مین سے تمکو زیادہ دوست ہی * فرمایا مجھکو زیادہ دوست اپنے سب گھر والون مین سے وہ ہی کہ اُسپر اللہ نے فضل کیا * اور مین نے احسان کیا اُسپر اسامہ زید کا بیٹا * پوچھا اُسکے بعد فرمایا علی ابی طالب کا بیٹا * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو اُسامہ سے کمال محبت تھی * اخرج الشیخان عن علی رض قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِهَا خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ازواج النبی مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ افضل سب عورتون سے اُس اُمت مین عمران کی بیٹی بی بی مریم * اور افضل سب عورتون سے اس

اسد بن خویلد کی بیٹی بی بی خدیجہ * ف * مریم نام ہی عیسی پیغمبر علیہ السلام کی ماں کا * اور بی بی خدیجہ نام ہمارے پیغمبر صاحب کی زوجہ کا * اخرج الترمذی عن عایشۃ ان جبرئیل جاء بصورتہا فی خرقۃ حریر خضراء الی رسول اللہ ﷺ فقال ہذہ زوجتک فی الدنیا والاخرۃ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ازواج النبی مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ جبرئیل لائے صورت بی بی عایشہ کی سبز ریشمی کپڑے مین پیغمبر خدا ﷺ کے پاس پھر کہا کہ یہہ زوجہ تمھاری ہی دنیا اور آخرت مین * ف * یعنے بی بی عایشہ کی تصویر حضرت جبرئیل پیغمبر خدا ﷺ کے پاس لائے اور کہا کہ یہہ بی بی دنیا مین اور بہشت مین دونون جہان مین آپ کی زوجہ ہی * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے دنیا اور بہشت دونون جہان کے واسطے بی بی عایشہ کو پسند کرکے حضرت کی زوجہ بنایا تھا * اخرج الشیخان عن عایشۃ رض قالت ان الناس یتحرون بہدایاہم یوم عایشۃ یبتغون بذالک مرضات رسول اللہ ﷺ فکلمت ام سلمۃ رسول اللہ ﷺ ان یقول من اراد ان یہدی الی

رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَلْيُهْدِ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ نے نقل کیا کہ لوگ قصد کرتے تھے اپنے تحفے بھیجنے کو بی بی عایشہ کے دن * چاہتے تھے اس سے خوشی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی * تب بولین بی بی ام سلمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرماوین کہ جو چاہے کہ تحفہ بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو چاہیے کہ تحفہ بھیجے اُنکو جہان کہین کہ وہ ہووین * تو فرمایا اُنکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ایذا دے مجھکو عایشہ کے مقدمہ مین اسواسطے کہ وحی مجھکو نہین آتی ہی جب مین اور عورت کے ساتھہ سوتا ہون مگر عایشہ کے * بولین کہ مین توبہ مانگتی ہون خدا سے تمہاری ایذا سے * پھر بلایا بی بیون نے بی بی فاطمہ کو اور بھیجا اُنکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تب باتین کین اُنہون نے اُن سے * تو فرمایا کہ اے

بیسی کیا تو نہ چاہے جو میں چاہوں کہا کیوں نہیں * فرمایا تو محبت رکھہ اس سے * ف * حضرت کا دستور تھا کہ ہر بی بی کے گھر باری باری سے رات کو آرام کرتے تھے * اور بی بی عایشہ سے محبت زیادہ رکھتے تھے * تو کوئی شخص جو آپ کو تحفہ بھیجتا تو جس بی بی کے گھر آپ اُس رات ہوتے تو وہ چیز اُسی بی بی کے خرچ مین آتی * تو جس شب کو پیغمبر صاحب بی بی عایشہ کے گھر تشریف رکھتے تو اُس رات کو لوگ اکثر اپنے اپنے تحفے بھیجتے * تا کہ بی بی عایشہ رض کے خرچ مین آوے اور حضرت زیادہ خوش ہوں * یہہ حال دیکھہ کر بی بی ام سلمہ رض نے کہ وہ بھی حضرت کی زوجہ تھاین * حضرت سے عرض کیا کہ لوگوں سے فرماوین * کہ جب چاہین تب تحفہ آپکو بھیجا کرین کسی ہی بی بی کے گھر آپ ہوں * حضرت عایشہ کی باری کی شب کی تخصیص لوگ کیوں کرتے ہین * اس بات سے حضرت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ تم عایشہ پر رشک نکرو کہ مجھکو برا لگتا ہی * اور سواے اس کے عایشہ کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بھی زیادہ ہی * کہ جب مین اور کسی بی بی کے گھر سوتا ہوں تو وحی نہین

آتی مگر عایشہ کے گھر جب مین سوتا ہون تو وحی آتی ہی * یہہ بات سنکر بی بیون کو معلوم ہوا کہ حضرت ناخوش ہوگئے * تو بی بی فاطمہ رض کو بلایا کہ جاکر حضرت کو سمجھاوین * بس اُنہون نے جا کر حضرت کی خدمت مین اس مقدمہ مین کلام کیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای بیٹی جو بات مین چاہون وہی بات تجھکو چاہنا چاہیے * اور مین عایشہ سے محبت رکھتا ہون تو تو بھی اُس سے محبت رکھہ * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو بی بی عایشہ سے کمال محبت تھی * اور جو کوئی اُن سے محبت ایمانی رکھتا تھا وہ حضرت کو بھی اچھا معلوم ہوتا تھا * اور جو اُن سے محبت کم رکھے وہ حضرت کو برا معلوم ہوتا تھا * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب بدء الخلق وذکر الانبیاء مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو موسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ بزرگی عایشہ کی سب عورتون پر جیسی بزرگی ثرید کی سب کھانون پر * ف * ثرید ایک طرح کا کھانا ہوتا ہی کہ عرب کے لوگ اُسکو کمال رغبت سے کھاتے

ہیں * اور سب اقسام کے کھانوں سے افضل جانتے ہیں

* اَخرَجَ مُسْلِمٌ عَن زَیدِ بنِ اَرقَمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ یَوْمًا فِینَا خَطِیبًا بِمَاءٍ یُدعیٰ خُمًّا بَینَ مَکَّةَ وَالْمَدِینَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنیٰ عَلَیهِ وَوَعَظَ وَذَکَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعدُ اَلَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوشِكُ اَن یَاتِیَنِی رَسُولُ رَبِّی فَاُجِیبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِیکُمُ الثَّقَلَینِ اَوَّلُهُمَا کِتَابُ اللهِ فِیهِ الْهُدیٰ وَالنُّورُ هُوَ حَبلُ اللهِ مَنِ اتَّبَعَهُ کَانَ عَلَی الْهُدیٰ وَمَن تَرَکَهُ کَانَ عَلَی الضَّلَالَةِ فَخُذُوا بِکِتَابِ اللهِ وَاستَمسِکُوا بِهِ فَحَثَّ عَلیٰ کِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِیهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهلُ بَیتِی اُذَکِّرُکُمُ اللهَ فِی اَهلِ بَیتِی اُذَکِّرُکُمُ اللهَ فِی اَهلِ بَیتِی اُذَکِّرُکُمُ اللهَ فِی اَهلِ بَیتِی * وَفِی رِوَایَةٍ وَعِترَتِی وَاَهلُ بَیتِی وَلَن یَتَفَرَّقَا حَتّیٰ یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوضَ فَانْظُرُوا کَیفَ تَخْلُفُونِی فِیهِمَا * وَفِی رِوَایَةٍ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّی تَرَکتُ فِیکُم مَا اِن اَخَذتُم بِهِ لَن تَضِلُّوا کِتَابَ اللهِ وَعِترَتِی اَهلَ بَیتِی * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ کھڑے ہوئے رسول خدا ﷺ ایک دن ہمارے بیچ میں خطبہ پڑھنے کو پانی پر جسکو

کھڑے ہوئے خم کے اور مدینہ کے بیچ مین سو تعریف کی اللہ کی اور ثنا کہی اللہ پر اور نصیحت کی اور پند دی * پھر فرمایا کہ بعد اسکے یہہ ہی کہ خبردار رہو ای لوگو کہ مین تو آدمی ہی ہون اب آویگا میرے پاس قاصد میرے رب کا یعنے ملک الموت سو مین کہنا مانونگا * یعنے وفات پاونگا * سو مین چھوڑتا ہون تم مین دو چیزین * اول اُن مین سے کتاب ہی اللہ کی کہ وہ رسی ہی اللہ کی طرف سے جو اُس پر چلے وہ ہو نیک راہ پر اور جس نے اُسکو چھوڑا وہ ہوا گمراہی پر * اُسمین نیک راہ اور نور ہی * تو عمل کرو اللہ کی کتاب پر اور مضبوط پکڑو اُسکو * تو حرص دلائی اللہ کی کتاب پر اور رغبت دلائی اُسمین پھر فرمایا اور میرے اہل بیت * یاد دلاتا ہون مین تم کو اللہ کو اپنے اہل بیت مین یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ کو اپنے اہل بیت مین یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ کو اپنے اہل بیت مین * اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا کہ عترت میری گھر والے میرے * اور ہرگز جدا نہونگی کتاب اور عترت جب تک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر * سو لحاظ رکھو کہ کیسا ہوے پیچھے تم کروگے اُنکے مقدمے مین * اور ایک روایت مین یون

ہی کہ فرمایا کہ ای لوگو میں نے چھوڑتی تم میں وہ چیز کہ اگر اختیار کرو اُسکو ہرگز گمراہ نہو * اللہ کی کتاب اور میری عترت گھروالے میرے * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ کا اور اہل بیت کا ایک سان مرتبہ ہی * جیسی اُسکی تعظیم چاہئے ویسی ہی اُنکی چاہئے * اور جیسے کلام اللہ سبب ہدایت کا ہی * ویسی ہی اہل بیت سبب ہدایت کے ہیں * چنانچہ یہی سبب ہی کہ اولیاء اللہ کے طریقے سب اہل بیت پر منتہی ہوتے ہیں * اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوکُمْ مِنْ نِعَمِہٖ وَاَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوا اَھْلَ بَیْتِي لِحُبِّي * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ محبت رکھو اللہ سے اسواسطے کہ وہ تمکو کھلاتا ہی اپنی نعمتیں * اور محبت رکھو مجھسے اللہ کی محبت کے سبب * اور محبت رکھو میرے اہل البیت سے میری محبت کے سبب * اَخرَجَ اَحمَدُ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَھْلِ بَیْتِي فِیکُمْ مَثَلُ سَفِینَۃِ نُوحٍ مَنْ رَکِبَھَا

نَجیٰ وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو ذر رض نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار ہو رہو * کہ مثال میرے اہل بیت کی تمہارے بیچ مین ایسی ہی جیسی ناو حضرت نوح کی * جو سوار ہوا اُس پر بچا اور جو چھوٹ رہا اُس سے وہ ہلاک ہوا

* ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل بیت سے محبت رکھے اور اُنکا روبہ طریقہ اختیار کرے اور اہل بیت کے طریق مین داخل ہو وہ کفر اور دوزخ سے نجات پاوے * جیسے حضرت نوح کی کشتی مین جو لوگ سوار ہوئے تھے وے طوفان سے بچ گئے تھے * اور جو شخص اہل بیت سے پھرے اور مخالفت کرے اور اہل بیت کے طریق مین نہ داخل ہو وہ ہلاکت مین پڑے * جیسے نوح علیہ السلام کے وقت مین جو لوگ کشتی مین نہ سوار ہوئے وے سب ڈوب گئے * اور ایک بیٹا خود نوح علیہ السلام کا بھی سوار نہوا تھا وہ بھی ڈوب گیا * اور نوح علیہ السلام کے اہل بیت مین داخل نرہا * پھر اب اگر کوئی سید مخالفت اہل بیت کی روبہ اور طریقہ کی اختیار کرے * تو وہ بھی ہلاکت

مین ہر آنے اور اہل بیت حقیقی مین شمار رہو * پھر اُنکے
ساتھہ جو ہووے وہ بھی ہلاک ہو * اور جو شخص پیغمبر کے اہل
بیت کے طریق کو اختیار کرے وہ اہل جنت مین ہو اور
نجات پاوے * جیسے نوح علیہ السلام کی کشتی مین
سوار ہونے والون نے طوفان سے نجات پائی * جاننا
چاہئے کہ جیسے حضرت نے اہل بیت کو موجب نجات کے
بتایا ویسے ہی اپنے اصحابون کو موجب امن کے فرمایا *
اَخرَجَ مُسلِمٌ عَن اَبِي بُردَةَ عَن اَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلنُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصحَابِي فَاِذَا ذَهَبتُ اَنَا اَتَى اَصحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَاَصحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي فَاِذَا ذَهَبَ اَصحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ
مسلم نے ذکر کیا کہ ابو بردہ نے نقل کیا کہ میرے باپ ابو موسی نے
بیان کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ تارے امان ہین آسمان
کے جب جاتے رہین تو آجاوے آسمان پر جو وعدہ دیا گیا
اُسکو * اور مین امان ہون اپنے یارون کے جب چلا
جاؤن مین تو آجاوے میرے اصحابون پر جو وعدہ ہوا اُن سے *

اور میرے یار امان ہیں میری اُمت کے تو جب جاتے رہیں میرے یار تو آوے اُمت پر وہ جو وعدہ دیا گیا اُنکو * ف * اللہ تعالیٰ نے یون مقرر کیا ہی کہ جب آخر زمانہ آویگا تو بدعتیں اور فساد اور لڑائیان اور برے کام رایج ہونگے * سو حضرت نے فرمایا کہ جب میرے یار نرہینگے تو اُمت میں وے باتیں جو اللہ نے ٹھہرا رکھیں سو ظاہر ہونگی * اور جبتک میرے اصحاب رہینگے تب تک یہہ فساد اُمت میں نہونگے * تو میرے اصحابون کے سبب سے اُمت پر امان ہی * جیسے میرے سبب میرے اصحابون پر امان ہی * اور جب میں نہونگا تو اصحابون میں اختلاف پریگا تو میرے اصحاب امت کے حق میں موجب امن کے ہیں جیسے آسمان کے تارے * کہ جب تارے نہ رہینگے تو آسمان بے نور رہجائیگا اور ٹوٹ جاےگا اور قیامت آجاےگی * اَخرَجَ فِي شَرحِ السُّنَّةِ عَن اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ اَصحَابِي فِي اُمَّتِي كَالمِلحِ فِي الطَّعَامِ وَلَا يَصلَحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالمِلحِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ میں لکھا ہی کہ شرح السنہ میں ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مثال میرے یارون کی

میری اُمت مین ایسی ہی جیسی نمک کھانے مین کہ کھانا بے نمک کے درست نہین ہوتا * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن بریدہ نے نقل کیا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو میرا یار مرے زمین پر زندہ ہوگا یعنے قیامت کو لے جاتا ہوگا لوگون کو * یعنے بہشت کی طرف * اور وہ نور ہوگا واسطے لوگون کے قیامت کے دن * ف * حضرت کے اصحاب قیامت کے روز بھی اُمت کی نجات کے باعث ہونگے * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نہ چھوئیگی اُس مسلمان کو جس نے مجھے دیکھا یا اُسکو دیکھا جسنے مجھکو دیکھا * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحابون کا ایسا برا مرتبہ ہی کہ اُنکی صورت دیکھنے سے مسلمان

پر دوزخ کی آنچ حرام ہوتی ہی * اَخْرَجَ النَّسَائِيُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَکْرِمُوا اَصْحَابِي فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعظیم کرو میرے یارون کی اسواسطے کہ وے تم سے بہتر ہین * بعد اُن کے بہتر وہ لوگ جو اُن سے نزدیک یعنے تابعین * بعد اُنکے وہ لوگ جو اُن سے نزدیک یعنے تبع تابعین * ف * یعنے حضرت کے وقت سے قیامت تک جتنے لوگ پیدا ہوئے اور ہونگے سب سے بہتر حضرت کے اصحاب تھے * کہ وے اصحاب ایک سو دس سنہ ہجری تک تھے * بعد اُنکے مرتبہ تابعین کا ہی * جو اصحابون کے بعد ہوئے * وہ لوگ ایک سو ستر سنہ تک رہے * اُنکے بعد اچھا زمانہ تبع تابعین کا ہی * یعنے وہ لوگ جو تابعین کے بعد ہوئے تھے * کہ وے دو سو ساتھ سنہ تک باقی تھے * تو ساری اُمت سے زیادہ بزرگی تبع تابعین کی کرنی چاہئے * اور اُنسے زیادہ تابعین کی بزرگی کیجئے * اور اُن سے بھی زیادہ حضرت کے اصحابون کی کہ وے سب سے بہتر تھے * اَخْرَجَ

الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِي فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ برا نکہو میرے اصحابون کو * اسواسطے کہ اگر ایسا ہو کہ کوئی شخص تم مین کا خرچ کرے اُحد پہاڑ برابر سونا تو نہ پہنچے اُنکے ایک مد کے ثواب کو اور نہ اُسکے آدہے کے برابر * ف * مد ایک برتن ہوتا ہی غلہ تولنے کا کہ اُسمین بقدر ایک سیر کے غلہ سماتا ہی * سو فرمایا کہ اگر اور کوئی پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین خیرات کرے تو اُسکو اُسقدر ثواب نہوگا جسقدر میرے اصحاب کو ایک مد یا آدہا مد برابر اناج خیرات کرتے مین ثواب ہوگا * پھر جب خدا کے نزدیک اصحابونکا ایسا بڑا مرتبہ ٹھہرا کہ اُنکو ذرہ سے نیک کام مین اورونکے پہاڑ برابر سونا خرچنے کے ثواب سے زیادہ ثواب دے * اور اُنہون نے بہت بڑے بڑے نیک کام کئے ہین * تو اُنکو ہرگز برا کہنا نہ چاہئے مگر تم اوسکے بہرصورت اُن سے کم ہی ہوا اور وے ہر طرح سے

تم ہوا افعال * أخرج الترمذي عن عبد الله بن مغفل
قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الله الله في أصحابي الله الله في
أصحابي الله الله في أصحابي لا تتخذوهم غرضا من
بعدي فمن أحبهم فبحبي أحبهم ومن أبغضهم
فببغضي أبغضهم ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني
فقد آذى الله ومن آذى الله فيوشك أن يأخذه *

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب الصحابہ میں لکھا ہی کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن مغفل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحابوں
کے مقدمہ میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یاروں
کے مقدمہ میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یاروں
کے مقدمہ میں نہ ٹھہراؤ اُنکو نشانہ بعد میرے * تو جس
نے دوست رکھا اُنکو تو میری محبت سے دوست رکھا
اُنکو * اور جسنے بغض کیا اُنسے تو میرے بغض سے
بغض رکھا اُن سے * اور جسنے ایذا دی اُنکو تو اُسنے ایذا دی
مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو تو گویا اُسنے ایذا دی اللہ کو * اور
جسنے ایذا دی اللہ کو قریب ہی کہ اللہ گرفتار کرلے اُسکو
* ف * حضرت نے اس جگہہ تین بار اُمت کو تقید کی

اور چھٹی یہ فرمایا کہ لوگو میرے اصحابون کے مقدمہ مین کوئی بات طعن اور طنز کی اُن کے حق مین تمہاری زبان سے نہ نکلے * اور ایسا نہ کہو کہ تم میرے بعد میرے یارون کو نشانہ بناؤ کہ اُن پر تو لیان مارو اور طعن اُنکی طرف متوجہ کرو * بلکہ اُن سے محبت رکھو * اسواسطے کہ وے میرے یار ہین صحبت امتیاز ہین * میرا لحاظ کر کے اُنسے دوستی رکھو * چنانچہ قاعدہ مشہور ہی کہ اپنے دوست کا دوست اپنا بھی دوست ہوتا ہی * سو میرے اصحاب میرے دوست ہین تو جسنے اُنکو دوست رکھا تو اُسنے اُنکو میری ہی محبت کے سبب دوست رکھا * اور اپنے دوست کا دشمن بھی اپنا دشمن ہوتا ہی * اور میرے اصحاب میرے دوست ہین * تو جو شخص اُن سے بغض اور دشمنی رکھے تو وہ شخص مجھہ سے دشمنی رکھتا ہی * اور جسنے میرے اصحابون کو ایذا دی اُسنے گویا مجھی کو ایذا دی اسواسطے کہ وے میرے یار ہین * اور جسنے مجھکو ایذا دی گویا اللہ ہی کو ایذا دی اسلئے کہ مین اللہ کا محبوب ہون * اور جو شخص اللہ کو ایذا پہنچاوے وہ اگرچہ دنیا مین چند روز چین تو ہوا کافرون کی طرح آرام سے

ہے مگر آخر کو اللہ اُسکو گرفتار کریگا اور سزا دیگا * اور اللہ تعالی کو ایذا پہنچانا یہی کہ اُسکے حکم کے خلاف کرے اور اُسکے محبوبون کو ایذا پہنچاوے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اصحابون سے محبت رکھے اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی محبت ہی * اور جو شخص اصحابون سے بغض رکھے وہ حقیقت مین پیغمبر صاحب سے بغض رکھتا ہی اگرچہ زبان سے نہ کہے * سو وہ اللہ کے غضب مین گرفتار ہی * افسوس ہی کہ حضرت کے بعد امت کے بعضے نادانون نے حضرت کی حدیث پر عمل نکیا اور حضرت کے اصحابون کو نشانہ ٹھہرایا اور اُنپر طعن اور لعن کرکے اپنی عاقبت تباہ کی * اور لعنت کا دروازہ بنے * خدا اُنکو ہدایت کرے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ * * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب دیکھو اُن لوگون کو جو برا کہتے ہین میرے اصحابونکو تو کہو کہ لعنت خدا کی اُن پر کہنے والون کی بدی پر * ف * اس حدیث سے معلوم

ہوا کہ حضرتؐ کے اصحابون کو کسی طرح برا کہنا اور اُنکی
کسی بات پر طعن کرنا نہین چاہیے * اور جو کوئی اُنکو برا کہے
اُسکے برا کہنے پر لعنت اور خدا کی طرف سے پھٹکار پڑتی
ہے * اگرچہ اُن اصحابون نے ایسا کام ہو ابھی ہو کہ اگر
وہی کام اور کسی سے ہو تو اُسکو برا کہین مگر اُنکو برا کہنا
درست نہین * بیت * کار پاکان را قیاس از خود مگیر *
گرچہ ماند در نوشتن شیر شیر * اُنکا گناہ وہ کام کرنا تھا
کہ اورکی عبادت وہ کام نہین کرتی * پیغمبر کے معجزے کافرون
کو جادو معلوم ہوتے تھے * اور ایماندارون کا یقین بڑھتا تھا *
اصحابون کا اختلاف امت کے حق مین رحمت ہے *
جیسے شریعت کے مسایل کا اختلاف اور اُمت کے
اور لوگون کا اختلاف ضلالت ہے * اَخْرَجَ رَزِین عَنْ عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ
عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ یَا
مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ
بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا ھُمْ
عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی قَالَ وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمْ.

اهتدیتم * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا
ہی کہ رزین نے ذکر کیا کہ عمر رض نے نقل کیا کہ مین نے
سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ مین نے پوچھا اپنے رب سے
اصحابون کے اختلاف کا حال اپنے بعد * تو وحی بھیجی اللہ نے
مجھپر کہ اے محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک
ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے بعضا خوب بعضے
سے اور ہر ایک مین روشنی ہی * تو جسنے اختیار کیا
کچھ بھی اُس رویہ کو جسپر وے اصحاب ہین اُنکے طرح طرح
کے رویون مین سے * تو وہ ہی میرے نزدیک نیک راہ پر
ہی * نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ اصحاب میرے
ایسے ہین جیسے چمکتے تارے * سو اُنمین سے جسکے
رویہ پر چلوگے نیک راہ پاؤگے * ف * حضرت کے اصحاب
لاکھہ سے زیادہ تھے بعضے کے مزاج مین نرمی زیادہ بعضے کو
غصہ * کسی کو قرآن پڑھنے کا شوق بہت کسی کو روزے
کا * ایک کو جہاد کا ذکر * دوسرے کو گوشہ نشینی
کی فکر * کوئی نصیحت وعظ اور احتساب مین مشغول *
کسی کا سکوت اور خاموشی معمول * کسی کو
نماز بہت یاد کسی کو کم * کسی کا گھر روم مین کہدیگا

شام میں * کوئی مکہ کا کوئی مدینہ کا * سو حضرت نے یہ حال دیکھکر
خیال کیا کہ میرے بعد یہ سب لوگ جب متفرق ہونگے
تو انمین اختلاف پڑیگا * تو امت کے لوگ کس کس کے کہے
رویہ کو اختیار کرینگے * سو حضرت نے اللہ تعالی سے پوچھا
کہ الہی میرے بعد اصحابون مین اختلاف ہوگا یا نہوگا * اور
اگر ہوگا تو پھر کیا ہوگا * تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ ای پیغمبر
تیرے اصحاب ایسے ہیں جیسے آسمان کے تارے کہ
نورانی اور روشن چمکتے سب ہیں * اور جہاز کشتی
مسافر سب تارونکے پیچھے چلکر منزل مقصود کو پہنچتے ہیں *
اگرچہ کوئی تارا بڑا ہی کوئی چھوٹا اور ایک دوسرے سے
اچھا * مگر جسکی طرف کو سمت باندھ لے وہی تارا اسکی راہ
بتانیکو کافی ہی * ویسے ہی یہ اصحاب ہیں اگرچہ باخود
آپس مین مختلف ہون * لیکن انمین سے کسی کی راہ
کو اور کچھ بھی رویہ کو جو شخص اختیار کرلے تو وہی میرے
نزدیک نیک راہ ہی * تو اسیکے بموجب حضرت نے ارشاد
کیا کہ میرے یار ایسے ہیں جیسے آسمان کے تارے جسکی
راہ اختیار کرو ہدایت پاو * اب اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ باوجود آپس کے اختلاف کے ہر ایک اصحاب

کی راہ اللہ کے نزدیک نیک ہی اور سب کا روبیہ درست * غرض کہ حضرت کے سب اصحاب خدا کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا ﷺ کو محبوب * اور ایسے ہی بالکل اہل بیت خدا کے برگزیدہ اور حضرت کے پسندیدہ * ایماندار آدمی کو سب سے محبت رکھنی چاہئے اور نہوین تو ایمان نہوین * اور جسکو ایمان ہوگا اُسکو حضرت سے اور حضرت کے اصحابون سے اور رشتہ دارون ایمان دارون سے بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت ہوگی * اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ فَاِنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَکَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب قریش مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ محبت رکھو عرب سے تین سبب سے * اسواسطے کہ مین عربی ہون اور قرآن عربی ہی اور بولی بہشتیونکی عربی ہی * ف * دستور ہی کہ آدمی جس سے محبت رکھتا ہی تو اُسکے ملک اور بستی اور شہر کو بھی چاہتا ہی اور دوست رکھتا ہی * بلکہ وہانکا نام لینے سے اور اُسکے ذکر سے خوش ہوتا ہی *

* ۳۴ *

سو حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمانو تم عرب کے ملک کو اور وہانکے رہنے والونکو دوست رکھو * اسواسطے کہ مین جو تمھارا پیغمبر ہون سو عربی ہون * اور اللہ نے جو کتاب تمھاری ہدایت کے واسطے اُتاری ہی قرآن سو بھی عربی ہی زبان مین * اُسمین ایک فائدہ اور بھی ہی کہ قرآن عربی زبان مین نازل ہوا اور اُسمین عرب کے رسم دستور خوب بیان ہوئے * اگر آدمی کو عرب سے محبت ہو تو عربی زبان اور عرب کا رویہ اور پوشاک لباس خوراک رسوم دستور وہانکے دریافت کرے تو قرآن کے معنے اور مطالب خوب بوجھے اور سمجھے * اور یہہ کہ بہشتی لوگ عربی بولینگے اور بہشت سبکی خواہش ہر مسلمان کو ہی * تو چاہیے کہ عرب سے دوستی اور محبت رکھے کہ آخر کو بہشت مین بھی اسی عربی ہی سے کام پڑیگا * سبحان اللہ کیا نیک حال اور بڑا درجہ اور مرتبہ اُنکو ملتا ہی جو حضرت پیغمبر خدا ﷺ سے اور آپکے اصحابون سے اور اہل بیت سے اور حضرت کے ملک سے دوستی اور محبت رکھتے ہین * اور اُن کا رویہ اور طریقہ اختیار کرتے ہین * اللہ تعالی ہمکو اور ہمارے بھائی سب مسلمانونکو یہہ محبت نصیب کرے * اور اسی محبت کے حال مین موت دے *

اور رافضیون اور خارجیون اور ناصبیون کے عقیدون سے
محفوظ رکھے آمین یا رب العالمین * دریافت رہے کہ اصل
محبت وہ ہی جو اللہ و رسول کے نزدیک مقبول ہو * سو
ایسی محبت وہی ہی کہ اُنہین بزرگون کے فرمانے موافق
عمل کیجئے اور اُنکی راہ و روش اختیار کرئیے * اس زمانے مین
نادان لوگ جانتے ہیں کہ بزرگون کی قبرین بلند پکی بنانی *
اور مقبرے بڑے بڑے اُٹھانا * اور وہان روشنی اور
عرس میلا کرنا * چادرین اور پھول مٹھائی کھانا چڑھانا *
اُنسے منتین مرادین مانگنی * اُنکے نام کے سہرے اور
توشے اور کونڈے اور ملیدے کرنا یہی بزرگون کی محبت ہی *
سو یہ محبت نہین ہی بلکہ اُن بزرگون کے روبرو اور اُنکی
مرضی کے خلاف ہی * کہ اس سے وے بزرگ ناراض ہوتے
ہیں * اسواسطے ایک فصل اس بیان مین علٰحدہ لکھی جاتی ہی

* الفصل الخامس في ذكر بدعات القبور *

ترجمہ * فصل پانچوین قبرون سے متعلق بدعتون کے ذکر مین *
* ف * یعنے اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثو نکا
ذکر ہی جن سے اُن بدعتونکی برائی ثابت ہوتی ہی جو بدعتین
قبرون سے علاقہ رکھتی ہیں * معلوم رہنا چاہئے کہ اصل زیارت

قبر کی نیے نوید روز اور تاریخ اور سال اور وقت اور اجتماع
کے مردے کے واسطے جائز بلکہ مستحب بلکہ سنت ہی اس
نیت سے کہ قبرون کے دیکھنے سے موت اور آخرت
یاد آوے اور دنیا کی محبت جاوے * سوا اس نیت کے
اور نیت سے قبرونکی زیارت کو جانا * یا دور دور سے
سفر کر کے جانا * یا دن اور تاریخ کا قید لگانا * یا میلا اور
اجتماع قبرون پر کرنا * اور عرس کی محفل کرنی *
وہان چراغ جلانا * قبر کے سبب قبرستان مین مسجد
بنانی * عورت کا قبر کی زیارت کو جانا * قبرون پر چادرین
ڈالنی * قبرون پر گچ کرنا * مردون کی تاریخین یا اور کچھ
آیتین وغیرہ مقبرون مین یا قبرون پر لکھ دینا * قبرون پر
مقبرے بنانا * قبر ایک بالشت سے اونچی بنانی * قبرون
کے پاس بیٹھ جانا نماز پڑھنی * قبرون پر مجاور بنکر بیٹھنا *
قبرون کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جو مسجد کے واسطے مخصوص
ہی * قبر کے پاس سرور اور لہو کے کام جو عید مین چاہئین
اس مردےکی خوشی جانکر یا ثواب جانکے کرنا * یہ سب کام
مکروہ و حرام و بدعت ہین * اور لوگ جو ان کامونکو کرتے
ہین تو اس سبب سے اکثر کرتے ہین * کہ بزرگونکو اپنا حاجت

روا اور مشکل کشا جانتے * تو اُن سے حاجتیں اور مرادیں
مانگتے ہیں * سو اُن مردوں کی خوشامد کے واسطے یہہ
کام کرتے ہیں اور حقیقت میں حاجت روا اور مشکل کشا
سواے خدا کے کوئی نہیں وہ بزرگ جو اللہ کے محتاج تھے *
اور ہر امر میں خدا ہی کی طرف رجوع کرتے تھے * اور یہی
اُن میں بزرگی تھی کہ ہر امر میں اللہ ہی کی طرف متوجہ رہتے تھے *
سواے خدا کے غیروں سے انکار رکھتے تھے * پھر وہ کیونکر
حاجت روا اور مشکل کشا ہو گئے * اور ایسا ہی اُن کا ہونکی بہود
نصاری میں ہے کہ وے اپنے پیغمبروں اور بزرگوں سے جب وے
مر جاتے تھے تب اُنکی قبر میں ہیکلی بندگیں جو ناکاری کی بنا کر اُنکے ساتھہ
ایسے کام پرستش کے کرتے تھے * قال اللہ تبارک وتعالی قُلْ يَا أَهْلَ
الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ
إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ
دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ * ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ آل عمران میں کہ تو کہہ
اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمہارے
درمیان کے کہ بندگی نکریں ہم مگر اللہ کو اور شریک
نہ ٹھہراویں اُسکا کسی چیز کو اور نہ پکڑیں آپ میں

ایک دوسرے کو رب سوا اللہ کے * پھر اگر وے قبول
نرکھیں تو کہو کہ شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں * ف *
یہودی حضرت عزیر پیغمبر کو خدا کا بیٹا کہتے اور یہہ جانتے کہ
وہ اللہ کے یہاں کار بندے مختار ہیں جو چاہیں سو کریں *
پھر اُنکی روح کو پوجتے اور اُن سے منتیں مرادیں مانگتے *
اور جو کوئی عالم یا درویش اچھا نامی اُنمین مرتا تو اُسکی
روح کو اور قبر کو پوجتے اور قبر کے پاس مسجد بناتے * اور
وہان نماز پرھنی زیادہ ثواب جانتے * اور وہان مراقب
ہو کر بیٹھتے * اور نصاری حضرت عیسی پیغمبر کو خدا کا
بیٹا بتاتے * اور اپنی دانست مین حضرت عیسی کو یہودون
نے جس مقام پر سولی دی تھی اُس مقام پر اوپر حضرت
عیسی کے یادگاری انطاکیہ مین اُنکی قبر پر میلا جمع کرتے تھے *
اور جو عالم مولوی درویش اُنمین مرتا تو اُسکی اونچی
باندہ پختہ قبر اور مسجد بناتے * اور درویشی کرتے اور نبیون
ولیون کی قبرون پر مراقب بیٹھتے تھے * اور یہود نصاری
دونون اپنے پیغمبرون اور بزرگون کو خدا کا کار بندہ
مختار اپنا حاجت روا مشکل کشا جانتے * اور اُنکے عالم مولوی
درویش جو بات کہہ دیتے اُسکو یہہ خدا کا حکم سمجھتے *

اور اُنکی تحقیق نکرتے * ان عقیدوں کو اُنکے اللہ صاحب نے
شرک فرمایا اور یون بتایا کہ یہ تمہارے پیغمبر اور
عالم اور درویش آدمی ہی تھے تم سے پھر تم اُن کو
اپنا رب پرورش کنندہ اصلی فیض رسان کیون سمجھے ہو *
اور اسی طرح سے ان بزرگون کو ماننا توراۃ مین
اور انجیل خدا کی کتاب مین لکھا ہی نہ اُن پیغمبرون نے
کہا ہی * پھر اپنی طرف سے کیون ایسے شرک کے
کام کرتے ہو * اور اللہ تعالی نے قرآن مین بھی مسلمانونکو
یہی حکم کیا کہ سواے خدا کے کسی کو نہ پوجو اور کسی سے
سواے خدا کے حاجتین نہ مانگو * سو ہماری کتاب قرآن
اور یہود نصاری کی کتاب توراۃ انجیل کا مطلب اس
مقدمہ مین ایکہی تھا * مگر یہود نصاری اپنی کتاب موافق
عمل نہین کرتے تھے * سو اللہ تعالی نے اس آیت مین پیغمبر
صاحب سے فرمایا کہ ای پیغمبر ان یہود و نصاری سے
کہہ کہ ای کتاب والو سواے خدا کے اورونکی روحون اور
قبرون کا پوجنا چھوڑ دو اور سیدھی بات پر آؤ جو بات ہماری
کتاب قرآن اور توراۃ انجیل تمہاری کتاب دونوکے موافق
ہی * کہ ہم اور تم سواے خدا کے کسی پیر اور پیغمبر

اور ولی اور درویش اور جن اور بھوت اور درخت
اور قبر وغیرہ کی بندگی نکرین * اور کبھی پیر کو خدا کا شریک
نہ ٹھہراوین * اور کوئی آدمی کسی آدمی کو اپنا رب اور
پرورش کنندہ اصل فیض رسان نہ ٹھہراوے * پھر اے
پیغمبر اگر وے یہود و نصاری اس بات کو قبول نکرین اور
پیغمبرون اور بزرگون کے رواج اور قبرون کا اور بزرگونکے
نشانیون کا پوجنا نچھوڑین * تو تو اون سے کہدے کہ
ہم تو خدا کا حکم مانتے ہیں تم بھی گواہ رہو * اس آیت سے
معلوم ہوا کہ سوا خدا کے کسی پیر پیغمبر کو اس طرح سے
ماننا * اور اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا * اور اونکی
قبرون پر حاجت روائی کیواسطے جانا * خدا کی سب کتابونکی
خلاف ہے * اور کسی شریعت مین اس کا حکم نہین ہے اور
شرک ہے یہود نصاری کی ایجاد * اور اب کے جاہل
مسلمان بھی وہی کام اپنے پیغمبر اور بزرگون کی روحون اور
قبرون کے ساتھہ کرنے لگے * اور اگر سمجھائیے کہ یہہ بات
قرآن کی رو سے منع ہے * تو واہی تباہی دلیلین لاتے ہیں
اور اپنے بعضے بزرگون کے کلام کو قرآن کے مقابلہ مین سند
پکڑتے ہیں * تو اب اون سے بھی یون کہا چاہیے کہ جو بات

ہمارے تمہارے دونوں کے نزدیک ثابت ہے کہ سوائے
خدا کے کسی کی بندگی نہیں ہے اُسی بات کی طرف آجاؤ
کہ ہم اور تم دونوں خدا ہی کی عبادت کریں * اور سوائے
خدا کے کسی کو اپنا حمایتی اور مشکل کشا اور حاجت
روا نہ سمجھیں * اور کسی بزرگ و خورد کو خدا کا شریک
نہ ٹھہراویں * اور سوائے خدا کے کسی کو اپنا پرورش
کنندہ و فیض رسان نہ جانیں * پھر اگر یہ لوگ مانیں تو فہو المراد *
اور اگر نہ مانیں اور اسی طرح بزرگوں کا پوجنا نہ چھوڑیں *
تو اُن سے یہی کہنا چاہیے کہ ہم تو خدا کے حکم کے تابع رہیں
ہم نے آپ کا حکم مانا تم بھی گواہ رہو * قال اللہ تبارک وتعالیٰ
مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ
يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا
رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ *
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ آل عمران میں کہ
کسی بشر کا کام نہیں کہ اللہ اُسکو دیوے کتاب اور عقلمندی
اور پیغمبری پھر وہ کہے لوگوں کو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ
اللہ کو چھوڑ کر * ولیکن تم رب کی طرف متوجہ ہو جیسے تم
کتاب سکھاتے تھے اور جیسے تم پڑھتے تھے * ف * یعنے

جس آدمی کو اللہ تعالی نے عقلمندی اور پیغمبری دی
اُس سے یہہ ہرگز نہو سکے اور اُسکا یہہ کام نہین کہ
وہ لوگون سے یہہ بات کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ دو اور میری
بندگی کرو اور مجھی کو مانو * مین ہی تمہارا مشکل کشا حاجت
روا ہون اللہ نے مجھے مختار کر دیا ہی * میری پرستش
کرنے سے اللہ کی بندگی کی حاجت نہین رہتی * لیکن ان
عقلمند اور پیغمبر یہی بات کہتے ہین لوگون سے کہ تم رب
کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور ربانی بن جاؤ جیسے تمہاری کتاب
مین لکھا ہی کہ تم لوگون کو وہ کتاب سکھاتے ہو * اور خود
اس کتاب مین یہی مضمون پڑھتے ہو * اس آیت سے معلوم
ہوا کہ کسی عقلمند اور پیغمبر کا یہہ حکم نہین کہ اللہ کو چھوڑ کر
پیغمبرون اور بزرگون کی پرستش و مانا کیجئے * اور نہ
کسی عقلمند اور پیغمبر کا یہہ مقدور اور رتبہ ہی کہ وہ
لوگون سے ایسی بات کہہ سکے * کہ اللہ کے سواے
میری پرستش کرو اور سب پیغمبر اور عقلمند لوگونکو
یہی کہتے آئے ہین * کہ اللہ ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اُسی کو
اپنا مالک اور رب پرورش کنندہ حاجت برارندہ
سمجھو * پھر اب اگر کوئی شخص اس مضمون کی حدیث

یا کسی بزرگ کا قول نقل کرے کہ سوائے خدا کے اور کسی بزرگ کی بندگی بھی درست ہی * یعنے جو کام خدا کی عبادت کے ہیں اُن کاموں میں سے کسی کام کو اور کسی کے واسطے بھی کرنا درست بتاوے سو وہ غلط ہی * پیغمبر کا یا کسی عقلمند کا فرمانا خلاف حکم خدا کے ممکن نہیں اور اگر وہ الفاظ فرمانا ثابت ہو تو اُسکے معنے بھی کچھ اور ہونگے * غرض کہ یہہ جو اس زمانہ میں ایک مردے بزرگونکو اس طرح سے جو مانتے ہیں کہ اپنی حاجتیں بر آنے کے لئے اُنکی منتیں مانتے ہیں * اور قبروں پر نذر نیاز چڑہاتے ہیں * اور بہتیرے لوگ سفر کر کر قبروں کو پوجنے جاتے ہیں * اور قبر کے گرد اگرد پھرتے ہیں * اوسی وقت اُلٹے پاؤں پھرتے ہیں * اور قبروں کو چومتے ہیں * سو ان کاموں سے وے بزرگ خوش نہیں اور اُنھوں نے یہہ بات نہیں کہی * قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِي وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ * قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ * تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ * اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ * مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا

اَمَرْتَنِي بِهٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ * وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ * فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ * وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ * اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ * وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ مائدہ میں کہ اور جب کہیگا اللہ کہ ای عیسی مریم کے بیٹے کیا تو نے کہا لوگوں کو * کہ ٹھہراؤ مجھکو اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے * بولا تو پاک ہی مجھکو نہین بن آتا کہ کہوں جو مجھکو نہین پہنچتا * اگر مین نے یہہ کہا ہوگا تو تجھکو معلوم ہوگا * تو جانتا ہی جو میرے جی مین اور مین نہین جانتا جو تیرے جی مین * بیشک تو ہی جانتا چھپی بات * مین نے نہین کہا اُنکو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہی میرا اور تمہارا اور مین اُن سے خبردار تھا جب تک اُن مین رہا * پھر جب تو نے مجھے پھیر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا اُنکی اور تو ہر چیز سے خبردار ہی * اگر تو اُنکو عذاب کرے تو وے تیرے بندے ہین * اور اگر اُنکو معاف کرے تو تو ہی زبردست حکمت والا * ف * حضرت عیسی علیہ السلام بغیر باپ کے خدا کی قدرت سے پیدا ہوئے * اور ہاتھہ سے اُن کے مردے

زندہ ہوئے * اور مادر زاد اندھے انکھیارے ہو گئے * اور
کوڑھی چنگے ہوئے * یہ معجزے دیکھہ کر نصاری اُن کو خدا کا
بیٹا اور اُنکی ماں بی بی مریم کو خدا کی زوجہ کہنے لگے * اور
یہہ جانا کہ دونوں خدا کے یہاں مختار ہیں جسکے واسطے جو چاہیں
سو کر دیں * یہہ بات سمجھہ کر مرادیں اُن سے مانگنے لگے *
اور یہودیوں نے اپنے گمان میں حضرت عیسی کو سولی دیا *
سو یہ نصاری اُس سولی کی شکل بنا کر اُسکی تعظیم کرنے
لگے * اور جانتے کہ اللہ تعالی اُن باتوں سے خوش ہوتا ہی *
سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ روز حشر کو اللہ تعالی عیسی
علیہ السلام سے پوچھیگا کہ کیا تم نے نصاری سے کہا تھا کہ
تم لوگ مجھکو اور میری ماں کو سوائے خدا کے معبود مقرر
کرو * اور اپنی حاجتیں اور مرادیں مانگو * تب عیسی
علیہ السلام عرض کرینگے کہ سبحان اللہ میری کیا طاقت جو
تیری شان میں میں دخل کروں * اور ایسی بات لوگوں سے
کہوں جو میرے لایق نہیں * کہ میں تو اسواسطے ہوں کہ لوگوں کو
خدا کی طرف رجوع کروں * نہ یہہ کہ خدا کی طرف سے روکوں
اور اپنی طرف رجوع کروں اور اپنے ہی پوجا کراؤں اور
خود ہی معبود ہوں * میں تو بشر ہوں اگر میں نے یہہ بات کہی

ہو گی تو تیرے دفتر میں لکھی ہو گی * اور تجھکو معلوم ہو گی *
بلکہ میرے دل میں بھی یہہ خیال نہ آیا تھا کہ کوئی مجھکو
پوجے * جو میرے دل میں ہی وہ تو خوب جانتا ہی * میں تو
آدمی ہی تھا جو معجزے ظاہر ہوتے تھے وہ تو ہی میرے ہاتھہ سے کراتا تھا *
اور مجھکو تو وہ بھی نہیں معلوم جو تیرے جی میں ہی * پھر
اور کچھ مجھہ سے کیا بن آوے * دوسرے کے جی کی چھپی بات
تو ہی جانتا ہی * اور میں نے اُن لوگوں سے وہی بات کہی تھی
جو تو نے حکم کیا تھا کہ بندگی اللہ ہی کی کرو جو تمہارا میرا
دونوں کا رب ہی * اور میرے آسمان پر جانے کے بعد
اُن لوگوں نے مجھکو اور میری ماں کو پوجا اور پرستش کی *
اور جب تک میں دنیا میں اُنکے پاس موجود رہا تب تک اُنکے حال
سے خبردار رہا اور اُنکو نیک راہ توحید کی سمجھاتا رہا * پھر
جب تو نے مجھکو اپنی طرف پھیر لیا اور میں آسمان پر گیا
تب کی مجھکو خبر نہیں کہ اُنہوں نے میرے بعد کیا کیا اسکی
تجھی کو خبر ہو گی اسواسطے کہ ہر چیز سے تو ہی خبردار ہی
مجھکو کیا خبر * اب اگر تو اُن لوگوں کو عذاب کرے تو یہ
تیرے بندے ہیں مجھکو کچھ دخل نہیں میں بچا نہیں سکتا اور
اُنکی حمایت نہیں کر سکتا * اور باوجود اسکے کہ تو زبردست

ہی اگر تو اُنکو معاف کر دے تو بھی تیرے کام حکمت کے
ہیں * اس آیت سے معلوم ہوا کہ سب ہی پیغمبر اور بزرگ
کی یہہ شان اور کسی کا یہہ مرتبہ نہین کہ لوگونکو کہے کہ تم میری
بندگی کرو * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اُن بزرگونکو خبر نہین
ہوتی کہ لوگ ہمارے ساتھہ کیا معاملہ کرتے ہیں * اور جب
معلوم ہوگا کہ یہہ لوگ ایسے معاملے کرتے تھے تو وہ بزرگ
ناخوش ہونگے * بلکہ قیامت کے روز اُن لوگون کے دشمن
بن جاوینگے * اور اُن سے بیزاری اللہ کے روبرو ظاہر کرینگے *
تو اب معلوم کیا چاہیے کہ قبرونکا پوجنا جو اب رائج ہے اور
یہہ جو لوگ بزرگونکو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے
ہیں * سو وہ بزرگ روز قیامت کو اُنکو الزام دینگے اور
اپنی بیزاری انسے ظاہر کرینگے * اسواسطے کہ قبرونکا
پوجنا نہ قرآن مین لکھا نہ حدیث مین نہ حضرت علی نے کہا نہ
حضرت محی الدین جیلانی نے بتایا نہ اور کسی خدا کے مقبول
نے سکھایا صرف اپنی طرف سے لوگون نے ایجاد کی *
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ
قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ یونس مین کہ اور پوجتے ہین ورے اللہ سے ایسی چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیدوے نہ کچھ نقصان اور کہتے ہین یہہ لوگ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس * کہہ کیا بتاتے ہو اللہ کو جو نہین جانتا وہ آسمانون مین اور نہ زمین مین * سو وہ نرالا ہی اُس سے جسے یہ شریک بناتے ہین * ف * یعنے جو لوگ تصویرین اور مورتین یا قبرین یا نشان یا مکان یا لوح وغیرہ چیزین اپنے بزرگون کے پوجتے ہین سواے خدا کے * سو حقیقت مین اُن چیزون سے نہ کچھ برا ہوسکے نہ کچھ بھلا * اور یہہ بات جو کہتے ہین کہ جنکی تصویرین یا مورتین یا قبرین یا جھندے نشان رو جبین ہم پوجتے ہین یہہ بزرگ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے یہان * سو یہہ بات اللہ نے نہین بتائی کہ فلانا شخص فلانے کا سفارشی ہی میرے یہان * پھر کیا یہہ لوگ اللہ سے بھی زیادہ خبردار ہین جو اُسکو بتاتے ہین جو وہ نہین جانتا * اِس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی بزرگ و خوردایسا سفارشی کسی کا آسمان و زمین مین نہین کہ اُس بزرگ کی لوح یا قبر کو یا جھندے نشان چھڑی کو مانیے تو کچھ فائدہ

ہوا اور نہ مانئے تو نقصان ہو * اور انبیا اور اولیا کی سفارش جو ہی اللہ کے اختیار مین ہی * اُنکو اِسطرح ماننے سے کچھ نہین ہوتا بلکہ ان چیزون کا پوجنے والا اور انکو اِسطرح سے ماننے والا مشرک ہوجاتا ہی اگرچہ اُس بزرگ کو خدا نہ سمجھے * خدا کے جناب مین سفارشی ہی اپنا جانے اور پوجے تو بھی اُس پر شرک ثابت ہوتا ہی * قال اللہ تبارک وتعالی قُل یَا اَھلَ الکِتَابِ لَا تَغلُوا فِي دِینِکُم غَیرَ الحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا اَھوَاءَ قَومٍ قَد ضَلُّوا مِن قَبلُ وَاَضَلُّوا کَثِیراً وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِیلِ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ مائدہ مین کہ تو کہہ اے اہل کتاب مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات مین ناحق کا * اور مت چلو خیال پر ایک لوگون کے جو بہک گئے ہین آگے اور بہکا گئے بہتون کو اور بہکے سیدھی راہ سے * ف * سب دینون مین یہہ بات ثابت ہی کہ دین کے کام مین جسقدر خدا رسول کا حکم ہو اُسیقدر وہ حکم کیجئے * اپنی طرف سے کچھ اور اُسمین زیادہ بڑھاکر نہ کہئے نہ کیجئے * کہ زیادہ بات بڑھنے سے وہ کام دین کا نہین رہتا اور دین کی راہ سے علحدہ ہوجاتا ہی * پھر جو کوئی اُسکام کو کرے سو گمراہ ہوجاتا ہی * یہود اور نصاری

گے مولویون اور درویشون نے دین کے کام مین اپنی
طرف سے زیادہ باتین بہت سی نکالین نہین اور کتابون
مین لکھہ گئے تھے * جیسی یہہ بات کہ جو شخص فلانے بزرگ
کو اسطرح سے مانے اُسکا یہہ مرتبہ ہوگا * اور فلانے مطلب
فلانے بزرگ کے نام لیے سے یون روا ہوتا ہی * اور فلانے
کی قبر پر جائے سے یون مرادین پوری ہوتی ہین * اور فلانے
کی قبر تریاق مجرب اور اکسیر اعظم ہی * سو پچھلے
لوگ وہ لکھا ہوا دیکھکر وہ بات سچی جانتے اور اُن بزرگونکو
اُسی طرح مانتے * اور اُن کی قبرین اور نشانین پوجتے *
تو فرمایا کہ دین کی بات کتاب اللہ سے زیادہ مت کہو اور
دین کے کام مین مبالغہ مت کرو * اور اگلے اپنے مولویون
درویشون کے لکھے ہوئے اور کہے ہوئے پر دھوکھا نہ کھاؤ *
کہ وہ مولوی اور درویش خود بھی گمراہ تھے اور انھون
نے بہتون کو گمراہ کر دیا * سو وہ لوگ اور وہ سب برابر
سیدھی راہ سے بہک گئے * پھر اُنکی بات کی کیا سند
ہی * اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عالم مولوی درویش
کا ایسا کلام جو قرآن حدیث کے خلاف ہو اگر کوئی نقل کرے
تو اُسکو ہرگز نہ ماننا چاہیے بہت خلقت اسی سے گمراہ ہو گئی *

کہ فلانے نے کہا کہ فلانے کی قبر اکسیر اعظم اور تریاق مجرب ہی* اور فلانے نے کہا کہ میرے پیر کی قبر سے مجھکو وہی فائدہ ہوتا ہی جو پیر سے ہوتا تھا* یا پیر میرا قبر مین بھی مریدون کی طرف متوجہ ہی* جاہلون نے ایسی ایسی باتون کو سند پکڑی* اور زیارت قبور مین مبالغہ کیا اور مردے بزرگون سے استمداد اور استعانت کرنے لگے اور قبرین پوجنے لگے* اور سب پکڑون کا نام دنیا اور دین کے چھوڑ کر قبرین پوجنے کو سفر اون جانے لگے* اخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلعم لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد مسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی ھذا* ترجمہ مشکوٰۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ سفر نکیا جاوے مگر تین مسجدون کی طرف* مسجد الحرام* یعنے کعبہ کی مسجد* اور مسجد الاقصی* یعنے بیت المقدس* اور مسجد میری یہہ* یعنے مدینہ کی مسجد* ف* یعنے زیارت کے واسطے کسی مکان متبرک کی سفر کرکے جانا درست نہین مگر کعبہ کو* اور

مسجد اقصیٰ کو * اور مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی کو زیارت کے
واسطے جانا درست * اگلی امتوں کے لوگ کوہ طور اور
مرقع عیسیٰ اور یوحنا کی قبر وغیرہ کو زیارت کرنے دور
دور سے سفر کرکے جاتے تھے * اب سجد بث سے وہ
جانا منع ہو گیا * اور معلوم ہوا کہ سوا ان تین جگہ کے اور
جگہہ زیارت کے واسطے سفر کرکے جانا منع ہی * اور مکنپور
اور اجمیر اور بہرایچ اور بغداد اور کربلا اور نجف کو
صرف قبرون کی زیارت کو سفر کرکے جانا درست نہین *
أَخْرَجَ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي
عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَوٰتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب الصلوۃ علی النبی ﷺ مین لکھا ہی
کہ نسائی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ مین نے
سنا رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ مت بناؤ میری
قبر کو عیدگاہ اور درود بھیجو مجھ پر اسلئے کہ درود تمہاری
پہنچائی جاتی ہی مجھ کو تم کہین ہو * ف * حضرت نے جب یہود
و نصاری کو ملاحظہ کیا کہ اپنے بزرگون کی قبرون پر سال کے
بعد میلا اور جما وڑا کرتے ہین * اور ہوتے ہوتے پھر یہان تک

نوبت پہنچی کہ اُن سے منتین مرادین مانگنے لگے * تو پیغمبر
سے اپنی امت کو فرمایا کہ تم میری قبر کو عیدگاہ مت
بناؤ * یعنے جیسے عیدگاہ مین برس دن لوگ اچھی
اچھی پوشاک پہن کر خوشی سے روز و تاریخ معین
مین جمع ہوا کرتے ہین * سو تم میری قبر پر اسطرح
اجتماع نکیجیو * اور اگر تم کو اپنے واسطے اور میرے واسطے
ثواب منظور ہی تو درود پڑہو کہ مجھکو تمکو دونوکو ثواب
ہی * اور درود کے لئے نزدیک ہونا قبر سے کچھ ضرور نہین *
بلکہ لاکھون منزل دور سے اگر درود پڑہوگے تو بھی مجھکو
اللہ تعالی وہ درود تمہاری پہنچاویگا * اسواسطے کہ درود
پہنچانے کے لئے اللہ تعالی نے فرشتے مقرر کئے ہین * اور درود
جو ہی سو خدا تعالی سے دعا مانگنی ہی کہ اللھم صل علی
محمد یعنے ای اللہ رحمت بھیج محمد پر * اور اللہ سب حال مین
ہر جگہہ سے سنتا ہی * اس حدیث سے کئی مسئلہ معلوم
ہوئے * ایک یہہ کہ حضرت کے مزار شریف پر روز و تاریخ
معین مین اجتماع اور جماو کرنا درست نہین * پھر جب حضرت
ہی کی قبر شریف کے واسطے یہہ بات منع ہی * تو اور
کسی کی قبر پر عرس اور جماو اور میلہ کرنا اور تاریخ معین

ہیں قبر کی زیارت کو جانا اور بھی زیادہ منع ہی * دوسری یہہ کہ خوشی کے اسباب قبر کے پاس یا قبر کے سبب سے جمع کرنا درست نہیں * جیسے راگ وغیرہ کہ لوگ عرسون مین کرتے ہیں * تیسری یہہ کہ اگر مردے کو ثواب پہنچانا ہو تو دور ہی سے اسکے واسطے اللہ سے دعا کرے یا اسکی طرف سے کچھہ خیرات کر دے * اسواسطے کہ قبر کے پاس نزدیک ہونا ضرور نہیں * چوتھی یہہ کہ حضرت نے جو یہہ فرمایا کہ درود مجھکو پہنچائی جاتی ہی * تو اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگ جانتے ہیں کہ جہان درود پڑھی جاوے وہان حضرت کی روح مبارک آتی ہی * سو یہہ بات غلط ہی * پھر بعضے نادان جو کھانے وغیرہ پر فاتحہ پڑھتے ہیں تو یہہ جانتے ہیں کہ اس وقت اُس مردے کی روح آتی ہی * پھر اسی لحاظ سے وہان پر عطر اور پان پانی بھی رکھہ دیتے ہیں * سو یہہ بھی لغو اور غلط ہی * اَخرَجَ اَحمَدُ وَالتِّرمِذِيُّ وَابنُ مَاجَةَ عَن اَبِي هُرَيرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعَنَ اللهُ زَوَّارَاتِ القُبُورِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب زیارت القبور مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے

فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے قبروں کے زیارت کرنے والی عورتوں پر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتونکو قبر کے پاس قبر کی زیارت کے واسطے جانا حرام ہی *
أَخْرَجَ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ تعالى عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاۤئِهِمْ مَسَاجِدَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب المساجد و مواضع الصلواۃ مین لکھا ہی کہ امام مالک نے ذکر کیا کہ عطا بن یسار نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ای اللہ مت کیجو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے * غضب ہوا اللہ تعالی کا اُن لوگوں پر جنہوں نے کر لیا اپنے پیغمبرونکی قبرونکو مسجدین * ف * یعنے مسجدمین نماز پڑھنا اعتکاف کرنا زیادہ ثواب ہے * بلکہ مسجد اسی واسطے ہی اور وہان جھاڑو دینا اور فرش بچھانا لوگون کے ارام کے واسطے پانی بھر رکھنا * مسجد کی عمارت اچھی بنانی اُسمین چراغ جلانا ثواب ہی * سو اگلی امت کے لوگ اپنے پیغمبرونکی قبر پر ایسے کام جو مسجد کے واسطے چاہیے کرتے تھے * کہ اُن لوگون پر نہایت سخت غضب پڑا کہ وہ خدا کے درگاہ سے راندے گئے * اسواسطے کہ ایسے کام کرنے سے وہ

قبر قبر نہیں رہتی بت ہو جاتی ہی * سو ہمارے حضرت نے
اللہ تعالی سے دعا مانگی کہ ای اللہ تیری قبر کو بت نہ کیجیو *
یعنے ایسا ہووے کہ میری قبر پر لوگ اینسی حرکتین کریں *
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کی قبر کے ساتھہ اینسے
کام کرنا جیسے مسجد کے واسطے چاہئیں درست نہیں *
اور جو کوئی کرے اس پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہی * اور
یہہ بھی معلوم ہوا کہ جس قبر کے ساتھہ لوگ ایسے کام
کریں وہ قبر قبر نہیں رہتی بت ہو جاتی ہی. جیسے حضرت ابراہیم
اور حضرت اسماعیل اور لات وغیرہ کی تصویریں اور
قبریں لوگونکے پوجنے کے سبب بت ٹھہر گئیں * أَخْرَجَ
الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي
مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى
اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ * ترجمہ مشکوۃ کے
باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم
نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
ﷺ نے اس بیماری مین جس سے اُٹھے نہیں * فرمایا کہ لعنت
کرے اللہ یہود اور نصارے پر کہ اُنہوں نے کر لیا اپنے پیغمبرونکی
قبرونکو مسجدین * ف * یعنے جب حضرت بیمار ہوئے اور

وفات کا وقت قریب آیا تب اُمت کو خبردار کر کے اُنکو
فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ پر خدا لعنت کرے کہ اُنہوں نے
اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں ٹھہرائیں * کہ جیسے مسجد میں سجدہ
کرنا چاہئے خدا کو ویسے یہ قبروں کی طرف کرنے لگے * اور جیسے
مسجدیں پکّا پتھر عمارت کی بنانی چاہئے ویسے یہ قبریں
اونچی اونچی بنانے لگے * اور جیسے مسجد میں چراغ جلانا چاہئے
ویسے قبروں پر روشنی کرتے ہیں * اور جیسے مسجد
میں عبادت کرنا زیادہ ثواب ہے ویسے یہ قبر کے پاس
مقبروں میں مراقبہ کرنا اور نماز پڑھنی زیادہ موثر جاننے لگے *
اور جیسے مسجد میں فرش بچھانا چاہئے ویسے * بلکہ اُس سے
بھی زیادہ قبروں پر اور مقبروں میں فرش فروش بچھانے
لگے * اور چادریں زریں قبروں پر ڈالنے لگے * سبحان
اللہ جس کام کے سبب یہود و نصاریٰ پر حضرت نے لعنت
فرمائی اور بددعا کی وہی کام بلکہ اُس سے ہزار چند زیادہ
اُنہیں کی اُمت کے جاہل اور بعضے ضدی اور بعضے
پیرپرست کرنے لگے * پھر اب یہاں تک نوبت پہنچی کہ
مسجدیں ٹوٹی اور خراب ویران دکھائی دیں اور خبر نہیں * اور
مقبرے بڑی بڑی عمارت کے سنگین منقش بنادیں *

اور مسجد کے موذن کو روکھی سوکھی بھی روٹی نہ دیں * اور قبروں کے مجاوروں کو حلوے اور مٹھائیاں کھلاویں * مسجد میں برتن وضو و غسل کے واسطے نہ دھرا دیں * اور قبروں پر نقارے بجاویں * مسجد میں جاے نماز بوریے اور کہر سے نہ ڈالیں * اور انکی چھت مسجد کی مرمت نہ کریں * اور قبروں پر چادریں زربفت کی اور نمایندے اطلس کے چڑہاویں * پھر کیوں نہ خدا کی لعنت برسے * جب خدا کی کم تعظیم کی پھر سواے لعنت خدا کے اور کیا چاہیے * غرض کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کام مسجد کے ساتھہ کرنا چاہیے وہ کام اور کسی بزرگ کی قبر کے ساتھہ کرنے سے خدا کی طرف سے کرنے والے پر لعنت برستی ہے * اور جب سب پیغمبروں کے پیغمبر اور سب بزرگوں کے بزرگ رسول خدا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھہ ایسے کام کرنے سے بد دعا کریں اور لعنت بھیجیں تو اور بزرگ اپنی قبروں کے ساتھہ ایسا معاملہ کرنے سے کب راضی ہونگے * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھٰکُمْ عَنْ ذٰلِکَ *

ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوۃ مین لکھا ہی
کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جندب نے نقل کیا کہ مین نے سنا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار رہو کہ جو لوگ تم
سے پہلے تھے وے کرڈالتے تھے اپنے نبیون کی اور اچھے
لوگون کی قبرون کو مسجدین * سو تم مت بناؤ قبرونکو
مسجدین * مین منع کرتا ہون تم کو اس کام سے * ف * اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر کی یا کسی ولی یا پیر
شہید کی قبر کے ساتھہ ایسے کام کرنا جو کام مسجد کے ساتھہ
چاہئین درست نہین * اور اگلے کافر یہود و نصاری کی یہہ رسم
ہی کہ حضرت نے اس سے مسلمانونکو منع کیا * اَخرَجَ مُسلِمٌ
عَن اَبِي مَرثَدِ الغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَجلِسُوا
عَلَی القُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا اِلَیهَا * ترجمہ مشکوۃ کے باب
دفن المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مرثد غنوی
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قبرون پر بیٹھو نہ
انکی طرف نماز پڑھو * ف * قبر کی طرف نماز اگر نعوذ باللہ
مردے کی تعظیم کے واسطے ہو تو کفر ہی * اور
اگر اسواسطے ہو کہ گویا اُس قبر اور اُس مقبور کو
قبلہ توجہ کا کیا تو حرام ہی * اور اگر یہہ نیت بھی نہو تو مکروہ

فاتحہ بھی ہی * غرض کہ سمت نیت سے قبر کی طرف نماز
درست نہیں * اور قبر نظر سے غایب ہو تو درست ہی *
اور قبر پر بیٹھنا بھی درست نہیں * اور بیٹھنا دو طرح پر
ہوتا ہی * ایک یہہ کہ قبر کے اوپر بیٹھہ جاوے * دوسرے
یہہ کہ قبر کے بھروسے پر بیٹھہ رہے مجاور خادم بنکر *
کہ وہاں کا مکان صاف رکھے * اور ہر امر کی خبر گیری کیا کرے *
اور جو حاجتی زوار وہاں جاوین انکو زیارت کرایا کرے *
فاتحہ دیا کرے چراغ جلایا کرے * اور اگر یون کہیے کہ
لا تجعلوا علی القبور یعنے جامہ مجالس کی محفلین کرنی قبرون پر
درست نہیں * اَخرَجَ مُسلِمٌ عَن اَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ
قَالَ قَالَ لِی عَلِیٌّ رض اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِی عَلَیْهِ رَسُولُ
اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهُ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا ہی کہ مسلم
نے ذکر کیا کہ ابو الہیاج اسدی نے نقل کیا کہ مجھکو علی
رض نے کہا کہ بھلا نہ بھیجون مین تمکو اسی کام کو کہ بھیجا تھا
مجھکو رسول خدا ﷺ نے اس کام پر کہ تو نہ چھوڑے کوئی
صورت مگر مٹاوے اسکو * اور نہ چھوڑے کوئی قبر اونچی
مگر برابر کردے اسکو * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ مسلمان کو چاہیے کہ بالشت سے زیادہ اونچی قبر نہ بناوے *
اور کوئی بناوے تو مقدور چلے توڑ ڈالے کہ اسی واسطے
پیغمبر خدا ﷺ نے حضرت علی کو مامور کیا تھا * اور علی رض
نے اپنے وقت مین ابو الہیاج کو بھی حکم دیا تھا * سو اونچی
قبر بنانی گناہ ہے * پھر اگر کسی اپنے بزرگ کی ایسی
قبر ہو تو اُسکو زیادہ کوشش کر کے برابر کر دے * اسواسطے
کہ اپنے بزرگ کے حق مین گناہ کی چیز کا گوارا کرنا اور بھی
زیادہ برا ہے * جیسے اپنے بزرگ کے کپڑے پر نجاست
لگی ہو تو اُسکو دور کرنا مقدم ہے * کہ اُن بزرگون کی خوشی
اسی مین ہے * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ
يُقْعَدَ عَلَيْهِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب دفن المیت مین لکھا
ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ منع کیا
رسول خدا ﷺ نے اس سے کہ گچ کی جاوے قبر پر اور اس سے
کہ کوئی بیٹھے اُسپر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ قبر کو گچ کرنا پختہ بنانی اور قبر پر مقبرہ عمارت بنانا اور
قبر پر اپنی حاجت مراد کے واسطے یا مراقبہ کرنے کو مجاور
خادم بنکر بیٹھنا حرام ہے کسی ہی کی قبر ہو * أَخْرَجَ

الترمذي عن جابر رض قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجصص القبور وان يكتب عليها وان توطأ * ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرون پر گچ کرنے سے اور قبرون پر لکھنے سے اور قبرونکو روندنے سے * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرونکو گچ کرنا پختہ بنانی قبرون پر کچھ آیتین یا حدیثین یا کچھ اور اشعار وغیرہ لکھہ دینا * یا تختے وغیرہ پر لکھکر وہان لگانا * اور قبرون پر پانو رکھکر چلنا حرام ہی * پھر کسی ہی کی قبر ہو کسی کے واسطے درست نہین * اخرج الشيخان عن عايشة رض قالت لما اشتكى النبي صلى الله عليه وسلم ذكرت بعض نسائه كنيسة يقال لها مارية وكانت ام سلمة وام حبيبة اتتا ارض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها فرفع راسه فقال اولئك اذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا ثم صوروا فيه تلك الصورا واولئك شرار خلق الله * ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ جب بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تو ذکر کیا بعضے بی بیون نے ایک گرجے کا جسکو ماریہ کہتے
ہین * اور بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ گئین تھین حبشہ کے
ملک کو * سو اُنہون نے ذکر کئین اُسکی خوبیان اور اسمین
کی تصویرونکا حال * تو اٹھایا پیغمبر خدا ﷺ نے اپنا سر پھر
فرمایا کہ اُن لوگون مین جب کوئی نیک مرد مر جاتا ہے تو بناتے
اسکی قبر پر مسجد * پھر بناتے اُسمین وہ صورتین * وہ
لوگ بہت برے ہین اللہ کے سب خلق سے * ف * یعنے
بی بی اُم سلمہ اور بی بی ام حبیبہ حضرت کی بی بیان حبشہ
کے ملک کی طرف گئین تھین * وہان نصارے کا ایک
عبادت خانہ کہ ماریہ اسکا نام تھا دیکھہ آئی تھین * کہ اُسمین
تصویرین بنی ہوئی تھین * سو حضرت سے اُنہون نے اُس
مکان کا اور اسمین کی تصویرونکا ذکر کیا * تو حضرت نے
باوجود بیماری کے اپنا سر مبارک اُٹھاکے فرمایا * کہ یہود
نصارے کا یہہ دستور تھا کہ جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو
اُسکی قبر کے پاس ایک مسجد بنا دیتے * اور اُس
مین اُس مردکی تصویر بنا دیتے * سو وہ یہود نصارے اللہ کی
ساری خلقت سے برے تھے کہ ایسے کام کرتے تھے * اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے پاس یا قبرستان مین

مسجد بنانا بہت برا ہی * پھر وہان تصویرین بنانی اور بھی برا
ہی * اور نصارے اور یہود کی رسم ہی * سو مسلمان کو
اس سے نہایت پرہیز کرنا چاہئے * اور جو بناوے وہ
ہمارے خلق کے بدون سے زیادہ بد ہی * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ
عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ فَأَخَذْتُ
نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ فَجَذَبَهُ حَتَّى
هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ
* ترجمہ مشکوٰة کے باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
ﷺ نکلے جہاد کو تو مین نے لیا ایک نمط * یعنے کپڑا اونی دار *
تصویردار بنایا اسکو دروازے پر پھر جب آئے حضرت تو دیکھا اس
کپڑے کو تو کھینچا اسکو اسقدر کہ پھاڑ ڈالا اسکو بعد اسکے فرمایا
کہ اللہ تعالی نے نہین اجازت دی ہم کو کپڑا اوڑھانے کی
پتھر اور مٹی کو * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر
پر چادر قبرپوش ڈالنا اور مقبرے پر غلاف اوڑھانا * اور
جھنڈے پر یا کسی بزرگ کے نام کی چھڑی پر غلاف
چڑھانا * اور کپڑے کی دیوارگیریان اور چھتین لگانی
درست نہین * اور ایسے کام سے پیغمبر خدا ﷺ ناراض اور

بیزار ہوتے ہیں * مسلمان کو بموجب اس حدیث کے
چاہئے کہ جہاں کہیں ایسا دیکھے توحتی المقدور دور کردے
اور بگاڑ ڈالے * أَخْرَجَ أَبُو دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ
زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ ۔
* ترجمہ مشکوٰۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ میں لکھا
ہی کہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباس
رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ
نے اُن عورتوں کو جو زیارت کریں قبروں کی اور اُن لوگوں
پر لعنت خدا کی جو بناویں قبروں پر مسجدیں اور روشن
کریں قبروں پر چراغ * ف * قبروں پر چراغ و شمع
جلانا روشنی کرنی خواہ خود کرے خواہ اس واسطے اپنا
پیسا خرچے سو موجب لعنت کا ہی * اور عقل کے بھی خلاف
ہی * اسواسطے کہ چراغ سے فائدہ یہ ہی کہ اندھیری
میں روشنی ہو * تا کہ آدمی اپنا کام کرے پھر جب کام سے
فارغ ہوا اور سونے لگے تو گل کردے * سو وہان مردیکو روشنی
کی کیا حاجت کچھ کام اُسکو لگا نہیں * اور سواے اسکے اگر وہ
نذر خدا کا مقبول ہی تو اُسکے واسطے خدا کی طرف سے

روشنی ہی پھر یہہ روشنی فضول ہی * اور اگر وہ بد کار ہی تو عذاب اور حساب مین گرفتار ہی اُسکو یہہ روشنی کیا درکار ہی * اور علاوہ اسکی قبر کے اوپر کی روشنی سے اندھیرا کیونکر جاوے * یہہ چراغ جلانا روشنی کرنی ایک تو اسراف ہی * دوسرے شرع اور عقل کے خلاف ہی * اور جلانے والا اور جلوانے والا دونون خدا کی لعنت سے روسیاہ ہین * اور قبر پر مسجد بنانی اگر نماز کے واسطے ہی تو جہان قبر زیر نگاہ ہو وہان نماز درست نہین * اور نماز بھی مردے کی تعظیم کے واسطے ہی تو کفر ہی * اور اگر مسجد وہان بنانی نام کے واسطے ہی تو حرام ہی اور اسراف * اور اگر مردے کی تعظیم کے واسطے مسجد ہی تو وہ مسجد مردے کے واسطے ٹھہری خدا کا مکان مخلوق کے واسطے بنایا یہہ شرک ہی * پھر ایسی مسجدین بنانے والے پر بھی خدا کی لعنت ہی * اور معمار بھی اسمین شریک ہی * اور عورت کو اگر خاوند مرضی سے قبر کی زیارت کو جانے دے * تو اُس خاوند کو بھی لعنت نصیب ہی * اسواسطے کہ برا کام کرنا اور کرانا اور برے کام کی اجازت دینی برابر ہی * أخرج في الموطا عن مالك انه بلغه ان علي بن ابيطالب يتوسد القبور

وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَـا * ترجمہ موطا کے باب الوقوف للجنائز والجلوس علی المقابر مین لکھا ہی کہ امام مالک نے نقل کیا کہ علی رض تکیہ لگالیتے تھے قبروں سے اور لیٹ جاتے تھے قبر پر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس جا کر بیٹھ جانا یا اتفاقا بعض وقت قبر سے تکیہ لگا لینا مضایقہ نہین * منع وہی ہی جو قبر پر مجاور بنکر بیٹھے یا وہان مجلس کرے یا وہان مراقب ہو کر بیٹھے یا مردے سے استمداد و استعانت کے واسطے بیٹھے * اَخْرَجَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہی کہ ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے ذکر کیا کہ ابو سعید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ سب زمین مسجد ہی * یعنے نماز کی ہی * سواے قبرستان اور حمام کے * ف * یعنے قبرستان اور حمام مین نماز درست نہین * اَخْرَجَ اِبْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب

زیارۃالقبور میں لکھا ہی کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ منع کیا تھا میں نے تمکو قبرونکی زیارت کرنے سے سو تم قبرونکی زیارت کرو اسواسطے کہ قبروالے کے پاس جانا بے رغبت کرتا ہی دنیا سے اور یاد دلاتا ہی آخرت کو * ف * حضرت نے پہلے قبر کے پاس جانے کو مطلق منع فرمایا تھا * بعد اُسکے یہہ اجازت دی اور فرمایا کہ قبر کے پاس جایا کرو کہ اسمین دو فائدے ہیں * ایک یہہ کہ دنیا کی طرف سے رغبت کم ہو * دوسرا یہہ کہ موت اور قیامت یاد آوے * سو وہ یون ہی کہ جب آدمی اس بات سے قبر کے پاس گیا اور اسنے خیال کیا کہ یہہ مردہ کبھی دنیا مین زندہ تھا چلتا پھرتا تھا کھاتا پیتا * طرح طرح کی آرزو دل مین اور حوصلے ارادے رکھتا تھا * دوست آشنا کے ساتھہ مجلسون مین گرم کرتا تھا اور سب اسکے ہمنشین محظوظ تھے * اور کیا کیا بڑے بڑے ارادے رکھتے تھے کہ آئندہ کو یون کرینگے اور ایسا ہوگا * اور آج یہہ شخص قبر کے اندھیرے گڑھے مین اس مین بے یار و غمخوار اکیلا زور وزور اکیلا پڑا ہی * کہ اب اسکو نہ آشنا پوچھتا ہی نہ یار خبر لیتا ہی * نہ جورو لڑکے کام آئے نہ بھائی بند اور ساتھہ

گئے * اب اس جگہہ اسکو خدا سے کام پڑا * اور کوئی
کام نہ آیا * پھر اسیطرح ایک دن مجھکو بھی مرنا ہی * اور
دنیا سے سب بھائی برادر جورو لڑکے نوکر چاکر گھر بار مال
متاع چھوٹ جائیگا * اور عمل اپنا ساتھہ جائیگا * اور صرف الله
ہی سے کام پڑیگا * جب آدمی یہہ خیال کریگا تو البتہ دنیا کی
خواہش اور حرص کم ہوگی * اور موت اور آخرت یاد آویگی *
خصوصا پرانی ٹوٹی قبروں کے دیکھنے سے یہہ فائدہ اور بھی
زیادہ ہوتا ہی * تو آدمی البتہ نیک کام کرنے لگتا ہی اور
برے کام سے باز رہتا ہی * تو اسواسطے اسطرح پر قبر کی
زیارت کرنی جایز اور مباح اور سنت ہی * اور جس زیارت
سے کہ نہ دنیا کی رغبت کم ہو نہ آخرت یاد آوے وہ زیارت
درست نہیں * پھر جو کوئی قبر کی زیارت کو اسواسطے جاوے
کہ وہاں نماز پڑھے اور قبر کا طواف کرے یا اسکو بوسہ دے
* یا اپنے رخسارے اور چھاتی قبر پر ملے اور اُن مردوں کو پکارے
اُن سے مدد مانگے روزی اولاد بیمار کی شفا قرض سے چھٹکارا
چاہے * یا اور کچھ حاجت مانگے * یا وہاں چادر شامیانہ نقارے
کھانا مٹھائی چڑہاوے * یا لڑکوں لڑکیوں عورتوں کو لیجاوے *
یا وہاں زور شور کی مجلس میلا کرے * یا اور کچھ خرافات

کرے سو وہ بدعتی ہی * یا شرک * یا مرتکب مکروہ کا * یا فعل حرام کا * سواس زمانہ مین اکثر لوگ قبرون پر انہین کامون کے واسطے جاتے ہین * دنیا سے بے رغبتی اور آخرت یاد کرنے کو کوئی نہین جاتا * بلکہ دنیا ہی کی رغبت کے سبب جاتے ہین * اور جو کوئی منع کرے تو واہی تباہی دلیلین اس کے مقابلہ مین لاتے ہین * اور سبب اسکا یہہ ہی کہ بعضے مولوی دنیا طلب اور نام کے مشایخ عاقبت ساب قبرون پر جاکر مراقب ہوکر بیٹھنے لگے * عرس کرنے لگے * روشنی راگ وہان ہونے لگا * اور روتی گیتا حلوا شیر مال چڑھنے لگا * چادرین مفت کی آنے لگین * اور عورتین جوان بوڑھیان وہان جانے لگین * نوبت نقارے بجنے لگے * نذر نیاز کا روپیہ پیسا جمع ہونے لگا * وے مولوی مشایخ مجاور عوام جاہلون کے خراب کرنے کو دو چار ادھر ادھر کے قصے کہانیان اُن قبرون والون کی بنالین * دو ایک روایتین جھوٹی سچی نکال لین * دو تین حدیثین اور جگہہ کی اپنے مطلب پر لگالین * اپنی دنیا کی تباہ کی * اور عوام کی عاقبت کو تباہ کی بلکہ اپنا دوست باہ کیا * پھر اب کے لوگ اُنکے کام کی اور اُنکی بات کی سند پکڑنے لگے * حالانکہ مسلمان کو اللہ رسول کے

سوائے کسی کی سند پکڑنی نہ چاہیے * اسواسطے ایک
* فصل علیحدہ بیان کی جاتی ہے سنا چاہیے *
* الفصل السادس في ذکر رد بدعة التقليد *
ترجمہ فصل چھٹی تقلید کی بدعت کے رد کے بیان مین
* ف * یعنے اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی
جن سے تقلید کی برائی اور تقلید کا رد ثابت ہوتا ہی * سو سنا
چاہیے کہ اکثر لوگ مولویون اور درویشون کے کام اور
کلام کو سند پکڑتے ہیں اور اُنکے کام اور کلام کی پیروی کرتے
ہیں * اور اُنکے حق مین یہہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو اُنھون نے کیا اور
کہا وہی ٹھیک ہی اور اللہ کی راہ وہی ہی * پھر خواہ وہ
کام اور کلام خدا اور رسول کے قرآن وحدیث کے خلاف ہو خواہ
موافق * اور کہیں سے اُسکی سند ہو یا نہو * گویا اُن مولویون
درویشون ہی کو حاکم مشرع اور شارع جانتے ہیں * پھر
اگر کوئی اُن مولویون درویشون کے قول و فعل کے
خلاف آیت وحدیث پڑھے * تو اُسکا انکار اور اُسکے مطلب
مین تکرار کرنے کو موجود ہو جاتے ہیں * اور ایمان جائے یا
رہے کا کچھ لحاظ نہین کرتے * اور اصل بات یہہ ہی کہ حاکم
مطلق اللہ ہی ہے اُسی کے حکم کو ماننا چاہیے * اُسکے سوائے

اور سب کا حکم ماننے * اور رسول کا حکم ماننا خدا ہی کا حکم ہے * خود پیغمبر بھی حاکم نہین * پھر اور کوئی مجتہد اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی ملان طالب علم اور غوث اور قطب اور ولی اور پیر و شہید مشائخ پیر زادے خادم مجاور مرید تو کس گنتی اور شمار مین ہین * مگر ہان قرآن و حدیث کی بات جو نہ جانتا ہو وہ اُن واقف کار لوگون سے دریافت کرلے * کہ یہہ بھی اللہ تعالی ہی کا حکم ہے * فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ * یعنے جو تم نجانو تو پوچھہ لو یاد رکھنے والے لوگون سے * تو اسواسطے مجتہد اور امام اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی سے مسئلہ شریعت کا اور غوث قطب ولی مشائخ سے مسئلہ طریقت کا دریافت کرلے * مگر اُنکو حاکم شریعت کا نجانے * اور جو مسئلہ کہ قرآن مین مفصل مذکور نہین اسکا حال حدیث سے دریافت کرے اور جو حدیث مین بھی صریح بیان نہو وہ پیغمبر خدا ﷺ کے اصحابون کی اجماع سے دریافت کرکے اُس اجماع کے موافق عمل کرے * اسواسطے کہ حدیث کے رو سے صحابہ کی اجماع کی پیروی کرنے کا حکم ثابت ہے * پھر جو مسئلہ کہ اجماع سے ثابت ہو یعنے صحابہ رضی اللہ تعالی

عنہم کے وقت مین اب واقعہ نہوا جو امت پر تو وہ حکم ٹھہرا کر
اجماع کرتے * تو ایسی بات مین مجتہدون کے قیاس صحیح
کے موافق عمل کرے * پھر وہ مجتہد بھی ایسا ہو کہ جسکا
اجتہاد امت کے اکثر عالم مسلمانون نے قبول کیا ہو *
جیسے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک اور امام
احمد * اور قیاس بھی فاسد نہو * تو معلوم ہوا کہ پکا مسئلہ وہی
ہی جو قرآن کی آیت سے معلوم ہو * اسواسطے کہ قرآن
محفوظ ہی متواتر * اُسکے بعد وہ مسئلہ ہی جو حدیث سے
ثابت ہو اسواسطے کہ وہ کلام پیغمبر معصوم کا ہی * مگر
قرآن کا مسئلہ اس سے زیادہ پکا اور مضبوط ہی * کہ حدیث
مین راویون کو بھی دخل ہی اور راوی معصوم نہین * پھر
اُسکے بعد وہ مسئلہ ہی جس پر اصحابون نے اتفاق و اجماع
کیا * ہرچند وہ لوگ حضرت کی صحبت مین رہے * اور ہر کا
کا حکم سنا کئے اور ہر فعل حضرت کا دیکھا کئے * اور قرآن و حدیث
کا مطلب اور اللہ رسول کی غرض اور اُنکو ہر کام کی وجہہ
دریافت ہوئی مگر پھر بھی معصوم نہ تھے * اور اجماع کے مسئلہ
مین کچھ فی الجملہ اُنکی عقل کو قیاس مین دخل ہوا * اسواسطے
وہ مسئلہ اجماعی اُس نص صریح حکم خدا و رسول کے درجہ کو

نہ پہنچیگا * پھر ان تینوں طرح کے مسئلوں سے ضعیف وہ مسئلہ ہی جو مجتہدوں نے اپنے قیاس سے بموجب حکم آیت فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ کے نکالا * اسواسطے قیاس مین عقل بشری کو بھی بہت دخل ہی * اور جب عقل کو دخل ہوا تو چوک بھول بھی ممکن ہی بلکہ اکثر ہوجاتی ہی * چنانچہ اکثر مسئلون مین خود امام اعظم رح اور امام شافعی رح وغیرہ نے رجوع کیا * کہ پہلے کچھہ کہا تھا پھر بعد مدت کے اُنکو اور طرح پر تحقیق ہوا تو اُس طرح پر فرمایا * پھر اور مولوی مشائخ جو اپنی عقل کو دخل دیکر کوئی بات نکالین تو اُسکا کیا ٹھکانا * مگر ہان اگر اکثر عالم دیندار متقی پرہیز گار اُس مسئلہ کو قبول کرلین تو البتہ وہ بھی معتبر ہی * غرض کہ مسلمان کو چاہیے کہ جب تک مسئلہ قرآن حدیث سے ثابت نہو تب تک مجتہد کی پیروی اور تقلید کرے * اور تحقیق کی فکر مین رہے اور کوشش کرے * محض تقلید ہی پر خاطر جمع کرکے نہ بیٹھہ رہے * پھر جب قرآن حدیث سے ثابت ہوجاوے تو اُسکے موافق عمل کرے پھر تقلید حرام ہی * اور تقلید کے معنے یہہ ہین کہ بے دلیل کے دریافت کئے کسی کے حکم کو مان لینا * اور یہہ دریافت نکرنا کہ اُس نے کس سبب

نے یہہ حکم کیا * سو اکثر لوگ جو اکثر مولویون درویشون
کے بے سند کام اور کلام کو سند پکڑتے ہیں اور اُسکی
تحقیق نہین کرتے * گویا اُن مولویون درویشون کو حاکم
شرع کا جانتے ہیں * سو ایسی تقلید بدعت اور حرام ہی
* قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ * ترجمہ فرمایا
الله صاحب نے یعنے سورہٗ انعام بین کہ حکم کسی کا نہین
سواے الله کے * ف * یعنے یہہ کسیکی شان نہین اور
کسی کا مرتبہ نہین کہ وہ مخلوق پر اپنی طرف سے حکم اپنا جاری
کرے اور خلق پر واجب ہو کہ اُسکا حکم مانین * اسواسطے
کہ سب مخلوق کا خالق مالک الله ہی ہی تو حکم بھی اُسیکا چاہئے *
اور مخلوق کو اُسی کی حکم برداری کرنی چاہیے * اس آیت
سے معلوم ہوا کہ خود کسی عالم فاضل ملا مخدوم مشائخ
کا حکم خلق پر جاری نہین ہو سکتا * مگر ہان جسکی حکم برداری
کا الله تعالی حکم دیوے تو اُسکا حکم ماننا چاہئے * تو وہ اُسکا حکم
اُسکی طرف سے نہ ٹھہرا بلکہ الله کا حکم ٹھہرا * جیسے الله نے
لوگون کو حکم دیا کہ پیغمبر کا حکم مانو * اور رعایا کو حکم دیا کہ اپنے
بادشاہ کا حکم مانو * اور عورت کو حکم کیا کہ اپنے خاوند کا حکم مانے *
اور اولاد کو حکم دیا کہ مان باپ کا حکم مانو * اور غلام کو حکم

گویا کہ اپنے میان کا حکم مانے * مگر وہ حکم جو بادشاہ * اور خاوند
* اور ماں باپ * اور میاں خلاف حکم خدا کے نہ بتاویں *
اور پیغمبر معصوم ہیں وے خلاف حکم خدا کے نہ بتاوینگے *
البتہ جو حکم کہ پیغمبر مشورہ کی راہ سے بتاویں * اسمیں
آدمی کو اختیار ہی چاہے کرے چاہے نکرے * پھر اور کسی
امیر و مولوی مشایخ کا حکم کیا ہی جو باوجود مخالفت حکم خدا
کے اسکو مانیے * اور جب سے خدا کے حکم کو ماننا واجب ہی
اور کسی مولوی درویش کے حکم کو ماننا شرک ہی
* قال اللہ تبارک وتعالی اتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا
وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ * سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ * ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ براءت میں کہ ٹھہرایا ہی
اپنے عالموں اور درویشوں کو مالک اپنا ورے اللہ سے
اور مریم کے بیٹے مسیح کو حالانکہ انکو حکم یہی ہوا ہی کہ بندگی
کریں ایک مالک کی کہ نہیں کوئی مالک سواے اسکے
سو وہ نرالا ہی انکے شریک بنانے سے *
* ف * یعنے اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہیں * اور اس سے
چھوٹے اور مالک ٹھہرائے ہیں جیسے مسیح پیغمبر اور

مولوی اور درویش کہ اُنکا بھی حکم اپنے اوپر واجب فرض جانتے ہیں جیسا اللہ کا حکم * حالانکہ اس بات کا اُن کو حکم نہیں ہوا اور اس نے اُن پر شرک ثابت ہوتا ہی * اور اللہ نرالا ہی اُس کا کوئی شریک نہیں ہوسکتا نہ چھوٹا نہ بڑا * نہ عیسی مسیح نہ پیغمبر نہ مولوی اور درویش بلکہ یہ سب اُسکے بندے ہیں جو محکوم * پھر یہ کہان سے خود حاکم اور مالک ہو گئیے * کہ اپنی راے سے مسئلہ بناوین اور خدا کے حکم قرآن مین اپنے حکم کو دخل دین * قال اللہ تبارک وتعالی اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ شوری مین کہ اُنکے شریک ہیں کہ اُنھون نے راہ ڈالی ہی اُنکے واسطے دین کی جسکا حکم نہین دیا اللہ نے * اور اگر نہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ کر دیا جاتا اُنمین * اور بیشک نا انصافون کے واسطے عذاب دردناک ہی * یعنے بہہ بڑی نا انصافی ہی کہ اللہ کی حکومت کی شان مین دخل دیجیے * سو جو لوگون نے دین کی بات مین راہ نکالی ہین اپنی طرف سے کہ اُس بات کا اللہ نے حکم نہین

دیا * سو کیا اُن لوگوں کو لوگ اللہ کا شریک سمجھتے ہیں جو اُنکی راہ پر چلتے ہیں * سو یہ لوگ بڑے نا انصاف ہیں تو اگر اللہ نے قیامت کا دن فیصلہ کے واسطے نہ ٹھہرا دیا ہوتا تو ابھی اُن کا فیصلہ ہو کر اُن پر عذاب دردناک ہونے لگتا * مگر قیامت کو ہوگا * اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی طرف سے دین میں کوئی راہ نکالے پھر جو شخص اُسپر عمل کرے وہ شرک کی راہ چلتا ہی اور قیامت کو عذاب دردناک میں گرفتار ہوگا * قال اللہ تبارك وتعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَالِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نساء میں کہ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہیں تم میں سے پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اُسکو رجوع کرو اللہ کی اور رسول کی طرف اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر * یہ خوب ہی اور بہتر تحقیق کرنا ہی * ف * یعنی اللہ اور رسول کے حکم پر جب عمل کرو * پھر جو سب ایمان والے ہو اُنکے

کہنے پر بھی عمل کرو * اور صاحبان حاکم قاضی مفتی بادشاہ ہیں * پھر اگر اس حاکم کی اور تمھاری بات میں کچھ تنازع پڑے کہ تم کچھ کہو وہ کچھ کہے * تو اُسکو اللہ رسول کی طرف رجوع کرو پھر جو وہاں سے حکم ہو وہ عمل میں لاؤ * تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ اختلافی مسائل میں قرآن و حدیث کی طرف رجوع کیا چاہیے * جو اس سے ثابت ہو وہ ماننا چاہیے اور کوئی مطاع مطلق نہیں * اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم میں لکھا ہی کہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ علم تین ہیں آیت محکم یعنے * قرآن * یا سنت قایم یعنے حدیث * یا فرض برابر یعنے اجماع اُمت کا * اور جو سوائے اِسکے ہو وہ فضول ہی * ف * یعنے قرآن حدیث اجماع اُمت اُن تین اُصول سے دین کی بات معلوم ہوتی ہی اور مسئلہ قرار پاتا ہی * اور جو دلیل کہ سوائے قرآن حدیث اجماع اُمت کے ہو وہ فضول ہی لایعنی جیسے ہنر کی بات *

أخرج البيهقي عن إبراهيم بن عبد الرحمن العذري قال قال رسول الله ﷺ يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابرہیم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ سب کہتے ہیں اس علم کو سب پچھلے لوگون مین سے جو عادل ہیں مٹاتے ہیں اُس سے بگاڑنا مبالغہ کرنے والون کا اور جھوٹھ باندھنا جھوٹھون کا اور کل بیٹھلانا نادانون کا * ف * یعنے آیندہ کو کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن وحدیث کے مطلب مین مبالغہ کر کے اُسکے معنے بگاڑ دینگے * اور کچھ لوگ قرآن وحدیث کے لفظون مین کچھ لفظ یا معنون مین کچھ معنے اپنی طرف سے لگا دینگے * اور کچھ نادان لوگ ایسے ہونگے جو قرآن وحدیث کے مشکل مقامون کے معنے درست کرینگے * اور اُن معنون کی کل بیٹھلا دینگے * پھر ایک لوگ عادل منصف لیاقت والے ایسے ہونگے کہ اپنے اگلے لوگون سے اس قرآن
[illegible] مطلب قرآن اور حدیث کا

متا دینگے * اور جو وتھے انکا جھوٹھہ باندھا ہوا دور کر ینگے * اور
نادانون کی تاویل کی ہوئی کو متا دینگے * تو اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ علماء دیندار کو مناسب ہی کہ دین کے مسائل
مین جو غالیون نے تحریف کردی اور مبطلین نے جو جھوتھی
باتین بنالین اور جاہلون نے جو تاویلین نکالین ہین اُسکو متا
دین * اور سواے قرآن حدیث کے ایسے لوگون کی بات
کی پیروی نکرین * یہہ عجب حیرت کی بات ہی کہ اب
صرف نحو لغت منطق بیان معنی اصول سب علم تفسیر حدیث
پڑھکر حقیقت مسئلہ کی دریافت نکرین کہ یہہ مسئلہ کس
آیت سے اور کس حدیث سے نکلا ہی اور کہان سے لکھا
ہی اور بنا اس مسئلہ کی کس بات پر ہے * اُسکی مثال
ایسی ہی جیسے کوئی اپنی آنکھین بند کر مینچ لے اور اندھے
کی طرح اوروں کی آواز کے پیچھے چلے * ہان تقلید اُنھین
لوگون کے واسطے ہین جو قرآن وحدیث کا مطلب سمجھہ نہین
سکتے * اور جو علم اصول اور تفسیر وحدیث ولغت وصرف
ونحو جانتا ہو اُسکو یہی چاہیے کہ ہر مسئلہ کو اصول کے موافق
قرآن وحدیث سے مقابل کرے * اگر موافق پاوے
تو عمل کرے اور اگر مخالف پاوے تو قواعد اصول کے موافق

اُسکی تاویلیں صحیح مین فکر کرے * پھر اگر صریح مخالف پاوے تو اُسکو رد کرے اور نمانے پھر کسیکا قول ہو * خواہ امام کا * خواہ مشائخ کا * کیا تعجب ہی کہ اُس امام و مشائخ کو غلطی ہو گئی ہو * اسواسطے کہ سوا اے پیغمبر کے کوئی معصوم نہین * اہل سنت کا عقیدہ یہی ہی کہ المجتہد قد یخطی یعنے مجتہد کبھی خطا بھی کرجاتا ہی * تو واقف کار پر فرض ہی کہ اُس خطاکو مٹا کر درست کرے * اخرج الدارمي عن زياد بن حدير قال قال لي عمر هل تعرف ما يهدم الاسلام قلت لا قال يهدمه زلة العالم وجدال المنافق بالكتاب وحكم الائمة المضلين *

ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہی کہ دارمی نے ذکر کیا کہ زیاد بن حدیر نے نقل کیا کہ مجھکو عمر رض نے کہا کہ بھلا تو جانتا ہی کیا چیز ڈھاتی ہی مسلمانی کو مین کہا نہین * فرمایا ڈھاتی ہی مسلمانی کو پھسل جانا عالم کا * اور جھگڑا منافق کا قرآن سے * اور حکم کرنا گمراہ کرنے والے حاکمون کا * ف * یعنے عالم مولوی جو پھسلے اور غلطی مین پڑجاوے * تو ایک عالم اُسکے پیچھے اُس غلطی پر چلکر غلطی مین پڑجاتا ہی اور دین اسلام مین خلل آتا ہی * پھر جو شخص اُس غلطی کو باوجود واقفیت کے

نہ ستاوے وہ گویا دین اسلام کے خلل کار واداوہی * اور
اب بہی جو لوگ ظاہر مین کلمہ گو مسلمان ہیئن اور باطن مین اسلام سے
کام نہین رکہتے جب قرآن کی بعضے آیتون کو نہ سمجہکے
لوگون سے بحث کرنے لگتے ہیئن تو اور لوگ بہی اُنکو دیکہکر خراب
ہوتے ہیئن * سو دین اسلام مین خلل آجاتا ہی * اور اسی طرح جب
حاکم امیر بادشاہ قاضی خود گمراہ ہوجاوین اور لوگون کو
حکم کرین * تو ہزارون خلقت خوف ور جاءین آکر گمراہ
ہوجاتی ہی سو دین مین خلل آجاتا ہی * تو دیندار کو چاہیے کہ ایسے
عالمون اور امیرون اور جہوتہے مسلمانون کی بات پر دہیان
نکرین اور نمانین بلکہ رد کرین * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى
الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ
بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الامارۃ
والقضا مین لکہا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ سننا اور حکم ماننا واجب ہی
مرد مسلمان پر خوشی اور ناخوشی کی چیزین جب تک اُسکو حکم نہو گناہ کا
پہر جب حکم کرے گناہ مین تو نہ سننا ہی اور نہ حکم ماننا * ف * یعنے حاکم
اگر گناہ کے کام کو نہ کہے تو اُسکا حکم ماننا اور اُسکی بات سننی

مسلمان آدمی پر فرض ہی * اور اگر وہ گناہ کے کام کو
کہے تو اُسمین اُسکا حکم ماننا حرام ہی * مثلاً حدیث سے
یہہ تحقیق ہوگیا کہ قبر پر گچ کرنا اور چراغ جلانا وغیرہ حرکات
حرام ہیں * پھر اُسکے خلاف اگر کوئی حاکم مفتی یا مولوی
مشائخ جایز کہے یا کسی کتاب مین کسی کا قول فعل
لکھا ہو تو اُسکا ماننا حرام ہی * یہی اور مسئلون کا بھی
حال ہی * اَخرَجَ فِي شَرحِ السُّنَّةِ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ *
ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الامارت والقضا مین لکھا ہی کہ
شرح السنہ مین ذکر کیا کہ نواس بن سمعان نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
ﷺ نے فرمایا کہ تابعداری نہین چاہیے کسی مخلوق کی
جس امر مین نافرمانی ہو خالق کی * اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قرآن کے خلاف کوئی کہے اور کتب بھی تقریر
بناوے نمانئے * بلکہ تمام مخلوق دنیا کے کہے تو بھی خلاف قرآن
کے نمانئے * اور جس بات مین خدا کا امر ہو چکا اُسکو
کوئی منع کرے خیال مین نہ لائیے * اور جو بات قرآن کے روسے
منع ہو چکی اُسکو کوئی کرنے کو کہے نمانئے * اور جو مانے وہ گویا
مخلوق کو خالق سے بڑا جانتا ہی * اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَءُ فِي سُورَةِ الْبَرَاءَةِ اتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا أَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَإِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ *

ترجمہ تیسیر الوصول کے کتاب التفسیر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عدی ابن حاتم نے نقل کیا کہ مین آیا پیغمبر خدا ﷺ پاس اور میرے گلے مین سونے کا چلیپا تھا تو فرمایا کہ ای عدی پھینک دے اپنے پاس سے بت کو * اور مین نے سنا آنحضرت سے کہ پڑھتے تھے سورۃ برات مین یہہ آیت کہ اتخذوا احبارہم الخ کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ٹھہرایا ہی اپنے مولویون اور درویشون کو رب اپنا اللہ سے ورے * اور فرمایا حضرت نے وہ اوسکو پوجتے نہین تھے اونکو لیکن حلال جانتے تھے وہ اوسکو جو وے حلال بنا دیتے تھے * اور حرام جانتے تھے جو چیز وے حرام کہہ دیتے تھے * ف * یہودیون نے اپنی دانست مین عیسی پیغمبر علیہ السلام کو سولی دی * سو اوس سولی کی شکل نصاری نے بنا کر تعظیم کرتے ہین اور اوسکو چلیپا کہتے ہین * اور سونے چاندی کا بنا کر گلے مین بطور تعویذ کے ڈالتے ہین * سو وہی

چاہیے تھا سو اُنہی کا عادی ہو گئے ہین تھا * سو حضرت نے
اُسکو بت فرمایا اور اُسکا پہننا ارشاد کیا * اور کلام اللہ کی
آیت پڑھکے اُسکا مطلب بیان کیا * کہ یہود نصارے اپنے
مولویون اور درویشون سے جو کام حلال سنتے
وہ کرنے لگتے اور حلال جانتے * اور جو حرام سنتے وہ حرام جانتے *
اور اللہ کی کتاب توریت انجیل سے اُسکو تحقیق نکرتے *
سو اُنکو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اُنہون نے اپنے مولویون
اور درویشونکو گویا اپنا رب مالک ٹھہرالیا کہ اُنہین کے حکم کو
مانتے ہین * خواہ وہ کتاب اللہ سے موافق ہو خواہ مخالف *
سو یہہ شرک ہی * تو اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مسلمان کو چاہیے کہ یہود و نصارے کی راہ و رویہ نہ اختیار کرے *
اور اصل حاکم اور شارع اللہ ہی کو جانے اور قرآن کو مقدم
رکھے * جسکی تابعداری کا قرآن مین حکم ہو اُسکی تابعداری
کرے اور نکہا مانے * اور قرآن کے خلاف کسی مولوی
مشایخ کا کلام نمانے * اللہ سب مسلمانونکو یہی توفیق دے
اور اپنی نیک راہ پر لگادے * اور یہہ جو بات لوگون مین
رایج ہو گئی کہ اللہ رسول کے کلام کو دریافت نہین کرتے
کوئی قصے بزرگون کے دیکھتا ہی کوئی تواریخ مین مشغول

ہی * کوئی کام بزرگون کے جمع کرتا ہی * تو اب کا سبب یہہ ہوا کہ اُن لوگون نے اپنے باپ دادیکو اسی وضع پر دیکھا * پھر ہونے ہونے یہہ رسم پڑ گئی اور اسکی قباحت نظر سے چھپ گئی * اسواسطے اس مقام پر رسوم کی قباحت بیان کرنی مناسب معلوم ہوا اور ایک فصل اسبات مین بھی علحدہ لکھی جاتی ہی *

الفصل السابع فی ذکر رد الرسوم

ترجمہ ساتوین فصل رسمون کے رد کے ذکر مین * ف * جو چیز خواص اور عوام اکثر لوگون مین رایج ہوئی اور وے لوگ اُسکو برابر سمجھین اگرچہ اُسکا کرنا ثواب یا نکرنا عذاب نجانین * مگر اُسکے نکرنے والے کو کوئی اُنمین مطعون نکرے بلکہ نکرنے والا مطعون ہو اور لوگ اُس پر تعجب کرین * پھر خواہ وہ کام شرع کے رو سے جایز اور مباح ہو خواہ مکروہ و حرام ہو اسبات کا کچھ اسمین لحاظ نہو * صرف زمانے کے رواج کا لحاظ ہو ایسے کام کو رسم کہتے ہین * پھر ایسے کام اصل شرع کے رو سے اگرچہ جایز اور مباح ہون * مگر جب اُن کامون کو شرعی کام کی طرح لازم کرنے لگین اور کرنیوالے کی تعریف اور مدح * اور نکرنیوالے کی ہجو و مذمت

ہونے لگے * اور ایسے بعضے کاموں میں ہوتے ہوتے آخر کو یہہ نوبت
پہنچی کہ مکروہ اور حرام بلکہ کفر و شرک اُس کام کے سبب
ہونے لگے ہیں * تو ایسے کام کبھی بدعت کبھی مکروہ کبھی حرام
کبھی کفر و شرک میں شمار ہو کر شرع کے رو سے
منع ہو جاتے ہیں * رسم کی مثال یہہ ہی کہ مثلاً قربانی
کرنی دسویں اور گیارہویں اور بارہویں ان تاریخوں
میں ذالحجہ کے شرع سے جایز ہی * پھر اکثر لوگ
جانور اُسی روز اگرچہ گران قیمت اور مشکل سے بتلاش
ملے * اور دوست آشناؤں فقیروں محتاجوں کو اُس روز
گوشت کی چندان احتیاج بھی نہیں ہوتی * اور ہرچند عید کی
نماز میں دیر ہو حالانکہ دور دور تک اور بھی قربانی کا وقت
ہی * مگر اکثر لوگ صرف رسم و رواج کے لحاظ سے
مخصوص عید کے روز قربانی کرتے ہیں * ایک مثلاً جس روز
کوئی مر جاوے اگرچہ اُس روز غم و الم سے فرصت نہو
اور محتاج بھی ہو * اور موسم برسات کا ہو اور گھر والوں
میں کوئی بیمار بھی ہو * اور پڑھنے پڑھانے میں خلل آتا ہو *
یا ضروری موقوف ہوتا ہو * اور عبادت اطمینان سے
نہو سکے * اور ...

سے خراب ہوتا ہو * اور نوبت سودی قرض لینے یا بھیک
مانگنے کی پہنچے * مگر موت کے دن * یا تیسرے دن تک * یا ساتویں
دن * یا چالیسویں * یا چھ ماہی یا برسی کے روز ضرور
ہیں کہ اس مردے کے سبب کھانا پکے اور بانٹا جاوے *
حالانکہ اور روز بھی کھانا پکا کر مردے کی طرف سے خیرات
کرنا جائز اور مباح ہی * مگر لوگ صرف رسم و رواج کے
سبب انہیں دنوں میں کرتے ہیں * اور نہ کریں تو مطعون ہوں *
یا مثلا جب عورت کا شوہر مر جاوے باوجودیکہ اسکو خواہش
ہو * اور بے وارثی کے سبب محتاجی ہو * اور کوئی باہر کے
کام کرنیوالا اسکا نہو * اور اکیلی اداس گھر بیٹھی رہتی ہو *
اور شرع کے رو سے دوسرا نکاح جائز بھی جانتی ہو *
مگر وہ صرف رسم رواج کے سبب دوسرا خاوند نکریگی تو لوگ
اسکو اچھا کہینگے * اور کرے تو اسپر طعن کرین * یا مثلا
نکاح اور ختنے اور بسم اللہ وغیرہ میں باوجود فقیری و محتاجی
کے اگرچہ سودی قرض لینے یا بھیک مانگنے کی نوبت پہنچے *
مگر جہیز معمولی اور کھانا برداری کا * اور کپڑے وغیرہ
رسمیں خاندانی * بلکہ اور خرافاتیں ناچ باجا راگ رنگ
ضروری ہوویں * اگرچہ وہ لوگ ان رسموں کو فرض واجب

سنت مستحب نہ جانین * مگر صرف رسم رواج کے سبب
کرتے ہین * نہ کرین تو مطعون ہون اور کرین تو تعریف ہو *
سوایسی باتونکی جو رسم ٹھہر گئی ہی اس فصل مین ردہی *
تو اب معلوم کیا چاہیے کہ بعضے اگلے نیک لوگون نے بعضے مباح
کام اُسوقت مین اُسمین کچھ مصلحت سمجھکر کسی فائدہ
کے واسطے کرنا تجویز کئے * پھر اور لوگ بھی اُس فائدہ
کے سبب اُن کامونکو کرنے لگے * پھر ہوتے ہوتے خواص و عوام
مین وہ کام رایج اور جاری ہو گیا * اور عوام کے نزدیک
اُس فائدہ کا لحاظ نرہا اور وہ کام باقی رہا * اور بسبب رواج
کے رسم پر گئی * اُسکے کرنے والے کی تعریف اور نکرنے
والے کی مذمت ہونے لگی * پھر یہان تک نوبت پہنچی کہ اگر
کوئی شخص اُس سے بہتر طریقہ اُسی کام مین زیادہ فائدیکا
نکالے تو اُسکو کوئی نمانے * مثلاً اگلے عقلمندون نے مردونکو ثواب
پہنچانے کے واسطے کھانا پکاکر خیرات کرنا مقرر کیا تھا * اور
بموجب مسئلہ کے صدقہ خیرات رشتہ مند محتاجونکو پہلے
دینا چاہیے * سو وہ لوگ رشتہ مند محتاجون کو وہ خیرات
کا کھانا اول دیا کرتے تھے * پھر ہوتے ہوتے اب یہہ نوبت پہنچی
کہ اُس کھانے مین اب خیرات او ثواب کا لحاظ مطلق

کرنا * لوگ صرف رسم و رواج کے سبب کھانا پکا کر
رشتہ مندون مین حصہ مقرر کر کے تقسیم کرتے ہین * اور وہ رشتہ
دار اگرچہ غنی و دولتمند ہو مگر کھانیکا حصہ نہ پہنچے تو شکوہ کرے *
پھر اگر کوئی خیرات صدقے کا نام لے تو بعضے غیرت والے
رشتہ مند قبول نکرین اور وہ کھانا نہ لین * تو اب یہ رسم
ٹھہر گئی خیرات صدقہ کرنا * پھر اب اگر کوئی نقد یا کپڑا
خیرات کرکے یا اور طرح سے مردونکو ثواب پہنچاوے *
اور رسم کے طور پر کھانا نکرے تو اِسقدر مطعون ہو
کہ اگر کچھ بھی نکرے تو اُسقدر مطعون نہو * اسی طرح
کھانے پر فاتحہ پڑھنا اور شادی اور غمی وغیرہ سب امورمین
رسمین رائج ہوگئین * کوئی بات اگر اور طرح پر ہو تو لوگ
نہ مانین اور تعجب کرین بلکہ برا کہین * اور اگرچہ برا ہی کام
ہو مگر جب رسم ہوگئی پھر کوئی نہ تعجب کرتا ہی نہ انکار
رکھتا ہی * مثلاً اگر کوئی کسی فرنگی یا چمار یا بھنگی کے گھر
کا کھانا کھالے یا پانی پی لے تو مطعون ہو * اور ہندو کے گھر کا
کھانا پانی کوئی برا نہین سمجھتا * سبب یہی ہی کہ اُسکا
رواج نہین اِسکی رسم پڑ گئی * اور حقیقت مین دونون ایک
ہین * یا اگر کوئی مسلمان دوکاندو کنہیا کا جنم کرے تو مطعون

ہو * اور سب سامان کھانے اور ہولی دیوالی اپنے گھر کرتے ہیں
کوئی برا نہیں سمجھتا * سبب یہی ہی کہ رواج نہیں اسکی
رسم پر گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہیں * یا اگر کوئی
اپنے لڑکے کو جنو پہناوے تو مطعون ہو * اور لڑکون کی
چوٹیان رکھتے اور بدھیان پہناتے ہیں اور کوئی برا نہیں سمجھتا *
سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہیں اسکی رسم پر گئی
اور حقیقت مین دونون ایک ہیں * یا اگر کوئی حضرت عیسی
کے تولد کے بڑے دن کی محفل کرے تو مطعون ہو * اور
مولود شریف کی محفلین کرتے ہیں اور کوئی برا نہیں
سمجھتا سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہیں اسکی رسم
پر گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہیں * یا اگر کوئی خچر
یا گدھے پر چڑھے تو مطعون ہو اور چھوٹے ٹٹو پر سوار ہو
کوئی برا نہ سمجھے * سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہیں اسکی
رسم پر گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہیں * یا اگر کوئی
کسی مردے کے واسطے ایک سب سے علیحدہ مکان مین بناوے
تو بھروا ٹھہرے اور مطعون ہو * اور یہ جو لوگ ہزارون
مردون کے واسطے طایفے کے طایفے ایک مکان مین جمع کر دیتے ہیں انکو
کوئی برا نہین سمجھتا * سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اسکی رسم

پڑ گئی اور حقیقت میں دونوں ایک ہیں * یا اگر کوئی عورت کسی مرد کو زنا کرانے کے لیے نوکر رکھے تو تعجب آوے اور وہ مطعون ہو * اور کوئی مرد اگر کسی عورت کو زنا کے لئے نوکر رکھے تو کوئی برا نہ سمجھے * سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہیں اُسکی رسم پڑ گئی * اور حقیقت میں دونوں ایک ہیں * یا اگر کوئی عورت اپنا سر منڈاوے تو تعجب آوے اور وہ مطعون ہو * اور مرد داڑھی منڈاوے تو اُتنا تعجب نہ آوے اور اُسقدر برا نہ سمجھے * سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہیں اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونوں ایک ہیں * یا اگر عورت گھوڑے پر سوار ہو ہتھیار باندھے تو انگشت نما اور مطعون ہو * اور مرد جو مہندی مسی لگاوے سرخ کپڑے انگھوٹھی چھلے پہنے تو کوئی برا نہ سمجھے * سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہیں اُسکی رسم پڑ گئی * اور حقیقت میں دونوں ایک ہیں * یا اگر کوئی سور یا کتا یا گدھا کھاوے تو مطعون ہو * اور لوگ شراب اور سود اور رشوت کھاتے ہیں اور کوئی برا نہیں سمجھتا * سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہیں اُسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونوں

ایک ہیں * یا اگر مسلمان اپنے کو ہندت اور دیوتا یا مندر کہاوے تو مطعون ہو * اور ٹھاکر او ربابو اور کنور کہلاتے ہیں اور برا نہیں سمجھتے * سبب یہی ہے کہ ہند کا رواج ہے اُسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونوں ایک ہیں * یا اگر کوئی آدمی کے پرگین یعنے گوہ سے گھر لیپے تو مطعون ہو * اور جانور کے بسرگین یعنے گوبر سے مکان لیپتے بلکہ ہوتی پکاتے ہیں اور برا نہیں سمجھتے * سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج ہے اُسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونوں ایک ہیں * یا اگر کوئی شخص بند کوٹھری میں سوتا ہو اور کوئی اُس کوٹھری کی چھت پر بیٹھ کر اُسکو راگ سناوے اور اُس سے عرض معروض کرے اور جانے کہ وہ سوتا سنتا ہے تو لوگ احمق بناویں اور مطعون کریں * اور مردوں کی قبروں پر گاتے ہیں اور مردوں سے عرض معروض کرتے ہیں کوئی برا نہیں سمجھتا * سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج ہے اُسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونوں ایک ہیں * یا اگر کوئی کسی کو مسجد یا بیت المقدس یا توریت کہے تو مطعون ہو * اور کعبہ قبلہ کہتے ہیں اور برا نہیں سمجھتے * سبب یہی ہے کہ اُسکا

رواج نہین اُسکی رسم پر گئی اور حقیقت مین دونون
ایک ہین * یا اگر کوئی سلام کی جگہہ عبادت یا پرجا کہے تو
تعجب آوے اور مطعون ہو * اور آداب و کورنش
و بندگی کہتے ہین اور برا نہین سمجھتے * سبب یہی ہی
کہ اُسکا رواج نہین اُسکی رسم پر گئی اور حقیقت مین
دونون ایک ہین * یا اگر کوئی کپڑے پر یا کرسی پر فاتحہ دلاوے
تو مطعون ہو * اور کھانے پر فاتحہ دلاتے ہین اور برا نہین
سمجھتے * سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اُسکی رسم
پر گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین * یا اگر کوئی غیر
آدمی کسی کے گھر کے اندر چلا جاوے اور پردہ نشین
عورت سامہنے ہو تو مطعون ہو * اور دیور اور جیٹھ اور
خاوند کے بھانجے بھتیجے جوان گھرون مین بے پردہ چلے جاتے
ہین اور عورتین اُن کے سامہنے ہوتی ہین اور کوئی برا نہین
سمجھتا * سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اُسکی رسم
پر گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین * یا اگر کوئی کسی
فرنگی کو اپنی بیٹی دے تو مطعون ہو * اور رافضیون کو
بیٹیان دیتے ہین اور برا نہین سمجھتے * سبب یہی ہی کہ
اُسکا رواج نہین اُنکی رسم پر گئی اور حقیقت مین

دونون ایک ہین * یا اگر کوئی انگریز کی نوکری کرے تو
مطعون ہو * اور ہندوؤن کی نوکری کرتے ہین اور کوئی برا
نہین سمجھتا * سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اُسکی
رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین * یا بعض
ملکون مین اگر کوئی ہندوؤن کی نوکری کرے تو مطعون ہو *
اور نصارے کی نوکری کرتے ہین اور برا نہین سمجھتے * سبب
یہی ہی کہ وہان اُسکا رواج نہین اُسکی رسم پڑ گئی اور
حقیقت مین دونون ایک ہین * یا اگر کوئی نجوم اور انگریزی
پڑھے تو مطعون ہو * اور ریاضی ہیئت منطق پڑھتے ہین
اور کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین
اُسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین *
غرضکہ اسیطرح ہزارون رسمون مین لوگ گرفتار
ہین اور بہ سبب رواج کے اُسکی برائی خیال مین نہین آتی
اور اگر کوئی سمجھاوے تو اب کے لوگ بھی وہی جواب
دیتے ہین جو اگلے گمراہ لوگ کہتے تھے * قال اللہ تبارک و
تعالی وَاِذَا قِیْلَ لَہُمُ اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ
مَا اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَاءَنَا اَوَلَوْکَانَ اٰبَاؤُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا
یَہْتَدُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ بقر مین

اور جو اُنکو کہیے چلو اُس پر جو نازل کیا اللہ نے کہیں نہیں *
ہم چلینگے اُس پر جسپر دیکھا اپنے باپ دادونکو * بھلا اور
اگرچہ اُنکے باپ دادے نہ عقل رکھتے ہون اور نہ راہ کی
خبر * ف * جب اونکو پیغمبر خدا ﷺ سمجھاتے کہ شرک
وبدعت کی رسمین جو تم مین رائج ہین چھوڑ دو * اور اللہ
نے جو قرآن اُتارا ہی اُس پر چلو * تو وے کہتے کہ اگر ہم
اس قرآن کے موافق چلین تو باپ دادونکی راہ چھوٹتی * سو
ہم اُسپر نہین چلینگے بلکہ اُنہین رسمون پر چلینگے جسپر اپنے باپ دادونکو
ہمنے دیکھا * اگر یہہ راہ ورسم بری ہوتی تو ہمارے باپ دادے
کیون اسپر چلتے * سو اللہ تعالی نے اُسکے جواب مین فرمایا
کہ یہ عجب احمق لوگ ہین * بھلا اگر اُنکے باپ دادے مطلق
بے عقل اور محض بے شعور وبے وقوف ہون اور اُنکو نیک
راہ کی کچھ خبر بھی نہو * یعنے اگر اُنمین اپنی عقل بھی نہو
اور کتاب کا علم بھی نہو تو بھی یہہ لوگ کیا اُنہین احمق جاہل
باپ دادونکی راہ ورسم پر چلینگے * آخر بے عقلی اور بے علمی کے کامون
مین باپ دادے کی راہ نہ چلینگے * مثلا کسی کے بزرگ نے
ایکبار کپڑے کی سوداگری کی اُسمین نقصان ہوا *
تو وہ راہ اُسکی اولاد نہ اختیار کریگی * بلکہ کسی کا باپ

بے دریافت کئے راہ چلا تو بھٹک گیا* تو اُسکا بیٹا وہ راہ نہ چلیگا*
تو جس تقدیر مین دنیا کے نقصان ہونیکے سبب باپ دادیکی
راہ چھوڑتے ہین* اس تقدیر مین دین کے نقصان ہونے
پر تو چاہئے کہ اور بھی زیادہ اُسکو چھوڑین* عجب سامان
ہین کہ خدا اور رسول کی راہ رسم چھوڑکر باپ دادے
کی راہ رسم کو مقدم کرتے ہین* اگرچہ باپ دادے کی رسم
بے عقلی اور گمراہی کی ہو مگر کبھی نہ چھوڑین* اور اُسکے
مقابل مین اللہ رسول کی راہ گو کہ دین و دنیا دونون جہان
فائدہ کے معقول ہدایت کی ہو لیکن نہ اختیار کرین* اور پھر
دعوی مسلمانی کا کئے جاوین اور یہان تک نوبت پہنچائے کہ
اگر باپ دادے نے کچھ عقلمندی کی بات کچھ فائدہ سوچ
کر کی تھی* اور اب اُسمین وہ فائدہ نہ رہا تو بھی اُس
کام کو کئے جاتے ہین* مثلا باپ کسی کا مرید ہو تو بیٹا بھی اُسی
خاندان کا مرید ہوگا* اگرچہ باپ کا پیر اچھا اور نیک خدا آگاہ
اور عارف باللہ تھا اُسکی اولاد ریاکار ٹھگ ہو گئی ہو مگر
اُسی خاندان کا مرید ہوگا* یا مثلا باپ دادے سے اتفاقی
ایکبار کوئی کام بیہوشی مین ہو گیا* تو اولاد اُسمین کام کو اپنے
اُوپر واجب جانکے کریگی* چنانچہ اکثر بزرگ دریا سے

پانی گھڑا بھر کر اپنے گھر کو لاتے تھے اتفاقاً بدعت کا روز تھا راستے میں اُن بزرگ کو ہندو گانے بجانے والے اور بزرگ کو اُنکا حال گھبرا ہی گا دیکھکر شاید خدا کا خوف اور قیامت یاد آئی * تو اُنکو حال آیا اور بیخود ہو کر مستی کی حالت میں گھر تک آئے * اب اُنکی اولاد نے یہہ رسم ٹھہرالی کہ بدعت کے روز بہت سے مریدوں کو ساتھ لیکر دریا سے پانی کا گھڑا اُٹھا سر پر رکھکر اپنے گھر تک ناچتے ہوئے چلے آتے ہیں * اور کوئی منع کرے تو باپ دادے کی سند لاتے ہیں * پھر بعضوں میں یہاں تک جہالت کی نوبت پہنچی کہ لڑکیوں کو قرآن اور مسایل نہیں سکھاتے کہ ہمارے بزرگوں سے یون ہی چلا آیا ہی کہ عورتوں کو کچھ پڑھاتے نہیں * یہہ بات بعینہ ہندوؤن کی ہی کہ اُنکے یہاں بھی عورتوں کو مسایل پڑھانا منع ہی * اور بعضے یون کہتے ہیں کہ ہمارے خاندان میں کسی پر مسجد بنانا نہیں پڑتا * سبحان اللہ پھر منہہ پر دعوی مسلمانی کا کرتے ہیں * سچے مسلمان کو چاہیے کہ کافرونکی طرح باپ دادے کی رسوم کو سند نہ پکڑے جو حکم خدا کا ہو اُس پر چلے * اور باپ دادے کی اگر نیک راہ قرآن حدیث کے موافق ہو تو اُسپر اللہ رسول کی راہ سمجھکر چلے نہ باپ دادے کی * غرض

کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باپ دادیکی رسوم کو اختیار
کرنا اور قرآن حدیث کے مقابلہ مین سند پکڑنی کفر کی
بات ہی جسپر اللہ تعالی نے اگلے کافرون کو الزام دیا *
قال اللہ تبارک و تعالی وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا
مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا * إِنَّا وَجَدْنَا
آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ * قَالَ أَوَلَوْ
جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ * قَالُوا إِنَّا بِمَا
أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ * فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكَذِّبِينَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ زخرف مین کہ
اور اسیطرح جو بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے ڈر سنانیوالا کسی
گانون مین * سو کہنے لگے وہان کے آسودہ لوگ ہم نے
پائے اپنے باپ دادے کو ایک راہ پر اور ہم اونہین کے
قدمون پر چلتے ہین * وہ بولا اور جو مین لادون تمکو اس سے
زیادہ سوجھہ کی راہ جسپر تمنے پائے اپنے باپ دادے کو *
تو بھی کہنے لگے ہم تمہارے ہاتھہ بھیجا نہین مانتے * پھر ہمنے
اوس سے بدلا لیا سو دیکھہ آخر کیا ہوا جھٹلانے والون کا *
* ف * یعنے اللہ کی طرف سے جتنے پیغمبر آئے سب سے
یہی معاملہ ہوا کہ آسودہ لوگ کہنے لگے کہ جس راہ پر ہمنے

اپنے باپ دادے کو دیکھا اُسی راہ اور اُنہیں کے قدم
قدم ہم چلینگے * پھر وہ پیغمبر جب اُن سے یوں کہتے کہ
بھلا اگر تمہارے باپ دادے کی راہ سے زیادہ سوجھ
کی راہ اور بہتر طریق ہم تمکو بتادیں تو بھی کیا تم باپدادے ہی کی
راہ پر چلے جاؤگے * تب اُنکو کچھ جواب نہ بنتا تو عاجز
ہو کر آخر کو جواب دیتے کہ علم اور کتاب تمہاری معرفت
اللہ نے بھیجا سو اُسکے ہم منکر ہیں وہ ہم نہ مانینگے اگرچہ
ہمارے باپ دادے کی راہ سے بہتر ہو * جب یہاں تک
اُن کافروں کی جہالت اور شرارت پہنچی تب اللہ تعالی
نے اُن سے اِس شرارت کا بدلا لیا * پھر کسی کافرونکی
قوم پر پتھر برسے * اور کسی پر آگ برسی * اور کوئی
ہوا سے ہلاک ہوئی * اور کسی کو زمین میں دھسا دیا *
اور کسی قوم کو دریامیں ڈبو دیا * اور کسی کو زمین میں ہلاک کر
ہلاک کیا * سو دیکھو کہ جن لوگوں نے ہمارا حکم جھٹلایا
اور اپنے باپدادے کی راہ و رسم کو مقدم کی اُسکا
انجام کیا ہوا * کہ وے اپنے باپدادے کی رسم قایم
رکھا چاہتے تھے اللہ تعالی نے اُسکے بدلے اُنہیں کو نیست
و نابود کر دیا * پھر کسی کا پتا بھی نہ لگا * اس آیت نے

معلوم ہوا کہ ہر پیغمبر کی اُمت کے برے لوگ اسیطرح
کہتے چلے آئے ہیں اپنے باپ دادے کی رسومات کو چھوڑنا
اُنکو از بس دشوار اور ناگوار تھا * تو مسلمانوں کو
چاہیے کہ باپ دادے کی رسوم کو اُٹھادیں اور اپنے پیغمبر
کے فرمودہ موافق خدا کے حکم پر عمل کریں * اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ جو لوگ آسودہ کھاتے پیتے ہوتے ہیں وہی
لوگ اکثر باپ دادے کی رسومات کو سخت پکڑتے
ہیں * اور اُنہیں کو رسومات کا چھوڑنا بہت مشکل اور
گران ہوتا ہی * اور بیچارے خوار محتاج آدمی خدا رسول کی
بات جلدہی مان لیتے ہیں * تو آسودہ مسلمانوں کو مقدم
چاہیے کہ پہلے آپ رسوم کو ترک کریں اور لوگوں کو ترغیب
دیں کہ باپ دادے کی رسوم کو چھوڑ دیں * پھر محتاج
لوگ خود بخود دیکھا دیکھی چھوڑ دینگے * اور یہ بھی معلوم ہو
کہ جب آدمی رسومات میں گرفتار رہتا ہی اور باپ
دادے کی راہ پر آڑ جاتا ہی تو کسی کا سمجھانا اُسکے
خیال میں نہیں آتا اور معقول بات بھی نہیں مانتا * تو غضب
الٰہی اُس پر نازل ہوتا ہی * پھر اُسکا نام و نشان
باقی نہیں رہتا * تو مسلمان کو چاہیے کہ خدا کے غضب سے

ڈرنے اور باپ دادے کی رسم رسوم پر آڑ رہے اور سب کو ترک کرنے * اور اللہ و رسول کی راہ کو چھوڑ کر شیطانی باتوں کے پیچھے نہ لگے * قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ * كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حج میں کہ اور بعضے شخص ہیں جو جھگڑتا ہے اللہ کی بات میں بے خبر اور ساتھ پکڑتا ہے ہر شیطان بے حکم کا جس کی قسمت میں لکھا ہے کہ جو کوئی اس کا دوست ہو سو وہ اس کو بہکاوے اور لیجاوے عذاب میں دوزخ کے * ف * یعنی بعضے آدمی ایسے بھی ہیں کہ اللہ کا حکم سنکر اس میں گفتگو اور چون وچرا کرتے ہیں * اور حجتیں تکرار ین اٹھاتے ہیں * حالانکہ انکو اپنی بات کی بھی خبر نہین کہ ہم کہانسے کہتے ہیں اور کیا کہتے ہیں * سو وہ لوگ شیطان کا ساتھ پکڑ رہے ہیں کہ شیطان کی سکھائی ہوئی رسموں اور باتوں کی سند پکڑتے ہیں * سو انکا انجام دنیا میں گمراہی ہے اور مرنے کے بعد دوزخ ہے اس واسطے کہ یہہ لوگ شیطان کی سکھائی بات

پر چلتے ہیں تو شیطان کے دوست ہیں * اور شیطان کی
قسمت ہی میں اللہ تعالی نے لکھ دیا ہی کہ جو شخص اُسکی
دوستی اختیار کرے اُسکو بہکاوے اور گمراہ کر دے
اور دوزخ میں پہنچاوے * اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس
زمانہ میں بعضے لوگ جو حکم الہی میں چون وچرا کرتے ہیں * اور
شیطان کی سکھائی ہوئی رسمون کو دلیل ٹھہراتے ہیں
سو شیطان کے دوست ہیں اور شیطان کے بھکائے
ہوئے ہیں کہ انجام اُنکا دوزخ ہی * اُن آیتون سے معلوم
ہوا کہ باپ دادے کی رسوم کو اختیار کرنا اور باوجود مخالفت
قرآن حدیث کے ترک نکرنا کفر کی رسم ہی * کہ اسی
بات پر اللہ تعالی نے کافرونکو الزام دیا اور گمراہ فرمایا
اور انجام اُنکا دوزخ بنایا * تو مسلمانونکو چاہیے کہ بالکل رسم
رسوم کو اُٹھا دیں اور کافرون کی سب راہ نہ اختیار کریں *
اور برادری کے لوگون کے برا ماننے اور طعن کرنے کا
لحاظ نکریں کہ اللہ و رسول کی طرف سے شاباش ملیگی *
اور اگر برادری چھوٹیگی تو اللہ و رسول کا ساتھ ملیگا * ہر چند
رسمیں بہت سی لوگون میں رائج ہیں کہ سب کا حال
بیان کرنا خصوصا اس چھوٹی سی کتاب میں بہت مشکل

اور دستور ہی * مگر چند رسمون کی قباحت بیان کرنی ضرور
معلوم ہوا کہ وہ رسمین اکثر خواص لوگون مین بھی رائج
ہین * اور اُنکا پھیلنا خصوص عوام نے ظاہرا دستور ہی
وہ سات چیزین ہین * اول راگ باجا سننا * دوسری
اپنے نسب پر فخر کرنا * تیسری آپس مین ایک دوسرے
کی حد سے زیادہ تعظیم کرنی * چوتھی مہر بڑی بڑی مقرر کرنی
اور شادیون مین بیجا خرچ کرنا * پانچوین بیوہ عورت کو دوسرا
نکاح نکرنا * چھٹی مصیبت مین پیٹنا چلانا اور زیادہ سوگ
مین بیٹھنا * ساتوین زیارت بہت سی کرنی *

* راگ باجا سننے کا بیان *

* تو سننا چاہیے کہ راگ باجا سننا * اس زمانہ مین رائج ہو گیا
کہ شادیون مین اور عرسون مین اور محفلون مجلسون مین خواہ
مخواہ راگ باجا کرتے ہین * پھر بعضے جاہل کہتے ہین کہ اسکے
بغیر شادی مین لطف ہی نہین * اور جس شادی مین راگ
باجا نہو اور شادی موافق سنت کے ہو تو بعضے مردود کہتے ہین
کہ یہ گویا غمی کی محفل ہی یہان چنے لاکر اُسپر کلمہ پڑھو *
تو اُس سنت پر طعن کیا اور اپنے ایمان کا لحاظ نکیا کہ وہ جاتا رہا *
اور بعضے شخص اُس راگ کو عبادت سمجھتے

لگا اور قبر ون پر بزرگون کے گانے ناچنے لگا* اور حالانکہ قرآن وحدیث سے راگ باجے کی برائی اور گانے ناچنے والے کی مذمت ثابت ہی* قال تبارک اللہ وتعالی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا* اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ* ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ لقمان مین کہ اور ایک لوگ ہین کہ خریدار ہین کھیل کی باتون کے تاکہ بچلادین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہراوین اُسکو ہنسی* وے جو ہین اُنکو ذلت کی مار ہی* ف* کھیل کی بات یہان فرمایا راگ کو کہ بعضے ناسمجھہ آدمی اُسپر پیسا خرچتے ہین* اور قوالیون حسرودیون بھڑوُون بھانڈ بھگتیون رنڈیون کو روپیے دیتے ہین* سو اس راگ کے سبب سننے والے بھی اللہ کی راہ کے کام سے بچلجاتے ہین کہ کسی کی نماز جاتی رہتی ہی* اور کسیکو وقت تنگ ہوتا ہی* اور کسی کا دل عین نماز مین اس راگ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہی* اور کسی کو زنا یاد آتا ہی اور کوئی اُسمین بیخود اور بیہوش ہوجاتا ہی* اور کوئی اُچھلنے کودنے لگتا ہی اور اپنے پر لوگون کو ہنساتا ہی* اور وہ پیسا جو

اللہ کی راہ مین خرچ کرتا تھا سفت پربادجاتاہی * پھر ہوتے ہوتے اُسکے نزدیک شریعت کی بات ہنسی ٹھہر جاتی ہی * اور وہ گانے بجانے والے بھی اللہ کی راہ سے بچل جاتے ہین * کہ نماز روزے دین کے امور کے مسائل نہین سیکھتے * ابتدا سے تال سُر راگنیان دریافت کرتے * اور راگ کے شغل مین نماز روزے سے باز رہتے ہین * پھر اسمین جو پیسا پاتے ہین وہ بھی برے کامون مین اُڑاتے ہین اور مسائل دینی کو کھیل سمجھتے ہین * سو فرمایا کہ ایسے لوگونکو ذلت کا عذاب ہوگا * قال اللہ تبارک و تعالی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ بنی اسرائیل مین کہ اور گھبرالے اُنمین جسکو تو گھبرا سکے اپنی آواز سے اور پکار لا اُن پر اپنے سوار اور پیادے اور ساجھا کر اُن سے مال مین اور اولاد مین اور وعدے دے اُن کو * اور کچھ نہین وعدہ دیتا اُن کو شیطان مگر دغابازی * ف * جب شیطان اللہ کی درگاہ سے راندہ گیا تب اُسنے دعا مانگی کہ مجھکو قیامت تک زندہ

رکھے تو مین لوگون کو بہکاوین * اللہ تعالی نے اُنکی
دعا قبول کی اور فرمایا کہ جا جو شخص تیری تابعداری
کرے آپ کا اور تیرا دونون کا ٹھکانا دوزخ ہی * اب
جس آدمی پر تیرا اقتدار چلے اُسکو اپنی آواز سے راگ
سنا کر اور راگ باجے کا مزا اُسکے دل مین ڈال کر اور
اپنے سوار اور پیادے جیسے جن پری برے لوگ
ناچنے گانے والے رنڈیان اور بھانڈ بھگتیے قوال سرودی
کنکرتیے دفالی بگالی عورتین امرد * اور جنکے سبب سے آدمی
برائی کی طرف متوجہ ہووے اُنپر جمع کر دے کہ لوگ اُنکی
طرف متوجہ ہو کر برے کام مین لگ جاوین * اور مال مین
لوگون کے ساجھا کر لے کہ تیری راہ پر بھی مال خرچین کہ
تیرے اُن سوار پیادون کو دیوین * اور کبھی شیخ سدو
اور کبھی زین خان اور کبھی سرور اور باتے میان اور
کبھی بی بی اوتاولی اور لعل پری کے نام کی نیاز ٹھہراوین *
اور کبھی ظاہر مین بعضے بزرگون کا نام ٹھہرا کر حقیقت مین
تیرے واسطے نذر بد کر مال خرچین * اور اُنکی اولاد مین
بھی اپنا ساجھا کر کہ اللہ کی بخشی ہوئی اولاد کو تیری طرف
نسبت کرین * اور تیرے کام مین لگاوین کہ کوئی بھوانی

بخش اور گنگا بخش نام رکھیں اور کوئی مدار بخش وسالار بخش
ٹھہرالے * پھر اُس اولاد کو کوئی گانا بجانا سکھلاوے اور
کوئی ناچنا اور نقالین تعلیم کرے * اور کوئی شعر اب بنانا
بناوے * پھر اُن لوگون کو ترغیب کر اور وعدے دے
کہ ایسا کروگے تو ایسا ہوگا * اور یون کروگے تو یون
ہوگا * راگ سنوگے تو شوق الٰہی اور سرور قلبی
ہوگا * اور اچھی صورت دیکھوگے تو قدرت خدا یاد آویگی *
اور فلانی جگہہ مال خرچوگے تو نام زیادہ ہوگا * اور فلانے
کی نیاز اور چھتی نکالوگے تو مال مین برکت ہوگی * اور
اولاد کو فلانا فلانا کسب سکھلاؤگے تو کمائی خوب ہوگی *
اور فلانے کی طرف نسبت کروگے تو اولاد کی عمر زیادہ
ہوگی * سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہہ سب شیطان کے
وعدے دغابازی کے ہین ان کامون سے یہہ باتین جو شیطان
سوجھاتا ہی نہین ہوتین * جو اللہ ورسول کی راہ کے موافق
آدمی کام کرے تو البتہ ہوتی ہین * غرض کہ راگ باجا
شیطان کی آواز ہی اور گانے ناچنے والے اور جو لوگ
راگ کی ترغیب دین وے شیطان کے سوار اور پیادے
ہین کہ نیکی کی راہ مارتے ہین * اور جو لوگ اسمین اپنا

مال خرچتے ہیں وہ مال شیطان کا حصہ ٹھہر جاتا ہی * اور جو اپنی اولاد کو ایسے کام مین مشغول کرتے ہین وہ اولاد شیطان کے حصہ مین پڑ جاتی ہی * پھر باجا راگ سننے والون کو جو یہہ خیال آتا ہی کہ اس سنے شوق الٰہی زیادہ ہوتا ہی * اور بزرگون کی روح خوش ہوتی ہی اور اس سے نام آوری ہی * سو یہہ شیطان کا خیال ڈالا ہوا ہی دھوکھے کا کہ انجام اُسکا افسوس ہی * أَخْرَجَ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْغِنَا يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البیان والشعر مین لکھا ہی کہ بیہقی نے شعب الایمان مین ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ راگ اُگاتا ہی نفاق کو دل مین جیسے پانی اُگاتا ہی کھیتی * ف * نفاق اُسکو کہتے ہین کہ آدمی ظاہر مین مسلمانی کا دعوی کرے نماز روزہ بجالاوے اور دل مین اُسکو خدا اور رسول سے کچھ کام نہو * سو فرمایا کہ جیسے کھیتی پانی دینے سے جتنی اور زیادہ ہوتی ہی ویسی ہی راگ سننے سے نفاق دل مین پیدا اور زیادہ ہوتا ہی * جو سچا مسلمان ہو اُسکو راگ سننے سے نفاق پیدا

ہوتا ہی * اور جسکے دل مین کچھ بھی نفاق ہو تو وہ نفاق زیادہ ہو * پھر شوق الٰہی پیدا ہونے کا یا زیادہ ہونے کا تو کیا امکان ہی * اور جو شخص یہہ دعوی کرے وہ جھوٹھا ہی جسکو پیغمبر نذاق فرماوے اُسمین شوق الٰہی کہان سے آوے *
اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيْقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ اَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا * ترجمہ مشکواۃ کے باب البیان والشعر مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابو داؤد نے ذکر کیا کہ نافع رض نے نقل کیا کہ مین ابن عمر رض کے ساتھہ تھا ایک راہ مین سو سنا اُنہون نے ایک باجا تو ڈالیں اپنی دونون اُنگلیان اپنے دونون کانون مین * اور چلے گئے اس راہ سے دوسری طرف کو جب دور نکل گئے مجھہ سے کہا اے نافع بھلا تو کچھ سنتا ہی مین کہا نہین * تب اُٹھا ئین دونون اُنگلیان دونون کانون سے اور کہا کہ مین پیغمبر خدا ﷺ کے

تھا تھہ تھا تو سنی انہوں نے یہ آواز بانسلی کی تو ایسا کیا
جیسا میں نے کیا نافع نے کہا کہ میں اس وقت میں لڑکا تھا
* ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ اور
اصحاب اون کا یہی عمل تھا کہ باجے سنے سے اسقدر پرہیز کرتے
تھے کہ راہ چلنے میں بھی اگر کہیں سے باجے کی آواز کان میں
پڑ جاتی تو اپنے کان بند کر لیتے تھے * پھر معاذ اللہ باجا سنا
یا راگ کی محفل اپنے گھر کرنا یا راگ کی محفل
میں جانا اور اسمیں سرور آنا اور اسکو موجب
شوق الہی کا سمجھنا تو کیا امکان تھا * اَخرَجَ البَیہَقِیُّ فِی
شُعَبِ الاِیمَانِ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَن رَسُولِ اللہِ ﷺ قَالَ
اِنَّ اللہَ تَعَالیٰ حَرَّمَ الخَمرَ وَالمَیسِرَ وَالکُوبَۃَ وَقَالَ کُلُّ
مُسکِرٍ حَرَامٌ * ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر میں لکھا
ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ رسول
خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے حرام کیا شراب اور
جوا اور کوبہ اور فرمایا کہ جو چیز نشہ کرے وہ حرام ہی *
ف * کوبہ کہتے ہیں اس باجے کو جو دونوں طرف سے مندھا
ہوتا ہی * جیسے ڈھول ڈھولک اور ڈورو یعنے ڈمرک وغیرہ *
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے شراب اور نشہ کی

چیز جیسے سنگ بو زمدر بہر مقار کی سیند ھیں جو حرام ہیں وہ سبھی ڈھولک کے قسم کا باجا بجانا او ر سنا بھی حرام ہی * أخرج أحمد عن أبي أمامة قال قال النبي ﷺ إن الله بعثني رحمة للعالمين وهدى للعالمين وأمرني ربي عز وجل بمحق المعازف والمزامير والأوثان والصلب وأمر الجاهلية * ترجمہ مشکوة کے باب بیان الخمر میں لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیغمبر کیا مجھکو سارے عالموں پر رحمت کے سبب اور ہدایت کے واسطے سارے عالموں کے * اور حکم کیا مجھکو میرے رب عز وجل نے تار او ر نئے کے باجے اور بتوں کے دفع کرنے کا اور صلیب کے دفع کرنیکا اور نادانی کے کاموں کے دفع کرنے کا * ف * یعنے اللہ تعالی کی رحمت کامل جب سارے مخلوق کیطرف متوجہ ہوئی اور منظور ہوا کہ لوگوں نکو ہدایت ہو کہ لوگ بریکاموں سے باز رہیں * تو اللہ تعالی نے مجھکو نبی کیا اور مجھکو حکم دیا کہ باجے تاروں سے بنتے ہیں جیسے ستار * اور طنبورہ * اور سرود * اور بشارنگی * اور چکارا * اور بین * اور رباب وغیرہ * ان سب کو دفع کروں * اور جو باجے کہ نئے کے قسم سے ہوتے ہیں جیسے

بانسلی * اور الغوزہ * اور شہنائی * اور سرنائی * اور قرنائی * اور تورئی وغیرہ ان سب کو دفع کرون * اور بتون کو دفع کرون * اور چلیپا کو دفع کرون * اور کفر کی رسمین جو لوگون مین رایج اور جاری ہین اُنکو دفع کرون * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کا حضرت کو جیسا بتونکے اور چلیپا اور ایام جہالت کی رسمون کے مٹانے کا حکم تہا * ویسا ہی باجون کے دفع کرنے اور مٹانے کا حکم تہا * کہ لوگون کو باجے کی چیزین بنانے اور بیچنے اور گانے اور بجانے اور سننے سے منع کرین * اور اگر کوئی خوشی سے نہ تو توڑ ڈالین کہ ایسی چیزونکا دفع ہونا موجب رحمت الٰہی کا * اور موجود ہونا باعث غضب الٰہی کا ہی * اور فی الحقیقت جس کام کے مٹانے کو اللہ کی طرف سے رسول آوے وہ کام البتہ غضب الٰہی کا موجب ہوگا * پھر اسمین شوق الٰہی ہندا ہونا کیا امکان * أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء والخوف مین لکہا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو عامر یا ابو مالک اشعری

نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے مقرر البتہ ہونگے میری امت مین سے کئی قوم اب بھی کہ حلال کر لینگی خز اور دار ائی اور شراب اور باجے * ف * حضرت کا فرمانا سچ ہوا اور ظہور مین آیا کہ اس زمانہ مین اکثر لوگ اپنے کو حضرت کی امت مین کہتے ہین * مگر ریشمین کپڑے کی پوشش اور باجا سننا اور بجانا اور حلال کے استعمال کرتے ہین * پھر بعضے جاہل حلال بھی جانتے ہین * پھر یہان تک نوبت پہنچی کہ نوبت * اور نقارے * اور تاشے * اور مرفے * اور دایرہ * اور دوانہ * اور ڈہولک * اور مجیرے * اور جہانجہین * اور ستار * طنبورہ * اور سارنگی * اور طبلہ اور بین * اور رباب * اور چنگ * اور ارغنون * اور چکارا * اور منہہ چنگ * اور بانسلی * اور شہنائی * اور تورے * اور قرنائی وغیرہ باجے بے دھڑک بجواتے اور بجاتے اور گاتے اور گواتے اور سنتے ہین * اور کوئی محفل راگ باجے سے خالی نہین ہوتی * نکاح اور ختنہ اور دعوت اور عرس کی محفل مین تو راگ باجے ناچ کو مر دود واجبات سے جانتے ہین * اور بعضے جاہل پیر زادے اور عورت کے مشایخ راگ سنا عبادت جانتے ہین * اور راگ کی محفل مین ذوق و شوق سے جاتے ہین اور لوگون کو بلاتے ہین * پھر

زدے در کنار یہان تک نوبت پہنچی کہ مردونکو بھی راگ سناتے ہین * اور قرآن وحدیث سے ثابت ہوچکا کہ راگ باجا شیطانی کام ہی * سو وہی شیطان کبھی اُن لوگون کے خیالات مین تصرف کرتا ہی اور ذوق شوق دلاتا ہی * بے نادان اُسکو انوار الہی تصور کرتے ہین اور اُس حال کو کمال جانتے ہین * سبحان اللہ شیطانی کام مین انوار الہی کا کیا ذکر چیل گئے گھونسلے مین دھرو * اگر انوار الہی ہی تو نماز اور تلاوت قرآن اور سماعت حدیث مین طاری ہی * شیطانی کام سے اور انوار الہی سے کیا علاقہ * اور جس نکاح او رختنہ مین ایسے راگ باجے ناچ ہون وہان مبارکی اور سعادت کا کیا ذکر * مگر اتنا معلوم دے کہ جہاد مین فوج کی خبر کرنے کو طبل بجانا درست * اور نکاح مین صرف اتنے واسطے کہ نکاح کا ہونا مشہور ہو جاوے دف بجادینا مباح ہی * فرض واجب سنت مستحب وہ بھی نہین * اور جس مقام پر بہت آدمی ہون اور نکاح ہونا سب کو معلوم ہو تو وہان وہ بھی ضرور نہین * غرض کہ یہہ سب خرافات ممنوعات ہین انسے بچنے ہی سے ایمان کامل ہوتا ہی

* دوسری رسم افتخار بالانساب کے بیان مین *

کہ لوگوں میں خصوص شیخ سید مغل پٹھان پھر انہیں
بالتخصیص پیرزادوں مولوی زادوں میں بہت رائج اور
جاری ہی * اور اُسکی قباحت اور برائی کو نہیں سوچتے
باوجودیکہ یہہ سب کو معلوم ہی کہ بعید شیخ مغل پٹھان
دھنئے جولاہے ترکاری فروش قصاب موچی تیلی تمولی چوہار
چمار دولتمند مفلس پیغمبر ولی غوث قطب نیک بد کافر
مسلمان * غرض کہ سب آدمی حضرت آدم اور حضرت حوا
ایک ماباپ کی اولاد ہیں * کوئی نیک ہوا کوئی بد ہوا کسی
نے پیشہ سپہ گری کا کسی نے منصدی گری کا کسی نے
روٹی پکانے کا کسی نے کھیتی کرنے کپڑا بننے کا اور کسی
نے سینے کا اور کسی نے دھونے کا کسی نے جوتا بنانے کا
کسی نے لوہاری کا کسی نے معماری کا اور کسی نے گلکاری
کا اختیار کیا * چنانچہ حضرت آدم کپڑا بنتے اور کھیتی کرتے
تھے * اور حضرت ادریس کپڑا سیتے * اور حضرت
نوح بڑھئی کا کام کرتے * اور حضرت ابراہیم اور حضرت
لوط کھیتی کرتے * اور حضرت ہود اور حضرت صالح تجارت
کرتے * اور حضرت داؤد لوہاری کرتے زرہ بناتے * اور
حضرت سلیمان پنکھے بورئے ڈلیان بناتے * اور حضرت

شعبہ بکریان بھیڑین پالتے اُس سے اپنی گذران کرتے * حضرت ابوبکر صدیق بزازی کرتے یعنے کپڑا بیچتے * اور حضرت عمر فاروق خشت پزی کرتے تھے * اسی طرح بڑے بڑے تھے سب لوگ اپنی اپنی گذران کے واسطے کچھ کچھ پیشہ کرلیتے تھے * مگر اصل مین سب ایک ہی ماباپ کی اولاد تھی * پھر جب حضرت آدم کی اولاد ملک ملک مین پھیلی تو ہر کنبہ کے لوگ اپنے بزرگ کے نام سے مشہور ہوئے * پھر اب وہی اُنکی ذات ٹھہر گئی * چنانچہ حضرت یعقوب پیغمبر کا نام اسرائیل تھا اُنکی اولاد بنی اسرائیل تھی * اُنکی اولاد نبی اسرائیل اور حضرت اسمعیل کی اولاد بنی اسمعیل کہلائی * اور ہمارے حضرت کا لقب سید تھا آپ کی اولاد سید مشہور ہوئی * اور حضرت ابوبکر کا لقب صدیق تھا اُنکی اولاد شیخ صدیقی ہوئی * اور حضرت عمر کا لقب فاروق تھا اُنکی اولاد شیخ فاروقی ٹھہری * پھر اُن مین بھی جس شخص نے کسی بزرگ کو اپنا وسیلہ ٹھہرایا وہ اُس بزرگ کی طرف منسوب ہوئے * جو عبدالقادر جیلانی رح کا مرید ہوا وہ قادری کہلایا * اور جو بہاؤ الدین نقشبند رح کا مرید ہوا

وہ نقشبندی ٹھہرا * اور شہاب الدین شہروردی رح کا مرید ہوا وہ شہروردی مشہور ہوا * پھر اسی طرح حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی اور امامیہ وغیرہ فرقے ہو ہو گئے * پھر اُن میں سے نادان لوگون نے جب معلوم کیا کہ ہمارے بزرگ ایسے تھے کہ لوگ اُنکی تعظیم و توقیر کرتے تھے * اور اُن کو بڑا سمجھتے تھے اور اُن کے کہنے پر چلتے تھے * اور ہماری کوئی ویسی تعظیم نہین کرتا اور نہ ہم کو کوئی ویسا بڑا سمجھتا اور نہ کوئی ہمارے کہنے پر چلتا ہی * اور اپنے کو بھی لوگون کا مقتدا بنانے چاہا تو لوگون کے سامھنے اپنے بزرگون کی بزرگیان اور بڑائیان کر کے اُسپر فخر کرنے لگے * کہ ہمارے بزرگ ایسے تھے اور ویسے تھے تا کہ لوگ اُنکی بھی ویسی ہی تعظیم کرین * اور اُن کو بھی بھی مقتدا اور پیشوا ٹھہراوین * حالانکہ اُن بزرگون کی بزرگی انس سبب سے تھی کہ اُن مین وہ بزرگی کی بات تھی اور اِن مین وہ بات نہین * نظم * اُنکو اُن سے کچھ نہین نسبت ذرا * ہین یہ ویسے جیسے بیٹا نوح کا * پھر اب کوئی اپنے باپ دادے کی پیغمبری پر فخر کرتا ہی * اور کوئی اپنے بزرگون کی ولایت اور کرامات پر غرور رکھتا ہی *

اور کوئی باپ دادے کی حکومت پر مغرور رہی * اور کوئی اپنے اگلوں کی
دولتمندی پر مسرور رہی * اور ہر ایک اسی سبب سے دوسرے
کو ذلیل جانتا ہی گو کہ وہ دوسرا اُس سے افضل ہو * مثلاً سید
گو کہ خود بدکار ہو مگر اور کسی ذات والے سے اگرچہ وہ متقی
پرہیزگار ہو وہ سید اپنے کو اُس سے افضل جانیگا کہ ہم
پیغمبر کی اولاد ہیں * حالانکہ * اُن کو اُن سے کچھ نہین
نسبت ذرا * نور سے جیسے دھوان پیدا ہوا * اور شیخ
اپنے کو قریش اور صدیق اکبر یا عمر فاروق یا عثمان
ذوالنورین کی اولاد خیال کر کے اَوروں سے افضل جانتے ہیں *
اگرچہ خود اُن بزرگوں کی راہ پر نہین پھر اُن پر تفاخر کرتے ہیں *
اور پٹھان جانتے ہیں کہ ہم بنی اسرائیل ہیں ہزاروں پیغمبر
اور ہزاروں بادشاہ اس قوم مین گذرے * اور شجاعت
اور دلیری اکثر اسی قوم سے ہوتی آئی * اور اکثر ولی اور
اور قطب انہین ہوئے * چنانچہ خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی کا مزار شاہجہان آباد مین موجود ہو رہی * تو
ان باتون سے پٹھان اور سب پر فخر کرنے لگے * اگرچہ
خود بدکار و مفلس نامرد ہون مگر اگلوں پر فخر کرتے ہیں *
اور مغلون نے جانا کہ مدت سے بادشاہت اور حکومت

ہمارے ہی یہان چلی آئی ہی * تو اس سبب سے وہ فخر کرتے ہیں اگرچہ خود بھیک مانگتے ہون * پھر اب یہان تک نوبت پہنچی کہ اور قوم کے سفاہن مسلمان کو اپنے برابر نہین سمجھتے دینے * اور اگر کوئی دھنیا جولاہا سلام علیک کرے تو مردود ناخوش ہوتے ہیں * کہ اُس نے ہمکو اپنے برابر جانا * حالانکہ وہ بھی بھائی ہی * ایک آدم وحوا کی اولاد * سو یہ فخر کرنا اور اپنی ذات پات کی بڑائی طمطراق سے بیان کرنی اور اپنے کو بڑا جاننا * اگلے کافرون کی رسم اور قرآن وحدیث سے ممنوع ہی * مگر ہان جو شخص کسی بزرگ کی اولاد مین ہو جیسے سید * تو لوگون کو چاہیے کہ اُسکے بزرگون کے لحاظ سے اُنکی تعظیم وتکریم کرین * پھر اگر وہ نیک ہو تو سب اللہ اُسکی تعظیم اور زیادہ چاہیے * اور اگر گنہگار بدکار ہو تو اُسکو خیرخواہی سے نصیحت کرے * اور اُسکو ایسا جانے جیسے قرآن کی سورت منسوخ * اور اگر اُس سے کفر کے کام وکلام ہون تو اُسکے کفر مین اور اور کافرون کے کفر مین کچھ فرق نہین * نہ دنیا مین نہ آخرت مین جب یہ معلوم ہوچکا تو اب سنا چاہیے * قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَا کُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنَا کُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا

* ۵ع *

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ * اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ * ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ حجرات مین کہ ای لوگو
ہم نے تمکو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے اور
بنائین تمہاری ذاتین اور گوتین تاکہ آپس مین پہچان ہو * مقرر
بزرگی اللہ کے یہان اُسکی بری جو پرہیزگار بڑا * اللہ سب
جانتا ہی خبردار * ف * یعنے ذات بڑی ہونے سے کچھ آدمی
مین بڑائی اور بزرگی نہین آجاتی * ذاتین صرف پہچاننے اور تعارف
کے واسطے ہین * بزرگی اور بڑائی اللہ کے نزدیک تقوی ہی
کی ہی * جسکو تقوی ہی بہت وہ اللہ کے نزدیک بزرگ
ہی اگرچہ کم ذات ہو * اور جسکو تقوی نہین سو وہ اللہ کے
نزدیک بزرگ بھی نہین اگرچہ ذات کا بڑا ہو * سو جو
دھنیا جولاہا پرہیزگار سب شیخ مغل پٹھان فاسق بدکار سے
اچھا ہی * پھر بڑی ذات پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض
حماقت اور نادانی ہی * اس مقام پر بعضے یون شبہہ کرتے
ہین * کہ اگر ذات پات کا کچھ مرتبہ نہین تو شرع مین غیر
کفو سے نکاح کیون منع ہوا * اور بڑی ذات والے کم ذاتون
سے کیون رشتہ ناتا کرتے ہین یہ شبہہ غلط ہی * اسواسطے
کہ کفو کا اعتبار صرف اسواسطے ہی کہ مرد و عورت مین

سوا فقت رسمہ اور گھر مین فساد نپڑے * اور اگر کسی دور کے رشتہ مند یا غیر شخص نے کسی کی نابالغ لڑکی کا نکاح اُسکے باپ وغیرہ قریب کے غیب مین کسی فاسق بدکار یا خوار محتاج یا ر زبان ہاتھ والے مرد کے ساتھہ کر دیا * پھر اُسکے باپ یا قریب کو خبر ہوئی * تو اُسکو اختیار ہی کہ اُس عورت کا نکاح فسخ کر ڈالے * اور اگر عورت بالغہ اپنا نکاح کسی غیر کفو سے آپ کر لے تو پھر سب کو اختیار نہین کہ فسخ کرے * خواص سے کچھ ذات کی برائی نہین ثابت ہوتی * اور کفو مین جیسا لحاظ ذات کا ہی ویسا ہی لحاظ دینداری اور مالداری کا بھی ہی * اور سوا اُسکے ذات کا لحاظ مسئلہ کے رو سے صرف عرب کے لوگون کے واسطے ہی * سوا عرب کے اور کسی کے واسطے نہین ہی * اور اِس مقام پر مقصود یہہ ہی کہ آدمی اپنی ذات پات کی برائی اور بزرگی پر فخر نکرے کہ یہہ ذات پات محض نکمی چیز ہی * قَالَ اللّٰہُ تبارک و تعالیٰ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مومنون مین کہ پھر جب پھونکی جائیگی صور تو نہ

ذاتین رہینگی اُسدن اور نہ آپس مین پوچھنا * ف * یعنے
قیامت کے روز کسی کی نسب اور ذات پات کا لحاظ
نکیا جائیگا اور نہ کوئی کسی کو پوچھیگا * پھر یہہ جو لوگ جانتے ہین
کہ ہم سید اور شیخ اور فلانے فلانے بزرگ کی اولاد ہین *
روز قیامت کو ہماری بڑی عزت ہوگی ہمارے بزرگون کے سبب *
اور جو ہمارے گناہ ہونگے وہ ہمارے باپ دادے بخشالینگے پھر ہم اپنے
مریدون شاگردون کو بھی دوزخ سے بچا لینگے سو یہہ
بات غلط ہی * اور وہان نسب کا لحاظ ہی نہوگا اور ایسے
ذات پات کا علاقہ ہی جاتا رہیگا * تو نسب اور ذات پر
فخر کرنا محض نادانی ہی * قال اللہ تبارک و تعالی فلا
تزکوا انفسکم * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے معنے سورۂ
والنجم مین کہ نسو تکھو اپنی ستھرائیان * ف * یعنے
بے عیب محض ذات خدا کی ہی ہر آدمی مین کچھ کچھ عیب
تھوڑا یا بہت لگا ہی ہی * پھر اپنی تعریفین اور بڑائیان
کرنی کہ ہم ایسے ہین اور ویسے ہین ہمارا باپ ایسا تھا
اور دادا ویسا تھا بیجا ہی * قال اللہ تبارک و تعالی لاتزر
وازرة وزر اخری * وان لیس للانسان الا ما سعی * وان سعیہ
سوف یری * ثم یجزیہ الجزاء الاوفی * ترجمہ فرمایا

اللہ صاحب نے یعنی سورۂ والنجم مین کہ نہ اٹھاویگا
یا نہین اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھہ دوسرے کا *
اور یہہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہی جو خود کیا اور یہہ اُسکی
کمائی اب اُسکو دکھائی جائیگی پھر اُسکو بدلا دیا جائیگا
بدلا اُسکا پورا * ف * یعنی کوئی کسی کے گناہون کا
بوجھہ نہ اٹھاویگا جیسے دنیا مین بھی تقصیر وار کے بدلے
دوسرے کو سزا نہین ہوتی * ہر شخص جو کمائی کریگا
وہی اُسکو پاویگا * جیسی کرنی ویسی بھرنی * جو بونے سے گیہون
نہین جمتے * اور آدمی جب کام کریگا وہی اُسکے سامنے
آوینگے اپنا کیا آگے آتا ہی * جب وہ جانے گا کہ یہہ
کام میرے کیئے ہوئے ہین * تب اُسکو اُسکے موافق پورا
پورا کم و کاست بدلا پاویگا * تو معلوم ہوا کہ جیسے دنیا مین
جو چوری کرے وہی سزا پاتا ہی کسی بے قید شخص
کے بدلے کوئی چوٹا چمار نہین مارا جاتا * اولاد کے قصور
سے ماباپ کو سزا نہین ہوتی * ماباپ کے روٹی کھانے
سے اولاد کا پیٹ نہین بھرتا * ماباپ پیر اُستاد کے
کپڑا پہنے سے اولاد یا مرید شاگرد کا گرمی جاڑا نہین
جاتا * ماباپ کے یا پیر اُستاد کے عالم درویش ہونے

سے اولاد اور مرید شاگرد عالم درویش نہین ہو جاتے * ویسے ہی عاقبت مین کسی اولاد کے گناہ ماباپ پر اور شاگرد مرید کے گناہ اُستاد پیر پر نہ ڈالے جاوینگے * اور جیسی دنیا مین کمائی کی ہوگی ویسے ہی ہر ایک آدمی اپنا اپنا کیا بھگتیگا * او دنیا مین اسباب پر بھروسا کرنا اور فخر کرنا کہ میرا دادا یا باپ یا چچا یا نانا یا اُستاد یا پیر ایسا عالم تھا اور ایسا درویش کامل * اور اُن سے فلانی فلانی کرامتین ظاہر ہوئین * محض بیجا اور نادانی ہی اپنا عمل اچھا چاہے *

* بیت * حسن بتا وے اگر مان کا دو چند * زشت رو سے کا زیبہ کب ہو پسند * * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جسکا عمل دیر کریگا اُسکا نسب جلدی نکریگا * ف * یعنے دنیا اور آخرت مین آدمی کا عمل کام آتا ہی ذات پات کام نہین آتی کیسے ہی ذات پات کا برتا ہو عالی خاندان ہو اور کام برے ہون وہ کوڑی کام کا نہین * اور کیسا ہی کم ذات ہو مگر ذوفنون ہنرمند ہی کارگذار

ہوسب کو عزیز * حضرت بلال باوجودیکہ غلام تھے مگر کام کے سبب اللہ کے یہان مقبول ٹھہرے * اور ابو جہل باوجودیکہ قوم مین نجیب تھا مگر ناکارگی کے سبب برا ٹھہرا * بلال کی کم ذاتی نے اثر نکیا اور ابوجہل کی نجابت شرافت پیش نگئی * ابوجہل نے نیک کام مین دیر کی تو اُسکے نسب نے اُسکی نجات کے واسطے جلدی نکی * تو معلوم ہوا کہ ذات پات محض زاید چیز ہی بیکار * کہ نہ دنیا مین اس سے کچھ کام نکلے اور نہ آخرت مین * پھر اسپر فخر کرنا محض نادانی ہی * بلکہ بری ذات پات کو موجب فزونی تکبر کا سمجھکر کبھی اسکا خیال ہی نکیا چاہئے * مسلمان کو مسلمان ہونے کا کیا تھوڑا فخر ہی جو اور فخر چاہئے * اخرج مسلم عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونہن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ * ترجمہ مشکواۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مالک اشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیز ہین میری اُمت مین جاہلیت کے

کاموں میں سے ہیں بڑائیاں کرنی اپنے خاندان کی خوبیوں کی بیان
اور باتیں مارنی لوگوں کی ذاتوں پر اور پانی مانگنا نچھتروں سے
اور مردے پر آواز سے رونا * ف * یعنے کفر کی یہ چار
رسمیں مسلمانوں میں بھی جاری ہیں کہ لوگ انکو نہیں
چھوڑتے * ایک یہہ کہ اپنے بزرگوں کے کاموں پر اور
اپنی امیری دولتمندی و مال پر فخر کرنا * کہ ہمارے فلانے
ایسے بزرگ تھے کہ اُن سے یوں ہوا اور ایسا ہوا *
اور فلانے ہمارے ایسے شجاع تھے کہ اُنہوں نے یوں کیا *
اور فلانے ہمارے ایسے بڑے امیر تھے دولتمند کہ فلانا فلانا
کام کیا * دوسری یہہ کہ اوروں کے نسب ذات پر طعن
کرنا اور حقارت اور برائی بیان کرنی کہ فلانے کا پردادا فلانے
کا غلام تھا اور فلانے کی نانی فلانے کے گھر کی اصیل لونڈی
تھی یا باہر سے آئی تھی * تیسری تاروں سے پانی مانگنا یعنے
یوں سمجھنا کہ فلانا نچھتر جب فلانی جگہہ پر آویگا تبھی پانی
برسیگا * اور یوں کہنا کہ میگھا پانی دے * چوتھی مردے پر
چلا کر رونا اور اُسی مردے کے بیان کرنا کہ ایسا تھا
ویسا تھا * یہ چاروں رسمیں اگلے کافروں کی ہیں
کہ مسلمانوں میں بھی رائج ہیں کہ لوگ بسبب جہالت کے

انکو نہین چھوڑتے * تو مسلمان کو چاہیے کہ اُن باتون کو بالکل
ترک کرے بڑی غیرت کی بات ہے کہ مسلمان ہو کر کفر
کی رسم آدمی اختیار کرے * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن اَبِی
هُرَیرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلعم اَیُّ النَّاسِ اَکرَمُ قَالَ
اَکرَمُهُم عِندَ اللهِ اَتقَاهُم قَالُوا لَیسَ عَن هٰذَا نَسئَلُكَ
قَالَ فَاَکرَمُ النَّاسِ یُوسُفُ نَبِیُّ اللهِ ابنُ نَبِیِّ اللهِ ابنِ نَبِیِّ
اللهِ ابنِ خَلِیلِ اللهِ قَالُوا لَیسَ عَن هٰذَا نَسئَلُكَ قَالَ فَعَن مَعَادِنِ
العَرَبِ تَسئَلُونِی قَالُوا نَعَم قَالَ فَخِیَارُکُم فِی الجَاهِلِیَّةِ
خِیَارُکُم فِی الاِسلَامِ اِذَا فَقُهُوا * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب المفاخرۃ مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر
کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پوچھا گیا پیغمبر خدا صلعم سے
کہ کون آدمی زیادہ بزرگ ہے فرمایا کہ سب سے زیادہ
بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو پرہیزگار زیادہ * لوگون
نے عرض کیا ہم یہہ بات آپ سے نہین پوچھتے * فرمایا تو سب
آدمیون سے زیادہ بزرگ یوسف ہے اللہ کا نبی بیٹا اللہ کے
نبی کا یعنے یعقوب بیٹے اللہ کے نبی کے یعنے اسحٰق بیٹے
خلیل اللہ کے یعنے ابراہیم * عرض کیا ہم یہہ بھی نہین پوچھتے *
فرمایا تو عرب کی جڑ کا حال پوچھتے ہو عرض کیا ہان * فرمایا کہ

تو جو شخص کہ کفر کی حالت میں اچھا تھا وہ اسلام کی حالت میں بھی اچھا ہی * جب واقف ہو جاوے مسئلوں کا * ف * یعنے بڑائی یہی ہی کہ یا آدمی متقی پرہیزگار ہو یا پیغمبر ہو * خصوصاً پشتینی پیغمبر جیسے حضرت یوسف کہ جو پیغمبر حضرت یعقوب اُنکے باپ پیغمبر حضرت اسحاق اُنکے باپ پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اُنکے باپ پیغمبر * یا آدمی اچھی عادات و اخلاق میں نیک ہو مسائل کا عالم * غرض کہ بڑائی آدمی میں علم کی اور پرہیزگاری کی اور نبوت پیغمبری کی ہی * سوا اسکے اور نسب خاندان کی بزرگی پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض نادانی ہی * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرہ میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عیاض بن حمار المجاشعی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے حکم کیا مجھکو کہ غریبی عاجزی کرو اسقدر کہ فخر نکرے کوئی کسی پر اور نہ بڑائی کرے ایک اوپر ایک کے * ف * یعنے سب آدمی ایکہی ماں باپ سے پیدا ہوئے پھر مرکر آخر کو سب کو خاک میں ملنا ہی * اور اصل میں

بھی خاک سے پیدا ہوئے * پھر ایک دوسرے پر فخر
اور اپنے باپ دادے کی اپنی قوم کی بڑائی کرنی عبث ہے * بلکہ
عجز و انکسار جس قدر ہو سکے اُسقدر بہتر ہے * أَخْرَجَ التِّرمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ
فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي
يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللهَ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ
الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ أَوْ فَاجِرٌ
شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ *
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی اور
ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ البتہ لوگون کو چاہئے کہ باز آوین مرے
ہوئے باپ دادون پر بڑائی کرنے سے کہ وے تو کوئلے تھے
دوزخ کے یا ہو جاوینگے ناکارے زیادہ اللہ کے نزدیک
گبریلون سے جو لڑھکاتا ہی گوبر اپنی ناک سے * اللہ نے
دور کی تم سے نخوت کفر کے وقت کی * اور دور کیا باپ
دادون پر فخر کرنا * آدمی یا تو مومن ہے متقی پرہیزگار یا
گنہگار بدکردار ہوگا * سب آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی

سے پیدا ہوئے * یعنے تمہاں ہین سب مٹی سے پیدا ہوئے
ہین * پھر اُنکو غرور و تکبر کیون چاہیے * اور علاوہ اُسکے سب کے
سب ایک باپ حضرت آدم کی اولاد ہین برابر کے بھائی *
پھر ایک دوسرے پر فخر کرنا محض بیجا ہی * اور
امدبات پر فخر کرنا کہ ہمارا باپ ایسا تھا اور دادا ایسا تھا
یہہ بھی بیہودہ ہی * اسواسطے کہ باپ دادون مین کچھ
لوگ اگلے زمانہ مین کافر بھی گذرے ہین کہ وے دوزخ کے
کوہلے تھے * پھر ایسے باپ دادون پر فخر کرنا حماقت ہی *
بلکہ ایسے باپ دادون کا نام لینا سو جب ننگ و عار کا ہی * اسو
سو حضرت نے فرمایا کہ لوگون کو چاہیے کہ اس فخر کرنے سے
باز آوین او نہین تو اللہ کے نزدیک ایسے حقیر بے قدر
ہو جاوینگے * جیسے گوبر کا کیڑا کہ گوبر کو اپنی ناک سے لڑہکاتا
ہی * سو لوگ جانتے ہین کہ ہم اونچی بڑائی کرنے سے
کچھ بڑے ہوتے ہین * مگر حقیقت مین اللہ کے نزدیک نہایت
بے قدر اور ذلیل ہوتے جاتے ہین * اور اپنے بزرگون پر فخر کرنا
اگلے کفر کی رسم ہی کہ اللہ نے اس دین سے اُسکو
دور کیا اور مسلمانون کو اس سے منع کیا * اب دو ہی باتین
باقی ہین کہ یا تو آدمی مومن ہوگا پرہیزگار * یا گنہ بخت ہوگا

گنہگار * سو مومن کے واسطے پرہیزگاری کا فخر کافی ہی * اور گنہگار کے لئے بدکاری کی کم بختی بس ہی *
اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَسَبُ الْمَالُ اَلْكَرَمُ التَّقْوٰى *
ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ میں لکھا ہی کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ سمرۃ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسب مال ٹھہرا اور کرم تقوی ہی *
ف * یعنے کرم اور بزرگی جو ہی سو تقوی پرہیزگاری کی ہی * جو پرہیزگار ہووے بزرگ ہی کسی ذات کا ہو * اور جسمیں تقوی نہیں وہ بزرگ اور برا نہیں کسی ذات کا ہو * اور حسب جو ہی سو مال ہی اگر آدمی مالدار ہو پھر اسکی کوئی ذات پات نہیں پوچھتا اور محتاج میں عیب نکالتے ہیں *
اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَاُوْهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِالدِّيْنِ وَتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا *
ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ میں لکھا ہی کہ امام احمد

اور بیہقی نے ذکر کیا کہ عقبہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے
فرمایا کہ یہہ ذاتین تمہاری اسواسطے نہین ہین کہ اورن کو
برا کہو * تم سب اولاد ہو آدم کی نقصان مین ایک دوسرے کے
برابر * کسی کو دوسرے پر برائی نہین مگر دینداری
پرہیزگاری کفایت کرتا ہی * آدمی کو بیہودہ بدزبان بخیل
ہونا * ف * یعنے کسی کا نسب برا نہین جو اُسپر طعن کیجیے
اور کسی کا نسب افضل نہین جو وہ اپنے کو افضل اور برا
جانے * سب حضرت آدم کی اولاد ہین اگر ایک مین کچھ
نقصان ہی تو دوسرے مین بھی وہی نقصان ہی * مگر
ہان جو لوگ دیندار پرہیزگار ہین وہ البتہ اچھے ہین *
اور جو لوگ بدزبان بخیل ہین وہ البتہ برے ہین پھر کسی
قوم مین ہون * اس مقام پہ یاد رہے کہ لوگ دوباتون
پر اکثر طعن کرتے ہین * ایک کسی کی اگلی پشت مین
اگر کوئی غلام تھا یا کسی کی نانی دادی اگر لونڈی باندی تھی
تو اُسپر طعن کرتے ہین اور حقیر و ذلیل جانتے ہین اور اپنا
فخر کرتے ہین * سو یہہ بات محض بیہودہ ہی اسواسطے
کہ ایک مرتبہ حضرت یوسف پیغمبر کو لوگون نے بیچا تو وہ
ایک کافر کے غلام تھے * اور پھر ایکبار اُنہین کے وقت

میں محیط ہوا سات برس تک اُس وقت میں سارے مخلوق
ایک دوسرے کے ہاتھ بک گئے تھے * اور ایک دوسرے کا
غلام ہو گیا تھا * تو سب کے دادے پردادے ایکبار غلام ہو چکے
ہیں * اور علاوہ اسکے حضرت اسمٰعیل پیغمبر کی
ماں بی بی ہاجرہ باندی تھیں * سو اُنہیں کی اولاد میں تمام
قریش ہیں اور بی بی شہربانو حضرت امام حسین علیہ السلام
کی زوجہ بھی انہی آئیں تھیں جہودہ میں پکڑی ہوئی * پھر
جو کوئی کسی کے غلام و لونڈی ہو سکنے پر طعن کرے وہ
گویا اپنے بزرگوں پر طعن کرتا ہے * اور دوسرے طعن کا
سبب پیشہ ہوتا ہے کہ بعضے پیشے والوں پر لوگ طعن
کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہو چکی کہ حضرت آدم کپڑا بنتے تھے
اور کھیتی کرتے تھے * تو اب جو کوئی کسی پر کپڑا بننے کے سبب
طعن کرتا ہے اور جولاہے کے پیشہ کو حقیر سمجھے وہ گویا
حضرت آدم کے پیشہ کو حقیر بتاتا ہے * اور جو کوئی تجارت
کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ہود اور حضرت صالح پیغمبروں
کے پیشہ کو حقیر جانتا ہے * اور جو کوئی درزی کے پیشہ کو
حقیر جانے وہ گویا حضرت ادریس کے پیشہ کو حقیر کہتا
ہے * غرض کہ اسی طرح بڑھئی اور لوہار اور مستری پر بھی

اور کھیتی وغیرہ اکثر پیشہ انبیا اولیا سے ہیں * اُن
پیشون کو حقیر سمجھنا گویا معاذ اللہ انبیا اولیا کے کام کو
حقیر سمجھنا ہی * اور طرفہ بات یہہ ہی کہ لوگ غلام لونڈی
ہونے کو اور اہل پیشہ کو حقیر تو سمجھتے ہیں * مگر جب غلام
لونڈیاں رکھنے جولاہے چمار چمار غرض کہ کوئی قوم ہو اُسکے
جب روپیہ پیسا بہت ہو جاوے یا حکومت کہین کی
مل جاوے پھر کوئی اُسکے کہتا غلام ہونے پر
طعن کرتا ہی نہ کوئی اُسکے باپ دادے کے پیشے
کو برا کہتا ہی * اور مفلس ہو تو اسمین ہزارون عیب نکالنے کو
لوگ موجود ہو جاتے ہیں * حالانکہ جتنے دنیا مین آدمی ہیں یہان اور
غلام اور آقا اور نوکر اور حاکم اور محکوم اور رعایا اور زمیندار اور
چمار اور جولاہے سب ایک باپ حضرت آدم اور
ایک مان حضرت حوا کی اولاد ہیں * پھر ایک دوسرے پر
ذات پات کی برائی اور شیخی کاہیکی اور آدمی اگر آپ
بزرگون کی وضع کے خلاف ہو پھر بزرگون کا ذکر کرے اور اُن
بزرگون پر فخر کرے تو وہ از بس بے غیرت و بیحیا ہی * چنانچہ
اسی مضمون کو ایک بزرگ نے کیا خوب بیان کیا * نظم *
آپ تو فضل و ہنر سے ہیں بری نام لین اجداد کا پر ہر گھڑی

فخر سے کرتا ہی کوئی یون بیان ۔ تھے مرے دادا جو حضرت تھے فلان
کوئی کہتا پیرزادہ ہون قدیم ۔ خواجہ زادہ ہون کوئی کہتا لئیم
قاضی زادہ کوئی کہتا آپ کو ۔ کوئی بتاتا ہی مفتی باپ کو
مولوی صاحب بڑے مشہور عام ۔ کوئی کہتا ہی چچا میرے کا نام
کوئی کرتا شجرہ صدیقی بیان ۔ صدق کی پر نہین اُسمین عیان
کوئی فاروقی پہ ہی نازان بشر ۔ باطل و حق مین نہین فارق مگر
کوئی ذی النورین پر مغرور ہی ۔ خود سخا و حلم سے بے نور ہی
کوئی لیتا حیدر و زہرا کا نام ۔ عفت و تقوی سے کچھ ہرگز نہ کام
ہی کسی کو قادری ہونے پہ خبط ۔ گو کہ اُنکو کچھ نہین قادر سے ربط
خود معین دین نہین ہین بے نیاز ۔ پر معین الدین چشتی پر ہی ناز
نقشبندی پہ ہی کوئی نقشبند ۔ بند ہی ہر نقش کا ہر خود پسند
ہی عوارف سے نہ کچھ عارف مگر ۔ ناز کرتا سہروردی نام پر
نام سے اُنکے فقط لو شاد ہین ۔ صورت و سیرت سے گو آزاد ہین
باپ ایک جاہل کا ہو فاضل بھلا ۔ فضل سے اُسکے اُسے پھر کیا ملا
زشت رو سے نازیبہ کب ہو پسند ۔ حسن بتلا دے اگر ماں کا دو چند
آتش روشن کا ہی یہ دود تنگ ۔ گرچہ ہی آتش سے پیدا بدرنگ

* ہرچند اسکے جزئیات بہت ہین مگر خوف ملالت طبع سامع کا نا بعرا طالمت سے ہی * لہذا اسی قدر پر کفایت کی مضمون کو

اسقدر بھی سمجھ لیجیے واسطے کافی ہی * اب معلوم کیا چاہیے کہ

* تیسری رسم * افراط التعظیم فیما بینھم *

یعنے آپس میں ایک دوسرے کی تعظیم زیادہ کرنی کہ یہہ رسم
نہایت کثرت سے رائج ہی اور اسکی برائی خیال میں نہیں
آتی * حالانکہ بعضے تعظیمیں ایسی ہیں کہ انکے کرنے سے
خدا کی بے ادبی ہوتی ہی یا پیغمبر پر طعن ہوتا ہی * مثلا
سجدہ خدا کے واسطے مقرر ہی * پھر اور کسی کو سجدہ
کرنا خدا سے بے ادبی ہی * یا مثلا رکوع کرنا اور ہاتھ باندھکے
چپ چاپ کھڑے ہونا نماز میں خدا کے واسطے مقرر ہی * اور
سارے جہان کا مالک پیدا کرنیوالا بادشاہوں کا بادشاہ
وہی ہی * بندگی عبادت اسیکو کرنی چاہیے * اور غریبوں کا پالنے
والا ساری خلقت کا حق حق انصاف کرنے والا عالم غیب کا
وہی ہی * پھر اور کسی کے سلام میں جھکنا یا اور کسی
کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا * اور کسی کو مالک
الملک شاہنشاہ کہنا یا لکھنا * اور کسی کو بندگی کہنی *
غریب پرور عادل روشن ضمیر کہنا یا لکھنا * یا مثلا اپنے
کو کسی کا بندہ پرستار کہنا * یا اور کسی کو خداوند خدایگان
قبلہ و کعبہ دو جہان کہنا خدا سے بے ادبی ہی * پھر اب

یہانتک نوبت پہنچی کہ لوگ کافروں اور فاسقوں کو ایسے
الفاظ کہنے لگے اور نہایت جھک جھک سلام کرنے لگے *
یا سلام یوں سمجھنا کہ چھوٹے اگر بڑوں سے السلام علیکم
کہیں تو بے ادبی ہے * تو پھر رسول خدا ﷺ کے جناب
میں بے ادبی ہوئی * اسواسطے کہ السلام علیکم کہنا انکی سنت
ہے * تو اس سنت کو معاذ اللہ بے ادبی سمجھا تو اس سے
ایمان ہی سلامت نرہا * پھر اسیطرح ہزاروں باتیں رائج
ہیں جیسے کسیکو لکھنا کہ بعد ادائے آداب وعبودیت وبندگی
یا آپکا خط کالوحی من السماء * یا حکم قضا نزول آیا * یا آپ
ضمیر آگاہ ہیں * آپ پر سب کچھ روشن ہے * اور تم
مالک ہو جو چاہو سو کرو * میں غلامان غلام ہوں فدوی خیر
خواہ ہوں * یا کسی کو دیکھکر اٹھہ کھڑے ہونا * یا کسی کے
پانوں پر گر پڑنا * یا پانوں چومنا * قدم چھونا * یا نظم ونثر
میں کسی کی جھوٹی جھوٹی تعریفیں لکھنی یہ سب باتیں
بیہودہ ہیں قرآن و حدیث سے ممنوع * مسلمان کو چاہئے کہ
ان سب باتوں کو ترک کرے اور سیدھا سچا رویہ اختیار کرے * اور
جو شخص جس مرتبہ کا ہو اس مرتبہ سے زیادہ اسکو
نہ بڑھاوے * قال اللہ تبارک وتعالی فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا

الصَّلوٰۃَ وَاٰتَوُا الزَّکوٰۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ * ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنے سورۂ براءت میں کہ پھر اگر توبہ کریں
اور قایم کریں نماز اور دیتے رہیں زکوٰۃ تو تمھارے بھائی ہیں
حکم شرع میں * ف * اس آیت میں مسلمانوں کو حکم ہے
کہ جو آدمی برے کاموں سے توبہ کرے باز آوے اور نماز پر
قایم ہو اور زکوٰۃ دیتا ہو اُسکو اپنا بھائی جانو * یعنے اُسکے
ساتھہ ایسا معاملہ کرو جیسا بھائیوں سے معاملہ کرتے ہیں *
نہایت یہہ کہ اگر وہ نہایت متقی پرہیزگار بڑا مقبول خدا کا
ہو تو اُسکو ایسا جانے جیسے بڑا بھائی * اور بھائیوں
سے ایسا معاملہ ہوا کرتا ہی * کہ اُنکو کوئی نہ سجدہ کرے
نہ ہاتھہ باندھکر اُسکے سامھنے کھڑا ہو نہ کوئی رکوع کرے نہ
مالک الممالک شاہنشاہ قبلہ عالم وجہان پناہ وغریب پرور
کوئی کہے * اور نہ اپنے کو اُسکا بندہ اور فدوی کہے اور نہ اُسکے
واسطے بندگی چاہیے بلکہ السلام علیکم کہنا چاہیے * اور ملے تو
مصافحہ کرے اور اگر کہیں سفر سے آیا ہو تو معانقہ کرے *
پھر قدم چومنا اور پانوں پر گرنا اُسکے خلاف ہے * اور یہہ
بھی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص گناہ کرتا ہو یا تارک
نماز ہو یا زکوٰۃ نہ دیتا ہو تو اُسکو اپنے بھائی برابر بھی نہ جاننا چاہیے

گو کہ حقیقی بھائی ہو * پھر کافر فاسق شخص کے واسطے تو کچھ بھی
تعظیم نہ چاہیے بلکہ اُسکی تحقیر اور اہانت چاہیے * قَالَ اللّٰہُ
تبارک و تعالیٰ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ *
* ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ براءت بیچ کہ ایمان
والے مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں * ف *
اگر کسی مسلمان سے کسی مسلمان کو کچھ فائدہ پہنچے تو اُسکو
یوں سمجھے کہ اصل فائدہ پہنچانے والا اللہ ہی ہے مسلمان
صرف مددگار تھا دوست * کہ بسبب دوستی کے اُن سے
بھی مدد کی * پھر اُنکو خداوند خدایگان فیاض زمان مالک
اصل فیض سامان غریب پرور سمجھنا یا کہنا یا لکھنا * یا اُنکی
شکرگذاری میں سر جھکا کر اُسکو سلام و مجرا کرنا تو کیا
ذکر ہی * پھر خواہ وہ حاکم وقت ہو خواہ زمیندار خواہ آقا
ہو خواہ میاں ہو سبھی کے واسطے درست نہیں * پھر جب
مسلمان حاکم اور مسلمان زمیندار اور مسلمان آقا اور
مسلمان میاں کے واسطے ایسے کام کرنا درست نہوں
اور اُسکا درجہ مددگار سے زیادہ بڑھانا نچاہیے * تو کافر حاکم
اور کافر زمیندار اور کافر آقا اور کافر میاں سے محکوم اور رعایا
نوکر اور غلام کو تو ایسا معاملہ کرنا اور بھی نچاہیے * قَالَ

اللہ تبارک وتعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ * ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنے سورہ حجرات مین کہ مسلمان تو
سب بھائی ہی ہین * ف * تو جو شخص مسلمانی کے کامون مین
بڑا ہو وہ ایسا ہی جیسا بڑا بھائی * اور جو مسلمانی کے کامون
مین چھوٹا ہو وہ ایسا ہی جیسا چھوٹا بھائی * اور جو مسلمان
نہین وہ بھائی نہین * پھر خواہ بادشاہ ہو خواہ امیر ہو
خواہ حاکم ہو خواہ وزیر ہو خواہ مولوی مفتی ہو خواہ مشائخ
پیر ہو خواہ دنیادار ہو خواہ فقیر ہو بھائی سے زیادہ مرتبہ
کسی کا بھی نہین * پھر جب مسلمان کے واسطے یہ بات
ہی تو کافر کو ایسا سمجھا چاہئے جیسے گدھے کتے کو جانتے
ہین یا چوپائے جانور کو سمجھتے ہین * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ
اَوْ صَدِيْقَهٗ اَيَنْحَنِيْ لَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ قَالَ لَا
قَالَ اَفَيَاْخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهٗ قَالَ نَعَمْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب المصافحہ والمعانقہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا
کہ انس رض نے نقل کیا کہ ایک شخص نے پوچھا
کہ یا رسول اللہ کوئی مسلمان جو ملاقات کرتا ہی دوسرے
مسلمان سے یا اپنے دوست سے کیا جھکے اُسکے لئے فرمایا نہ * پوچھا

کہ جھکا پھر لپٹ جاوے اُسکو اور چوم لے اُسکو فرمایا نہ * پوچھا
بھلا پھر کیا لیوے اُسکو ہاتھہ مین اور مصافحہ کرے اُس سے
فرمایا ہان * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائی
سے یا اور کسی مسلمان سے اور دوست سے جو ملاقات
ہو تو واسطے مصافحہ کے اُسکو جھک کر سلام کرنا اور
لپٹ جانا اور اُسکے ہاتھہ کو یا پانون کو یا پیٹھہ کو بوسہ
دینا درست نہین * پھر کافر و منافق کے واسطے تو بدرجہ اولی
یہہ کام منع ہے * اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ
لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَکَانُوْا
اِذَا رَاَوْهُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاهِیَتِهٖ لِذٰلِكَ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہے کہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ نہ تھا کوئی شخص
محبوب زیادہ پیغمبر خدا ﷺ سے اصحابون کے نزدیک
اور اصحاب جب دیکھتے تھے حضرت کو تو کھڑے نہین
ہوجاتے تھے * اسواسطے کہ سمجھتے تھے ناخوشی حضرت
کی اس مین * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت
کسی کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہوجانے سے ناخوش
ہوتے تھے * تو یہی بات سمجھہ کر اصحاب بھی حضرت کو آتے

ہوئے دیکھہ کر کھڑے نہیں ہو جاتے تھے * پھر جو بات حضرت ﷺ
کو بری لگتی ہو اس بات کو اور مسلمان کیوں پسند کرے
اور برخلاف عادت اصحاب کے کیوں رسم جاری کرے *
مگر ہان اجگہہ خالی کرنے کے واسطے یا کسی بزرگ کے
استقبال کے لئے اُٹھنا اور بات ہی * وصرف اُٹھہ
کھڑے ہو لینے کو تعظیم سمجھنا اور بات ہی *
أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا
فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام
مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابوداود نے ذکر کیا کہ معاویہ رض
سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص
کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کھڑے رہین لوگ
اُسکے روبرو وہ ٹھہراوے اپنا ٹھکانا دوزخ مین * ف *
یعنے جو شخص چاہے کہ لوگ اُسکے روبرو ہاتھہ باندھکر
ادب سے کھڑے رہین نہ ہلین نہ چلین نہ ادھر اُدھر
دیکھین بلکہ تصویر کی طرح بن جاوین * سو وہ شخص
دوزخی ہی * تو معلوم ہوا کہ کسی کی محض تعظیم کے واسطے
اُسکے روبرو ادب سے کھڑے رہنا درست نہین *

اور جسکو پسند ہو وہ دوزخی ہی * اخرج ابوداود
عن ابي امامة قال خرج رسول الله ﷺ متكئا على
عصى فقمنا له فقال لا تقوموا كما يقوم الاعاجم
يعظم بعضهم بعضا * ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا
ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ باہر آئے
پیغمبر خدا ﷺ تکیہ لگائے ہوئے لاٹھی پر تو ہم کھڑے ہو گئے
اُنکی تعظیم کے لئے * سو فرمایا کہ نہ کھڑے ہو جایا کرو
جیسے کھڑے ہو جاتے ہین عجمی لوگ تعظیم دیتا ہی
بعضا بعضے کو * ف * عجمی لوگ بڑے آدمیون کو دیکھکر
اُنکی تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوتے ہین * چنانچہ اب بھی
ان ملکون مین بھی معمول ہی * سو حضرت نے اس کھڑے
ہو جانے سے منع فرمایا * جیسا اُوپر والی ترمذی کی حدیث
سے کسی کی محبت کے سبب تعظیم کو کھڑا ہونا منع
معلوم ہوا تھا * اس حدیث سے کسی بڑے آدمی کے
واسطے کھڑا ہونا منع معلوم ہوا * اخرج ابوداود عن
مطرف بن عبد الله بن الشخير قال انطلقت في وفد بني
عامر الى رسول الله ﷺ فقلنا انت سيدنا فقال السيد
هو الله فقلنا وافضلنا فضلا واعظمنا طولا فقال قولوا

قُولُوا بِقَوْلِكُمْ اَوْبَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِ يَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ * ترجمہ
مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ ابو داود نے ذکر
کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ مین آیا بنی عامر کے ایلچیون کے
ساتھہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس پھر ہم نے کہا کہ تم ہمارے
سردار ہو تو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہی ہی * پھر ہم نے
کہا کہ تم ہمارے بڑے ہو بزرگی مین اور بڑے سخی ہو *
تو فرمایا کہ خبر اسی طرح کا کلام کہو یا اس سے بھی تھوڑا
کلام کرو * اور تمکو کہین بے ادب نکردے شیطان * ف *
یعنی کسی بزرگ کی تعریف مین زبان سنبھال کر بولا کرو *
اور جو بشر کی سی تعریف اور سچ ہو تو اُسکا مضایقہ
نہین * مگر اسمین بھی اختصار ہی کرو * تو اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگ بزرگون کی یا بڑے آدمیون کی
تعریف مین کہا کرتے ہین کہ تم مالک ہمارے ہو زمانے کے
سردار ہو جہان پناہ ہو معاذ اللہ داتا ہو معبود ہو غریب
پرور ہو قاضی القضات ہو * تو ایسے لفظین کسی کے واسطے
کہنا درست نہین * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ
مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ * ترجمہ

مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم
نے ذکر کیا کہ عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا
کہ مجھکو حد سے زیادہ مت برہاو جیسا کہ عیسی بن مریم کو
نصارے نے برہایا* سو مین تو اسکا بندہ ہون سو یہی کہو
کہ اللہ کا بندہ اور اسکا رسول * ف * یعنے جو خوبیان اور کمالات
اللہ نے مجھکو بخشے ہیں سو بیان کرو * سو رسول کہنے مین
سب آگئے اسواسطے کہ بشر کے حق مین پیغمبری سے
برا کوئی مرتبہ نہین * اور سارے مرتبے اُس سے نیچے ہیں *
آدمی رسول ہو کو بھی آدمی ہی رہتا ہی اور بندہ ہونا بھی
اُسکو نصیب ہی کچھ اُسمین خدائی کی شان نہین آجاتی ہی *
اور خدا کی ذات مین نہین مل جاتا * سو ایسی باتین کسی
بندے کے حق مین نہ کہا چاہیے کہ نصارے ایسی ہی باتین حضرت
عیسی کے حق مین کہکر کافر ہو گئے اور اللہ کے درگاہ سے
راندے گئے * سو اسلئے حضرت نے اپنی امت کو فرمایا کہ
تم نصارے کی چال نچلو اور اپنے پیغمبر کی تعریف مین
حد سے مت برہو کہ نصارے کی طرح کہین مردود ہو جاؤ *
اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگ پیر و اور بزرگون
پر بے آدمیون کی تعریف مین نظم و نثر مین نا گفتگو مین

زیادہ زیادہ تعریفین کرتے ہیں * سو یہ سب نفاق سے کے روپیہ پر چلنے آدب کے طریقے سے باہر * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْھِھِمُ التُّرَابَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ مقداد نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو بہت تعریفین کرنے والونکو تو بھر دو انکے منھون مین خاک * ف * یعنی یہہ جو لوگ بزرگون اور امیرون کی تعریفون مین خوشامد سے مبالغہ کرتے ہیں * تو خود بھی دیدہ ودانستہ جھوٹھہ بولتے ہیں * اور جسکی تعریف کرتے ہیں وہ بھی مغرور ہوجاتا ہی * پھر ایسے شخص کو کچھ دینا تو کیا چاہیے بلکہ اسے شخص کے منہہ مین خاک بھردے تا کہ پھر ایسی حرکت نکرے * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ وَیْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْكَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسَبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِكَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو

بکرہ نے نقل کیا کہ تعریف کی ایک شخص نے دوسرے شخص کی پیغمبر خدا صلعم کے سامنے * تو تین دفعہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی تیری تو نے گردن ماری اپنے بھائی کی * جب کوئی تم مین سے کسی کی تعریف کرنی ہو خواہ مخواہ تو چاہئے کہ اتنا ہی کہے کہ مین محبت رکھتا ہون فلانے سے اور اللہ اُسکا حال خوب جانتا ہی اگر خیال کرے کہ وہ شخص ایسا ہی اور تعریف نکرے اللہ کے روبرو کسی کی * ف * یعنے حقیقت ہر ایک کی اللہ ہی کو خوب معلوم ہی کہ یہہ شخص برا ہی یا اچھا ہی * یا جیسا اُسکا ظاہر ہی ویسا ہی باطن بھی ہی یا ظاہر اور ہی اور باطن اور ہی * یا انجام اُسکا نیک ہی یا بد ہی پھر آدمی تو ظاہر ہی کا حال دیکھتا ہی سو اُسکے بموجب اُسکی تعریف کرتا ہی * پھر اگر کسی کی تعریف کی کہ فلانا شخص بہت خوب بڑا عابد زاہد جواد سخی ہی * اور حقیقت مین وہ شخص اللہ کے نزدیک ایسا نہ تھا * تو اس تعریف کرنے والے نے گویا اللہ کے علم کے برخلاف حکم کیا کہ جسکو اللہ تعالی برا جانتا تھا اسنے اُسکو اچھا ٹھہرایا * سو حضرت نے فرمایا کہ جسکو آدمی اپنی دانست مین نیک جانتا ہو اور اُسکی تعریف کرنی منظور

ہو تو اُسے یہ قدر کہے کہ مین فلانے شخص کو دوست رکھتا ہون اصل حقیقت اُسکی اللہ ہی جانے * پھر جو شخص بغیر جانے کسی کی تعریف کرے یا تعریف مین مبالغہ کرے تو گویا اُسنے اُسکی گردن ماری کہ اُسکو مغرور کر دیا اور دنیا و عاقبت دونون سے کہویا * پھر یہہ جو خوشامدی لوگ بزرگون کے پاس آ بیٹھتے ہین کے پاس بیٹھ کر اُنکی جھوٹھی چھوٹھی تعریفین کرتے ہین تو وے اُسکے دشمن ہین دوست نہین * کہ جھوٹھے لوگ اُنکی دنیا اور عاقبت خراب کرتے ہین اور اُسکو مغرور کر دیتے ہین کہ وہ احمق بھی اپنے کو ویسا ہی جانتا ہی * اَخرَجَ البَیہَقِیُّ فِی شُعَبِ الاِیمَانِ عَن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ اِذَا مُدِحَ الفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاهتَزَّلَہُ العَرشُ * ترجمہ مشکوۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب تعریف کی جاتی ہی کسی بدکار کی غضب پر ہو جاتا ہی خدا تعالی اور کانپ جاتا ہی اُسکے سبب عرش * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگ ذرہ سندی بے نمازی تارک زکوۃ و حج و روزہ شرابی زنا کار بار اگ باجے کو عبادت سمجھنے والے اور قبر و بن کے

پوجتی ہیں اُن کی تعریفین کرتے ہیں * پھر کوئی قصیدے کہتا ہی * کوئی مدح باعیان بناتا ہی * کوئی نثر ہی لکھتا ہی * کوئی ویسے ہی سامنے خوشامد کرتا ہی * سو یہہ سب خدا کے غضب مین گرفتار ہین کہ انکی ایسی تعریف کرنے سے خدا کا عرش کانپ جاتا ہی اور زلزلہ مین آجاتا ہی * پھر جو کوئی کسی کافر کی تعریف و مدح کرے اُسکا تو کیا ذکر ہی * اخرج مسلم عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلعم اغيظ رجل على الله يوم القيمة واخبثه رجل كان يسمي ملك الاملاك * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ بہت غصے اُس آدمی پر ہوگا اللہ تعالی قیامت کے دن اور نہایت خبیث ہی وہ آدمی جو کہلاتا تھا بادشاہ ہونکا بادشاہ * ف * یعنے جو شخص مالک الاملاک شاہنشاہ جہان پناہ شاہجہان کہلاتا تھا وہ بڑا خبیث ہی * اور خدا کا غضب اُسکے اوپر قیامت کو نہایت ہوگا * پھر جو شخص اُسکو یہہ الفاظ کہے وہ بھی بڑا خبیث اور مغضوب الہی ہی * اخرج مسلم عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلعم لا يقولن العبد ربي ولكن ليقل سيدي وفي رواية

لَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰہُ * ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ
ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ نہ کہے
غلام اپنے میان کو رب اپنا مگر کہے سردار اپنا اور ایک
روایت مین یون ہی کہ نہ کہے غلام اپنے میان کو مالک اپنا اسواسطے
کہ مالک تمہارا اللہ ہی ہی * ف * یعنے غلام اپنے میان کو اپنا رب
یا اپنا مالک نکہے اسواسطے کہ میان اور غلام سب کا مالک اللہ ہی ہی اور
باقی سب اسکے بندے ہین * پھر جب یہ حکم اعلی غلام
اور میان کے واسطے ٹھہرا تو جھوٹھے سو ٹھے کے لوگونکو
بندہ پرور و بندہ نواز اور اپنا مالک کہنا نہایت بیجا اور محض
بیہودہ ہی * اَخْرَجَ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا
مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا
ہی کہ شرح السنہ نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ یون نہ بولا کرو کہ جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا
کرو جو چاہے اللہ فقط * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
کسی سے یون کہنا کہ آپ جیسا چاہین ویسے ہی ہوگا یا یون
کہنا یا خدا کے کرنے سے ہوگا یا تمہارے کرنے سے ہوگا شرک کا

کام ہی * اَخرَجَ اَبُودَاؤُدَ عَن حُذَیفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم
لَا تَقُولُوا لِلمُنَافِقِ سَیِّدٌ فَاِنَّہٗ اِن یَّکُ سَیِّدًا فَقَد اَسخَطتُم
رَبَّکُم * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہی کہ
ابوداؤد نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ نکہو منافق کو سردار کہ اگر اُسکو سردار ٹھہرایا
تو البتہ بہت ناخوش کیا تم نے اپنے رب کو * ف *
یعنے جو شخص نام کا مسلمان ہو اُسکو کوئی سید سردار
کہے تو اللہ ناخوش ہوتا ہی * پھر یہ جو لوگ کافرون کو
اور نام کے جہوتھے فاسق مسلمانونکو عرضیان لکھا کرتے
ہیئن * مصر اُسمین اُنکو غریب پرور اور حاکم عادل
و منصف زمان اور فلاک رتبہ اور سلیمان جاہ اور سکندر
طالع اور سردار لکھا کرتے اور کہا کرتے ہیئن * سو ایسے
الفاظ اُسکے واسطے موجب ناخوشی اللہ کی ہیئن * اللہ
تعالی سب مسلمانون کو توفیق ادب کی دے * آمین *

چوتھی رسم مغالاۃ فی المھور والاسراف

فی کل ما یتعلق بالاعراس ہی * یعنے مہر زیادہ مقرر کرنا اور
بیجا خرچ کرنا شادی مین سو یہہ رسم سب لوگون مین رایج ہی * ف *
ہر چند نکاح بیضے متعلق رسمین بہت ہیئن اور ہر ملک مین

ہر ہر فرقے کی جدی جدی رسمین ہین * مگر کئی رسمین ایسی ہین کہ وہ اکثر ملکون مین بہت لوگون مین رائج ہین اور اُن کا چھوڑنا لوگون پر دشوار ہی * اوّل یہہ ہی کہ شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرلے ہین * دوسری یہہ کہ اگرچہ برات اُسی شہر بلکہ اُسی محلہ کی ہو مگر لڑکی کیطرف والے کھانا برادری کا اور جو لوگ نکاح مین جمع ہون اُنکے واسطے ضرور کرین * تیسری اُس شخص کی پوشاک نارنجی یا سُرخ یا زری تاش یا دلے کی ہو * چوتھی ناچ راگ مع باجے کے ہو * پانچوین نقارے روشن چوکی تاشے ڈھول ہون * چھٹی آتش بازی ہاتی انار ہتیان وغیرہ * ساتوین آرایش پھول کھلونے ہتیان گھوڑے وغیرہ * آٹھوین روشنی بہت سی پنشاخے اور مشعلین اور تھر * نوین لڑکی کی طرف سے جوڑے بہت سے شوہر کیطرف والے رشتہ مندونکے واسطے * دسوین شادی کی شب مین اُس مرد کا لڑکی کے گھر مین جانا پھر وہان جلوہ اور آرسی مصحف اور ٹوٹنے وغیرہ اُمور ہون * گیارہوین مہر کا زیادہ مقرر ہونا * بارہوین شادی کے چوتھے روز شوہر کا اُس عورت کے گھر جانا اور چوتھی کھیلنا * تیرہوین بعضون کے یہان

کنگنا ہاتھہ مین مرد کے یا مرد و عورت دونون کے باندھنا دستور ہی * چوتھے یہ مین سہرا باندھنا * پھر اُن رسمون مین سے بعضے کفر کی رسمین ہیئن کہ لوگون نے ہندؤن سے سیکھے ہیئن * مثلاً کنگنا باندھنا اور سہرا بجاے نور کے * اور بعضے رسمین بنفسہ حرام ہیئن کہ جو اُسکو اچھا جانے اور اُس سے خوش ہو وہ کافر ہی مسلمان نہین * جیسے ناچ * اور بعضے حرام و مکروہ تحریمی ہیئن * جیسے مرد کی پوشاک سرخ اور زری وغیرہ کی * اور نقارے اور ڈھول اور تماشے اور آتش بازی * اور مرد کا بیگانی عورتون کے گھر جانا کہ وہ اُن عورتون کو دیکھتا ہی اور وے عورتین اُنکو دیکھتی ہیئن * پھر اُن عورتون کے ساتھہ کھیلنا اور بھی زیادہ حرام ہی * اور بعضے کام خلاف سنت ہیئن بدعت جیسے برادری کا شادی سے پہلے کھانا کرنا اور آرایش وغیرہ اور چوتھی اور زیادہ مہر کا مقرر کرنا * پھر اُن سب رسمون کو لوگ لوازمات نکاح سے سمجھے ہیئن کہ بغیر اُن رسوم کے نکاح بے حقیقت اُن کی دانست مین ہوتا ہی * حالانکہ نکاح مین صرف دو گواہ ہونگے سامھنے ایجاب و قبول اور تقرر کچھہ مہر کا چاہیئے * سبب و ہو سکے سوا ے اِن لوگون نے یہہ رسوم بھی نکاح مین

داخل کی * تو اس راہ سے یہہ سب رسمین نہایت قبیح بدعت ہین کہ اِن لوگون نے سنت مین بدعت کو ملا کر ایک ٹھہرا لیا * اور علاوہ اسکے اُن رسمون مین مال خرچ ہوتا ہی محض بیجا کہ اُس سے دین کا فائدہ تو کیا ہوتا ہی دنیا کا بھی کچھ فایدہ نہین * اور مال بیجا خرچ کرنا حرام ہی * سو بدعتون کا حال اور رسمون کی برائیون کا حال پہلے معلوم ہو چکا * اب اِس مقام پر بیجا خرچ کرنے اور مہر کے زیادہ مقرر کرنے اور برادری کے کھانا دینے کا حال سنا چاہیے * قال اللہ تبارک وتعالی وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا * اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ بنی اسرائیل مین کہ اور بیجا مت خرچ کر بکھیر کر مقرر بیجا اُڑانے والے بھائی ہین شیطانون کے اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہی * ف * یعنے مال اللہ کی نعمت ہی کہ اُسکے سبب عبادت خاطر جمع سے ہوتی ہی اور مسلمانون کو فائدہ پہنچتا ہی دین کو مضبوطی ہوتی ہی * سو اللہ تعالی آدمیون کو مال اِسواسطے دیتا ہی کہ اللہ کی مرضی کی جگہہ خرچ ہو اور یہی مال کا شکر ہی * اور

شیطان چاہتا ہے کہ مال ورایگان بیکار خرچ ہو تاکہ آدمی
سے اللہ ناراض ہو * اور مال بیجا خرچنا ناشکری ہے * تو
شیطان خود ناشکرا ہے وہ بھی چاہتا ہے کہ آدمی بھی
ناشکرا ہو جاوے * سو جو لوگ مال بیجا خرچتے ہین نام
ونشان کے واسطے یہ سب شیطان کے بھائی ہین
کہ شیطان کے کہنے موافق مال خرچتے ہین * عوض فرمایا کہ
مال کو بیجا خرچ کر کے خراب نکرو اور شیطان کے بھائی
مت بنو * تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ
شادی نے پہلے کھانا کرتے ہین اور نوشہ کی پوشاک
شفع اور زری وغیرہ مین اور ناچ راگ مین نقارے
ناشون مین آتش بازی آرایش پھول کھیتو اون
مین روشنی مین اور لڑکے والے برادری کے جوڑون مین
پیسا خرچتے ہین یہ سب شیطان کے بھائی ہین خدا کے
ناشکرے * پھر بعضون کو یہانتک نوبت پہنچی ہے کہ
سودی قرض لیکر ان خرافاتون مین خرچتے ہین پھر اسکا
ادا کرنا مشکل پڑتا ہے * اور سود لینا اور دینا دونون حرام
ہین برابر یہ اور ایک حرام ہوتا ہے یا نہ بعضد فروشند *
اور بعضون کو یہ نوبت پہنچتی ہے کہ بیاہ برات کے واسطے

لوگون سے بھیک مانگنے ہیں اور سوال کرنا بے ضرورت شرعی حرام ہی * چنانچہ مسئلہ ہی کہ اگر آدمی بھوکھا ہو مرنیکے قریب اور وہان پر مرا ہوا مردار جانور جیسے گدھا یا کتا پڑا ہو تو بعضے علما نے لکھا ہی کہ اُس مردار کو کھالے اور کسی سے سوال نکرے * پھر ان خرافات کے واسطے سوال کرنا تو کیونکر جایز ہو * اور علاوہ اِسکے ان خرافات سے وہ عزت چاہتا ہی جو اُس سوال سے ذلت ہی * اور بعضون کے نزدیک ایسے مانگنے والے کو دینا بھی حرام ہی * تو دینے والا اور مانگنے والا بھی گناہ مین پڑا * بلکہ مانگنے والے کو ایک یہہ گناہ کہ سوال کیا دوسرا یہہ گناہ کہ اُس دینے والے کو گناہ مین پھنسایا کہ اُس نے اُسکو دیا * اگر یہہ نہ مانگتا تو وہ اُس دینے کے گناہ مین کیون پڑتا * تیسرا یہہ کہ اُس پیسے کو بیجا خرچ کیا * تو اُسکے حق مین تین حرام جمع ہوئے * صرف شیطان کے بھائیونکی خوشی کے واسطے اللہ کی ناخوشی اختیار کی * پھر بعضے جاہل جو ایسے مقام پر خیال کرتے ہیں کہ ایسے خرچون مین بھی اور لوگون کو فائدہ ہوتا ہی * تو یہہ بھی ایک فیض ہی اُسکا بھی کچھ ثواب ہوگا * سو یہہ بات غلط ہی اچھی برادری کو ایک کھانا

دنیا مین کسی کو ثواب کی نیت نہین ہوتی ہی * اور گناہ
کے کام مین اگرچہ آدمی نیت ثواب کی کرے مگر ثواب
نہین بلکہ اور عذاب ہو بلکہ جب گناہ کے کام کو ثواب کا کام
سمجھا تو کفر ہی * قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ وَلَا تُسْرِفُوا
اِنَّہُ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی
سورۂ انعام مین کہ اور بیجا نہ اڑاؤ آپکو خوش نہین آتے
اڑانے والے * ف * مال بیجا خرچنا حرام ہی اور جو شخص
بیجا خرچے وہ اللہ کو برا معلوم ہوتا ہی * پھر اس کام کو قبول
کرنا یا اسمین ثواب ماننا یا اس کام مین برکت ہونی تو کیا امکان
ہی * تو اس سے معلوم ہوا کہ جس شادی مین کہ خرچ
بیجا ہو بھانڈ بھکیتون رنڈیون بھڑونکو ناچ تماشہ والا نقالچیون
کو دیا جاوے * اور بہت سے زری کے جوڑے مین آتش
بازی آرایش مین خرچ ہو وہ کام اور وہ لوگ اللہ کو پسند
نہین آتے * اور اللہ کے مخالفون مین شمار ہو جاتے ہین * پھر
اس کام مین مبارکی نہین ہوتی بلکہ نحوست آجاتی ہی * پھر
اس نکاح سے جو اولاد پیدا ہوتی ہی وہ بھی اکثر بد ہی ہوتی
ہی * اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ عَائِشَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ

مَئُونَةً * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب النکاح مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مقدر بڑی برکت والا وہ نکاح ہی جو سہل ہو تکلیف مین * ف * یعنے جس نکاح مین اسباب جمع کرنے کی تکلیف نہو اور عورت تہوڑی مہر پر راضی ہو جاوے اُس نکاح مین بہت برکت ہوتی ہی * تو جسقدر تکلیف اسباب بھی زیادہ اسقدر برکت کم * اور جو بالکل تکلیف ہی تکلیف ہو تو برکت بھی نہین بلکہ نحوست ہی * اور ایک اور کم بختی ہی کہ لوگ مہر ادا نہین کرتے تو اس سبب سے مہر کی زیادتی اور کمی کا لحاظ بھی نہین رکھتے * حالانکہ اگر مہر ادا کرنے تو بہتر ہی اور اگر ادا نہو تو جیسے اور قرض ہین ویسہی یہہ بھی قرض ہی کچھہ فرق نہین * بلکہ عورت کے رشتہ دار والے اسی لحاظ سے مہر زیادہ مقرر کرتے ہین کہ زندگی مین تو یہہ ادا نکرینگا مرنے کے بعد اسکے ترکہ سے لینگے * اور وہ ایسی زندگی مین ادا نہین کر سکتا ہی پھر مرنے کے بعد ترکہ سب اُسکے مہر مین جاتا ہی اور وارثہ محروم رہتے ہین * تو میراث و فرائض کا باب بالکل مسدود رہ جاتا ہی *

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِ كَمْ

كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الصداق مین لکھا ہی کہ سلمہ نے ذکر کیا کہ ابو سلمہ نے نقل کیا کہ مین نے پوچھا بی بی عایشہ رض سے کہ کتنا تھا مہر نبی ﷺ کا فرمایا کہ مہر انکی بی بیون کا تھی بارہ اوقیہ اور ایک نش پوچھا تو جانتا ہی کیا ہوتا ہی نش کہا نہین فرمایا آدھا اوقیہ تو یہہ پانچ سو درم ہوئے * ف * یہان کے حساب سے ایک سو چالیس روپئے کچھ کم و بیش ہوتے ہین * تو اور سب تمام لوگونکی عورتون کا تو چاہیے اُس سے کم ہو اور نہین تو اس قدر سے زیادہ مہر مقرر کرنا باوجود نہ مقدوری کے فضول ہی * اور زیادہ مہر مقرر کرنے مین اگرچہ کچھ بہتری اور ثواب ہوتا تو حضرت اپنی ازواج اور بیٹیونکا البتہ زیادہ مہر مقرر کیا ہوتا * أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوًى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا

* ۵ *

مِنْ بَنَاتِهٖ عَلٰی اَکْثَرَ مِنْ اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِیَّةً * ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الصداق مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ترمذی
اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ذکر کیا
کہ عمر رض نے فرمایا کہ خبردار رہو زیادہ نہ ٹھہراؤ مہر عورتونکا
اسواسطے کہ اگر اسمین بزرگی ہوتی دنیامین اور پرہیزگاری
ہوتی اللہ کے نزدیک تو البتہ زیادہ لایق تھے اسکے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو نہین معلوم کہ نکاح کیا ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
ازواج مین سے کسی کا اور نہ اپنی بیٹیون مین سے کسی
کا بارہ اوقیہ سے زیادہ پر * ف * پیغمبر دنیامین بھی سب سے
زیادہ شریف ہوتے ہیں * اور اللہ تعالی کے نزدیک بھی
پرہیزگاری اور خوبی مین سب سے زیادہ انکا مرتبہ ہوتا ہی *
بالخصوص ہمارے حضرت سب سے خوبیون مین افضل تھے *
سو حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر زیادہ مہر مقرر کرنے مین
کچھ دنیامین بزرگی ہوتی یا اللہ کے نزدیک کچھ خوبی ہوتی * تو
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج اور اپنی بیٹیوں کا زیادہ
مہر ضرور ہی مقرر کرتے * کہ وہ سارے جہان سے زیادہ
دنیامین بھی بزرگ تھے اور اللہ کے نزدیک بھی بڑے متقی
پرہیزگار تھے * سو انھون نے تو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر کیا نہ ہی

ہوئیں ہیں پھر اور لوگ تو نصیب سے دنیا کی راہ سے بزرگ ہیں اور نہ اللہ کے نزدیک بے متقی ہیں * تو اُنکو تو چاہیے کہ اُن سے کم کریں * اور بارہ اوقیہ کے وہی ایک سو چالیس روپیے سے کچھ کم ہوتے ہیں * اور حضرت فاطمہ رضؓ کا مہر چار سو درم تھا کہ اُسکے ایک سو پندرہ روپیے کم و بیش ہوتے ہیں * پھر اور کسی کی عورتیں حضرت کی ازواج سے یا اور کسی کی بیٹیاں حضرت کی بیٹیوں سے افضل نہیں * نہ دنیا کے رو سے نہ آخرت کے رو سے جو اُنکا مہر اُن سے زیادہ ہو * اور حضرت ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی حضرت معاویہ کی بہن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں اُنکا مہر جو چار ہزار درم تھا سو حضرت نے خود نہیں مقرر کیا تھا حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اپنی طرف سے مقرر کیا تھا * أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الصداق میں لکھا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ بی بی ام حبیبہ سے نقل کیا کہ میں تھی عبداللہ بن جحش کے نکاح میں سو وہ مر گیا حبشہ کے ملک میں پھر نکاح کیا بی بی ام حبیبہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے نجاشی نے اوز مہر ٹھہرایا اُنکا چار ہزار درم * ف *
چار ہزار درم کے کم و بیش ایک ہزار ایک سو روپئے
ہوتے ہیں * سو بادشاہ نے اس قدر مہر ٹھہرایا تھا * پھر اور
لوگ جو پانچ پانچ دس دس ہزار بلکہ لاکھ لاکھ کروڑ کروڑ
روپئے مہر مقرر کیا کرتے ہیں محض فضولی اور بیجا اور خلاف سنت
ہی * اور اگر آدمی کے ذمہ پر مہر قرض رہا اور مر گیا * تو
جب تک قرض والے کو راضی نکریگا بہشت کو نجاویگا * مہر
قرض اور اور قرض کے بیچ مین کچھ فرق نہین ہی * پھر زیادہ
قرض لینے پر جرات کرنی دینداری سے بعید ہی * اخرج
الشیخان عن انس رض قال ما اولم رسول اللہ صلعم
علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم بشاۃ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے فرمایا کہ نہ کھانا دیا پیغمبر خدا
صلعم نے اپنی کسی عورت پر جس قدر کھانا دیا بی بی
زینب پر کہ کھانا دیا ایک بکری کا * ف * یعنے ایک بکری
کا گوشت پکا کر اُن کے نکاح کے بعد کھانا لوگون کو کھلایا *
اُس سے زیادہ اور کسی بی بی کے نکاح مین کھانا نہ دیا *
تو اس سے معلوم ہوا کہ بے تکلف و بے تماشا اپنی قدر

اگر میسر ہو اور دوست آشنا برادری کو کھلاوے تو بہتر ہی *
اور ولیمہ اُسی کھانے کو کہتے ہین جو نکاح کے بعد ہو *
پھر نکاح سے پہلے کھانا کرنا لغو اور اسراف ہی سنت
کے خلاف * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ
عَلَيْهَا بِحَيْسٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی
کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا ﷺ نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کر لیا اُن سے
اور ٹھیرایا اُن کا آزاد کرنا مہر اُن کا اور کھانا دیا اُن پر
حیس * ف * حیس کھانا ہوتا ہی جیسے حلوا تو اُس سے معلوم
ہوا کہ یہہ جو دستور ہی کہ کھانا تبھی کھلاوے جب سب
برادری کے لایق ہو اور نہین تو نہین * سو یہہ رسم بیہودہ ہی
جس قدر بے تکلف میسر ہو اُس قدر کسی قسم کا کھانا ہو
حلوا ہو خواہ گوشت ہو دو چار دوست آشنا کو کھلا دیجے اور
تکلفات سارے بیہودہ ہین * أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ
صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ
نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب
الولیمہ مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی صفیہ نے نقل

گیا کہ کھانا دیا پیغمبر خدا ﷺ نے بعضے ازواج کے نکاح مین
دو مد جو کا * دو مد جو کے سبب بقدر دو سیر کے سمجھنا
چاہیے اور اتنی قدر کبھی کھلا دیا * غرض یہ کہ اُس وقت
بے تکلف جو میسر ہوا کھلا دیا * یہ پلاؤ اور زردہ متنجن شیر
مال قرنی وغیرہ تکلفات کا بکھیڑا کرنا اور رنج مین پڑنا لاحاصل
ہی * سنی مسلمانون کو سنت کی پیروی کرنی چاہیے چار
ناچار خوش ہوئے تو کیا اور ناخوش ہوئے تو کیا * اور وہی
کھانا اگر آگے دیا تو کیا اور پیچھے دیا تو کیا * کھانا دینے مین دونون
باتین برابر ہاین * اتنا ہی فرق ہی کہ شادی سے پہلے کھانا
دینا بیہودہ اور خلاف سنت اور خلاف عقل ہی * اور
بعد شادی کے خدا اور رسول کی مرضی موافق ہی اور
عقل بھی یہی حکم کرتی ہی کہ شادی کی خوشی کا کھانا کرنا بعد
شادی کے ہو * شادی ابھی ہوئی ہی نہین کھانا پہلے سے
کیون چاہیے * اور شادی کے بعد بھی جو بعضے لوگ مہینے
مہینے دو دو مہینے بلکہ برس برس روز کے بعد کھانا کرتے ہاین
دوستو انکا عوض ہو اور اگر نیکو نام کے واسطے یہ بھی
بیہودہ ہی * اخرج الترمذی عن ابن مسعود قال قال
رسول اللہ ﷺ طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی

سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ *
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر
کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ
کھانا دینا پہلے دن کا حق ہی اور کھانا دوسرے دن کا دستور
ہی اور کھانا تیسرے دن کا مشہور ہونے کو ہی اور
جس نے مشہور کرتے چاہا اپنے کو رسوا کریگا اسکو
اللہ تعالیٰ * یعنے جب نکاح کرلاوے تو اُس روز دوستون
بھائیون کو کھانا کھلانا واجبی ہی یعنے واجب یا سنت موکدہ
ہی * پھر اُس کے دوسرے دن کھانا کھلانا بہی دستور
ہی یعنے سنت یا مستحب ہی بعد اُس کے تیسرے
دن اگر کوئی کھانا کھلاوے تو معلوم کیا چاہیے کہ یہہ فقط نام
کے واسطے ہی تا کہ لوگ سنین اور مشہور کرین *
تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ رسوا کرتا ہی اور پھر شادی
سے پہلے کھانا کرنا اور بھی بیہودہ ہی * نہ اُس مین محض نام
کے واسطے جسکا انجام زیادہ تر رسوائی ہی پھر ایسا کھانا
کھانا درست نہین * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ
طَعَامُهُمَا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ

امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ کہ بدلے پر اور نام کے لئے کھانا کریں تو اُنکا کھانا نہ قبول کیجئے اور نہ اُن کا کھانا کھائیے * ف * اِس زمانہ میں بھی دستور ہو رہا ہی کہ لوگ نام کے واسطے اور ایک دوسرے کے مقابلے پر شادیوں میں اور غمیوں میں کھانا کرتے ہیں * کہ فلانے نے ایسا کیا تھا تو ہم بھی ویسا ہی کریں * بلکہ اُس سے بھی زیادہ کریں تاکہ ہمارا بھی ویسا ہی نام ہو * پھر اُسی لحاظ کے سبب کوئی اپنا باغ بیچتا ہی * کوئی مکان گرو رکھتا ہی * کوئی ونہی قرض لیتا ہی * کوئی بھیک مانگتا ہی اور دنیا و دین دونوں جہان کی آفت میں لوگ پھنستے ہیں * سو حضرت نے فرمایا کہ ایسے لوگ اگر کھانے کو بلاویں تو نہ جاؤ اور نہ اُن کا وہ کھانا کھاؤ * پھر جب وہ کھانا کھانا حرام ٹھہرا تو ایسا کھانا کرنا بدرجہ اولی حرام ہوا * پھر حرام کام پر اپنا پیسا خرچنا شیطان کی برادری میں اپنے کو داخل کرنا ہی * پھر بہتر طریق شریعت کا کیوں نہ آدمی اختیار کرے اللھم وفقنا *

* پانچویں رسم ممانعۃ النساء عن النکاح الثانی *

* کے بیان میں ہی *

یعنے بیوہ عورت کو دوسرے نکاح سے باز رکھنا کہ جب
کوئی شخص مرجاتا ہی تو اُسکے خویش و اقارب اُسکی
عورت کو کنایہ اشارہ سے دوسرے نکاح سے باز رکھتے ہیں *
پھر یہانتک نوبت پہنچی کہ زن و مرد سب دوسرا نکاح
کرنا عیب جانتے ہیں * اور اگر کوئی عورت کرے تو اُسپر
طعن کرتے ہیں بلکہ دوسرا نکاح کرنے کو شرافت کے
خلاف جانتے ہیں * پھر اگر جوان عورت کا شوہر مرجاوے اور
اُسکا کوئی خبر گیران نرہے اور وہ نہایت مفلس محتاج ہو
جاوے اور جی اُسکا نکاح کو چاہے * تو وہ بیچاری لوگونکے
طعن کے ڈر سے نہین کرتی * اور اصل اس رسم
کی ہندوؤن سے ہی کہ ہندوؤن کے مذہب مین عورت کو
دوسرا بیاہ کرنا جایز نہین * سو وہی رسم ان نام کے
مسلمانون نے اپنے یہان جاری کرلی اور نہ سمجھے کہ شرافت
سکے یہان مسلمانی ہی جاتی ہی * حالانکہ یہہ رسم عقل
اور شرع دونون کے برخلاف ہی * جسطرح اللہ تعالی
نے کھانے پینے سونے جاگنے حاضر و پیشاب کی حاجت
آدمی کے واسطے بنائی ہی * ویسے ہی مرد کے واسطے عورت
کی خواہش اور عورت کے لئے مرد کی حاجت لگائی *

* ۵۶ *

اسواسطے دستور ہی کہ کنواری عورت اور نوجوان
مرد کے نکاح کی فکر داروں کو جلدی اور مقدم ہوتی ہی *
تاکہ یہہ جوان مرد اور کنواری عورت برے کام کی طرف نہ متوجہ
ہو جاوین اور رسوائی ہو * پھر جو عورت خاوند پاس رہے اُسکو
زیادہ خواہش مرد کی ہوتی ہی * اسواسطے کہ وہ اس بات سے
خوب واقف ہو جاتی ہی * پھر جس عورت کو شوہر نے
طلاق دی یا شوہر مر گیا تو وہ عورت اگر بد لحاظ ہی تو حرام
کریگی * اور اگر لحاظ والی ہی تو بدکام سے شاید بچے مگر مرد کا
خیال تو البتہ اُسکے دل مین رہتا ہی * اور مردون کی آواز
سنی اور صورتین دیکھنی اُسکو خوش آتی ہین * تو اس
بات کی علاج یہی ہی کہ دوسرا نکاح کرے * بڑے تعجب
کی بات ہی کہ جب عورت مرجاوے تو مرد دوسری عورت
سے نکاح کرلے اور مطعون نہو * اور عورت اگر بے شوہر
رہجاوے تو دوسرا شوہر کرنے سے مطعون ہو * طرفہ یہہ
کہ کنواری لڑکی کے نکاح مین دیر ہونی معیوب سمجھین اور
جوان عورت کا بیوہ رہنا قباحت نہ جانین * حالانکہ جو قباحت
اُسمین ہی وہی قباحت اُس سے زیادہ اِسمین ہی *
سبحان اللہ مینہ سے بھاگنا اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہونا ایسے ہی

عقلمندونکا کام ہی * چرا بناشو اگر کچھ عقل ہوتی تو خدا اور رسول
کے فرمانے کو کیون نہ لحاظ کرتے * قال اللہ تبارک و تعالی
وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ
يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ
يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ *
ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ بقر مین
اور جب طلاق دی تم نے عورتون کو پھر پہنچ چکین اپنی
عدت تک تو اب نہ روکو اُنکو کہ نکاح کرین اپنی خاوندون
سے جب راضی ہو جاوین موافق دستور کے * یہہ نصیحت
ملتی ہی اُسکو جو کوئی تم مین اللہ پر یقین رکھتا ہی اور
قیامت کے دن پر * اسی مین صفائی زیادہ ہی تمہارے
لیے اور ستھرائی بہت * اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین
جانتے * ف * عدت مقرر ہی تین حیض یا تین مہینے تک * سو
جس عورت کو شوہر طلاق دے وہ عورت عدت کے
بعد اگر کسی سے شرع کے دستور موافق نکاح کرنا
چاہے * تو اسکے والیون کو یہہ حکم ہی کہ اُسکو دوسرے
نکاح سے نہ روکین اگر وے خدا پر اور قیامت پر یقین رکھتے

ہیں * اسواسطے کہ یہہ خدا کا حکم ہی اگر اسکے بر خلاف کرینگے تو قیامت کو سزا پاوینگے * اس بعد حق نے دوسرے نکاح بین صفائی زیادہ ہی کہ وہ زنا سے بچے * اور ستہرائی بہت ہی کہ برے خیالون سے دل ستہرا رہے * اور اسمین اور بہت خوبیان ہیں کہ اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے * اس آیت مین اللہ صاحب نے کئی طرح سے دوسرے نکاح کا تقید کی * اول یہہ کہ والیون وارثون کو فرمایا کہ دوسرے نکاح سے نہ روکو * تو والیون کو چاہئے کہ اسکو اور ترغیب دلاوین * دوسری یہہ کہ فرمایا کہ یہہ نصیحت ہی اسکے واسطے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہی * تو اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اس نصیحت کو نا نے اور برا جانے تو وہ اللہ پر اور قیامت پر ایمان نہین رکھتا یعنے مسلمان ہی نہین ہی * اور نصیحت ماننے کے یہی معنے ہی کہ اس نصیحت کے موافق کرنے لگے * تیسری یہہ کہ فرمایا کہ اس مین ستہرائی اور پاکی ہی * تو جو شخص اس کو عیب جانے وہ گویا گندہ ناپاک ہی کہ ستہرائی چھوڑ کر ناپاکی کی طرف جاتا ہی جیسے خوک * چوتھی یہہ کہ فرمایا کہ اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے * تو جو شخص یون جانے کہ

دوسرے نکاح کرنے مین برئی برئی قباحتین ہین تو وہ شخص
گویا اپنے کو اللہ سے زیادہ دانا جانتا ہی معاذ اللہ اُسکے
ایمان کا کیا ٹھکانا * قال اللہ تبارک وتعالی وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی
مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا
فُقَرَاءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ * ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ نور مین اور بیاہ دو رانڈون
کو اپنے اندر اور جو نیک ہون تمہارے غلام اور لونڈیان
اگر وے مفلس ہونگے اللہ اُن کو غنی کریگا اپنے فضل سے
اور اللہ سمائی والا ہی سب جانتا * ف * یعنے جو عورتین
تمہارے اندر برادری مین رشتہ ناتے مین بیوہ ہو جاوین
اور خاوند مر جاوے * تو اُن کو آپس مین برادری مین بیاہ
دو * اور جو غلام لونڈی نیک ہون کہ بیاہ دئے سے مغرور
نہو جاوین تمہارا کام نہ چھوڑ دین اُن کا بھی ایک دوسرے
سے نکاح کر دو * اور جب تم اُن رانڈون کو بیاہ دوگے
تو اللہ اُن کو اپنے فضل سے غنی کر دیگا محتاجی اور افلاس
اُن کا جاتا رہیگا * اللہ کے یہان کچھ کمی نہین وہ بڑا سمائی
والا ہی اور وہ سب کا حال جانتا ہی * کہ فلانے کو محتاجی
اور افلاس ہی اور فلانے کا جی نکاح کو چاہتا ہی اور فلانے

سکا ہونا چاہتا ہی * اِس آیت سے بھی کئی طرح پر تقید
دوسرے نکاح کا بیوہ کے واسطے ثابت ہوتا ہی * اول
یہہ کہ بیوہ کے والیون کو حکم دیا کہ تم بیاہ دو اپنے رشتہ مند
ہمقوم رانڈ وان کو * تو اِس سے معلوم ہوا کہ یہہ ضرور
نہین کہ جب بیوہ خود درخواست کرے تب اُسکا دوسرا
نکاح کیا چاہیے * بلکہ والیون کو چاہیے کہ خود اُسکے نکاح کی
تدبیر کرکے موافق شریعت کے اُس کی اجازت لے لین *
اِس واسطے کہ وہ عورت خود خصوصا اِس ملک ہند میں سبب
رسم کے یا شرم کے ہرگز اپنے آپ سے دوسرے
نکاح کی درخواست نکریگی * دوسری یہہ فرمایا کہ محتاج بیوہ
عورت کو اللہ تعالی دوسرا نکاح کرنے سے غنی کر دیگا *
تو معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح بیوہ عورت کو کرنا اللہ تعالی کے
نزدیک نہایت پسند ہی کہ اُس کے سبب اللہ تعالی
کی رحمت اُس کی طرف متوجہ ہوتی ہی کہ محتاج عورت غنی
ہو جاتی ہی * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ باوجود فقر وغیرہ مانع
کے بھی توکل علی اللہ نکاح ثانی کر دیا چاہیے * اور یہہ جو فرمایا کہ
غنی کر دیگا اللہ اپنے فضل سے تو اِس سے دریافت ہوا کہ
نکاح ثانی کرنے والے پر خاص رحمت الٰہی نازل ہوتی ہی *

اِسی واسطے پیغمبر صاحب نے بھی بیوہ کے دوسرے نکاح کی تاکید کی * اَخْرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا کُفْوًا * ترجمہ مشکوۃ کے باب تعجیل الصلوۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ای علی تین کامین دیر نکیجو * نماز جب وقت آجاوے اور دیر نکیجو جنازے کی نماز مین جب جنازہ موجود ہو جاوے * اور دیر نکیجو بیوہ عورت کے نکاح کر دینے مین جب اُسکا جوڑ مل جاوے * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت قابل نکاح کے بیوہ ہو جاوے اور کوئی اُس کے موافق مرد نکاح کے واسطے ملے تو ایماندار آدمی کو چاہیے کہ اُس کے نکاح کر دینے مین ہرگز دیر نکرے * اور دیر کرنا ایسا برا جانے جیسے جنازہ پڑا رکھنا یا نماز مین دیر کرنی معیوب ہی * اور مسلمانون کو لازم ہی کہ اپنے اُوپر اس بات کو لازم کر لی جہان کہین کوئی بیوہ عورت ہو تو جس طرح سے ہو سکے اُس کا نکاح کرا دے * اِس واسطے کہ خدا و رسول کے نزدیک بھی یون ہی ہی اور عقل صحیح مین بھی اِنصاف

آتا ہی * اور سب مسلمانون کے ولایتون مین اب بھی
بھی یہ رسم جاری ہی کہ بیوہ عورت کا نکاح جلدی سے
کرتے ہین اور آگے بھی یہی رویہ جاری تھا * اگلی
سب بی بیان پیغمبر زادیان اسی طرح کرتی آئی
ہین چنانچہ حضرت * رقیہ * پیغمبر خدا ﷺ کی بیٹی ابولہب
کے بیٹے عتبہ کے نکاح مین ہوتی تھین * اوسکے بعد حضرت
عثمان سے اون بی بی کا نکاح ہوا * اور حضرت * ام کلثوم *
دوسری بیٹی پیغمبر خدا ﷺ کی پہلے ابولہب کے دوسرے
بیٹے عتیبہ کے نکاح مین تھین * اوسکے بعد دوسرا نکاح اونکا
حضرت عثمان سے ہوا * اور حضرت * فاطمہ * رض کی بیٹی
بی بی * ام کلثوم * پیغمبر خدا ﷺ کی نواسی پہلے حضرت عمر
رض کے نکاح مین تھین * جب اون کا وفات ہوا تب حضرت
* ام کلثوم * نے حضرت جعفر کے ایک بیٹے عون سے نکاح
کیا * جب عون مرے تب حضرت جعفر کے دوسرے
بیٹے محمد نے اون سے نکاح کیا * جب وہ بھی مرگئے تب
حضرت جعفر کے تیسرے بیٹے عبد اللہ نے اون سے نکاح کیا *
* اور بی بی * امامہ * نواسی پیغمبر خدا ﷺ کی حضرت
زینب کی بیٹی کہ حضرت فاطمہ کے بعد حضرت علی کے

نکاح مین تھین * بعد حضرت علی کے وفات کے اُنھون نے حضرت علی کی وصیت بموجب مغیرہ بن نوفل سے نکاح کیا * اور سواے حضرت عایشہ صدیقہ کے سب بی بیان پیغمبر خدا ﷺ کی ایسی تھین کہ کسی کا ایک خاوند مرچکا تھا * اور کسی کا دوسرا خاوند بھی مرچکا تھا * اور کسی کا تیسرا بھی * اُس کے بعد حضرت سے نکاح ہوا تھا * یہہ حال ہی حضرت کی بیٹیون اور نواسیون اور بی بیون سید انیون کا * اور سواے اُس کے ایک بی بی * ام رومان * تھین پیغمبر خدا ﷺ کی سباس کہ پہلے عبد اللہ بن سنجرہ کے نکاح مین تھین * پھر دوسرا نکاح اُنھون نے حضرت ابو بکر صدیق رض سے کیا کہ اُن سے بی بی عایشہ صدیقہ اور عبد الرحمن پیدا ہوئے * اور بی بی * اسما * بنت عمیس کہ پہلے جعفر ابن ابی طالب کے نکاح مین تھین * اُن کے بعد حضرت ابو بکر سے نکاح ہوا کہ محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے * بعد حضرت ابو بکر کے حضرت علی سے اُن بی بی نے نکاح کیا * یہہ حال ہی بزرگ شجا نیوں کا جنسے شرافت کی بنیاد ہی * پھر جو کوئی اُن کے کام اور رسم اور عادت کو برا جانے اُنکے ایمان مین نقصان ہی اور اشراف نہین وہ کمینا * تمت *

ہی * اِس واسطے کہ حضرت پیغمبر خدا ﷺ کے برابر عزت اور آبرو کسی کی نہیں * اور اُن سے زیادہ غیرت کسی کو نہیں * اور حضرت کی بیبیون اور نواسیون کا اور حضرت کے یارون کی عورتون کا یہی دستور رہا کہ جب خاوند مر گیا تب اور کر لیا * اگر یہہ بات معاذ اللہ بے غیرتی کی ہوتی تو خدا اور رسول کیون منظور اور دستور رکھتے * تو اب جو شخص بیوہ کے دوسرے نکاح کو عیب جانے اور بے غیرتی سمجھے وہ مسلمان نہین بلکہ مردود کافر ہی * کہ جو بات پیغمبر خدا ﷺ نے اپنے گھر مین کرائی اُسکو یہہ بے غیرتی بتاتا ہی * گویا اپنی بیبیون بیٹیون اور نواسیون کو حضرت کی بیبیون بیٹیون سے اچھا جانتا ہی * تو ایسے شخص کو چاہیے کہ اپنے کو سید اور شیخ اشراف قوم سے شمار نہ کرے * بلکہ اپنے کو ذات چھوٹ کہلاوے اسلئے کہ مسلمانون کے بزرگون کے ہان اور مسلمانون کے ملک مین اور مسلمانون کی کتاب قرآن و حدیث کے رو سے یہہ رسم جاری ہی * پھر جو کوئی اُسکو برا جانے وہ گویا خدا و رسول کے حکم کو اور پیغمبر کے اصحابون کو جنسے شرافت پائی ہی بد جانتا ہی *

اور ہندوؤں کی رسم کو نیک جاننا اور اختیار کرتا ہی پھر وہ
مسلمان کاہیکا * اور حضرت کے بعد حضرت کی بی بیوں کے
جو اور کسی نے نکاح نکیا تو اس کا یہہ سبب تھا کہ آدمی
دو طرح پر ہیں ایک مسلمان دوسرے کافر * سو مسلمانوں
کو اللہ تعالی نے قرآن مین فرمایا کہ * اَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ *
یعنے بی بیان پیغمبر کی مائین ہیں مسلمانوں کی * اور ماں کا نکاح
بیٹے کے ساتھہ درست نہیں * اس واسطے کسی مسلمان
سے اُن کا نکاح نہوا * باقی رہے کافر سو کافر سے بھی مسلمان
عورت کا نکاح جایز نہیں * اس واسطے یہہ بات حضرت
کی ازواج کے واسطے مخصوص تھی * پھر اب اگر کوئی
اور بھی اپنے کو ایسا سمجھے اور اپنی جورو بیٹی بہن کا دوسرا
نکاح ہونا عیب جانے تو وہ گویا اپنے کو پیغمبر کے برابر جانتا
ہی اور درپردہ دعوی پیغمبری کا رکھتا ہی * استغفر اللہ
ربی من کل ذنب واتوب الیہ * خدا اچھا ات سے سب
مسلمانوں کو پناہ مین رکھے * آمین *

* چھتی رسم الموعدة والاحداد کے بیان مین ہی *

کہ جب کوئی مر جاتا ہی تو لوگ خصوصا عورتین رشتہ مند
جا جمع ہوتے ہیں * اور عورتین بیٹھی جاتی ہیں * پھر جو عورت

ماتم ہر بستی کو آتی ہین وہ بھی اُنکے پاس بیٹھ کے چلاتے بین شروع
ہوتی ہی * پھر بعضے کے یہان تین دن * بعضے کے یہان سات
دن * بعضے کے یہان دس دن * بعضے کے یہان چالیس
دن * بعضے کے یہان چھہ مہینے تک بھی معمول رہتا ہی *
کہ عورتین حلقہ باندھ کر کھڑی ہوتی ہین اور ایک عورت
اُس مردے کے اوصاف اور مردون کے بیان کرتی جاتی ہی کہ
فلانا ایسا تھا اور فلانا ایسا تھا * تو وے سب عورتین اپنے
زانو اور سینہ پر طمانچے مارتی جاتی ہین اور ہاے ہاے کرتی جاتی
ہین * اور بعضون کے یہان صرف اِس قدر ہوتا ہی کہ ہر
صبح اور شام عورتین اکٹھا بیٹھ کے چلا کر رویا کرتی ہین *
پھر بعضے کے یہان چالیس دن تک * بعضے کے یہان چھہ مہینے
تک * بعضے کے یہان برس روز تک * اور بعضے کے یہان
دو برس تک یہی بات جاری رہتی ہی * پھر جتنے دنون
جس قدر رنج نوحہ زیادہ ہو اُس قدر اُنکو گویا آپس مین
تعریف ہو * اور اگر نہو تو بعضے خاندان کی عورتین طعن
کرتی ہین کہ فلانے کے یہان فلانے کی موت کی کچھ قدر نہوئی
اور کچھ غم نہوا * اور باوجود حکم خدا اور رسول کے نوحہ کرنا
یعنی چلا کر رونا اور پیٹنا اور مردے کی حالت اور صفات اُسطرح

پر بیان کرنا حرام ہی * اور ابتدا کہتے ہیں ہمو سوگ میں بیٹھنے کو یعنی اچھے کپڑے نہ پہننا خوشبو نہ لگانا سرمہ نہ لگانا کسی کی شادی میں شریک نہونا اپنے مکان پر بیٹھے رہنا * بموجب شریعت کے روسے جس عورت کا خاوند مرجاوے اُسکو چاہئے کہ چار مہینے اور دس دن تک اپنا سنگار نکرے بعد اُسکے اُسکو منع نہیں * اور اُسکے گھر کے ناتے رشتے والی عورتیں اگر تین دن تک اپنا سنگار نکریں تو مضایقہ نہیں تین دن سے زیادہ اُنکو سوگ میں بیٹھنا منع ہی * سو اسکے برخلاف اب رسم یون ہی کہ جب کوئی مرجاتا ہی تو اس گھر کے سب لوگ سوگ میں رہتے ہیں * اور جس عورت کا شوہر مرے پھر وہ کبھی رنگین سرخ کپڑا اور نتھ وغیرہ زیور جو شوہر والی عورتیں پہنتی ہیں وہ نہیں پہنتی اور خوشبو نہیں لگاتی * اور اس گھر میں بوریا وغیرہ فرش بچھا کر عورتیں اُسی پر رہا کرتی ہیں * پھر بعضونکے یہان چالیس دن تک اور بعضونکے یہان چھ مہینے تک * اور بعضونکے یہان برس روز تک وہ فرش بچھا رہتا ہی گویا اُسکو سوگ اور غم کی علامت مقرر کیا ہی * پھر یہان تک نوبت پہنچی کہ اُن دنون میں کسی کا نکاح یا ختنہ نہیں کرتے * اور دوست آشنا رشتہ

ماتمی کے مرد اور عورتین اُسکے یہان جمع ہوا کرتے ہین * اور مدت تک اُسکی ماتم پرسی ہوا کرتی ہی * اور ماتم پرسی کی حقیقت تو اتنی ہی ہی کہ جب کسیکا کوئی مر جاوے تو اُسکے دوست آشنا رشتہ مندونکو چاہیے کہ اُسکے پسماندون کو تسلی اور دلاسا دین اور سمجھائین کہ صبر کرو * سوا اسکے بر خلاف عورتین جو کسی کے گھر عورتون پاس ماتم پرسی کو جاتی ہین تو اُنکو بھی رولاتی ہین اور آپ بھی روتی پیٹتی ہین * اور مرد جو جاتے ہین تو صرف دستور رواج کے موافق اُن لوگون کے دکھانے کو کچھ فاتحہ وغیرہ پڑھتے ہین * اور اُس فاتحہ سے اُنکو مردے کے واسطے ثواب منظور نہین ہوتا صرف اُسکے پسماندون رشتہ مندونکی خوشی منظور ہوتی ہی * اگر ثواب منظور ہوتا تو کبھی اپنے گھر یا اکیلے تنہائی مین بیٹھ کر کے بھی اُسکے واسطے ثواب بخشتے * اور آپ اگر کوئی اکیلے اپنے گھر بیٹھ کر اُس مردیکو سو قرآن کا ثواب بخشے مگر اُسکے رشتہ مندونکے پاس جاکر فاتحہ مروجہ نہ پڑھے تو وہ رشتہ مند ناخوش ہون * ثواب صرف بہ رسم ٹھہر گئی کچھ ثواب منظور نرہا * غرضکہ ماتم پرسی کا مضمون برہم گیا * اور فاتحہ مقصود اصلی

ہو گئیں * اور ماتم پرسی بھی مرنے سے تین روز بعد تک
لغو اور بیہودہ ہی اور اب رسم نو ایون پڑ گیا کہ چھ مہینہ
برس برس روز کے بعد بھی اوسکے ماتم پرسی کو جاتے ہیں
اور خوشی میں غم یاد دلاتے ہیں سو یہ سب رسوم بیہودہ
ہیں اور اسطرح رونا اور مطلق پیٹنا اور ایسے سوگمین
بیٹھنا خدا رسول کے حکم کے خلاف ہی * قال اللہ تبارک
و تعالی یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ *
ان اللہ مع الصابرین * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب یعنے سورہ
بقر میں کہ اے مسلمانو قوت پکڑو صبر سے اور نماز سے بیشک
اللہ ساتھ ہی صبر کرنیوالوں کے * ف * جب کوئی
خویش و قریب مرجاتا ہی یا اور کچھ مصیبت پڑتی ہی *
تو آدمی گھبرا جاتا ہی روتا چلاتا ہی بے صبری کے کام کرنے
لگتا ہی * تو فرمایا کہ جب کچھ مصیبت پڑے تو
صبر سے قوت پکڑو یعنے صبر کرو اور اللہ کی تقدیر پر خوش ہو کر
رہو * اور فریاد و واویلا نکرو بلکہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرو
اور نماز میں مشغول ہو جاؤ تاکہ اللہ کی رحمت تم پر متوجہ ہو
اس واسطے کہ جو لوگ صبر کرتے ہیں اللہ اُن کے ساتھ
ہی * پھر لاچار رونا پیٹنا سوگمین بیٹھنا اللہ کا ساتھ چھوڑنا

ایمان سے بعید ہی اور ایمانداروں کی یہ بات ہی کہ
مصیبت مین صبر کرنا اور نماز کی طرف دھیان لگانا * قال اللہ
تبارک وتعالی وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِیْبَةٌ
قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ * اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ
رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ
صاحب نے یعنی سورۂ بقر مین اور خوشی سنا اُن صبر کرنے
والونکو کہ جب اُنکو پہنچی کچھ مصیبت * کہین ہم اللہ کے مال
ہین اور ہم کو اسیکی طرف پھر جانا ایسے لوگ اُنہین پر
شاباش ہین اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہین
ہین راہ پر * ف * یعنی جو لوگ مصیبت مین یہہ بات کہتی
ہین کہ ہم اللہ کے مال ہین کہ اُسی نے ہم کو پیدا کیا اور وہی
کھانے پینے کو دیتا ہی اُسیکو ہم پر اختیار ہی جو چاہے وہ
ہم پر کرے اُس کے کام مین ہمکو دم مارنے کی مجال نہین
اور ایک روز آخر ہم سب اُسیکی طرف پھر جائینگے کہ
مرینگے اور حشر نشر ہوگا * سو ایسے لوگونکو اے پیغمبر
خوشخبری سنا کہ اللہ اس بات پر اُن کو شاباشی دیتا
ہی اور اللہ کی مہربانی اُنپر ہی اور وہی لوگ نیک راہ
پر ہین پھر جو شخص برخلاف اُس کے مصیبت مین صبر نکرے

اور پیٹتے چلاتے ہائے ہائے کرتے اور کہتے کہ ہائے فلانے کی
موت ابھی سے آگئی اور اُسنے کچھ دنیا کا فائدہ نہ اُٹھایا *
اور کیا خدا کو آپ ہی کو مارنا تھا اور ہمکو خدا اپنے رنج میں
پھنسایا * غرض کہ ایسے ہی خرافاتیں بکے اور بے صبری کے
کام کرے تو اُس کے واسطے برخلاف شاباشی کے پھٹکار
اور برخلاف رحمت کے غضب چاہئے کہ وہ نیک راہ پر نہیں
بلکہ بہکا ہوا ہی * قال اللہ تبارک وتعالی مَا اَصَابَ مِنْ
مُّصِيبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِي كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ * لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا
فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا اٰتٰكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ *
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حدید میں کوئی مصیبت
نہیں پڑتی ملک میں اور نہ تم میں جو نہیں لکھی ایک
کتاب میں پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اُسکو دنیا میں
بیشک یہہ اللہ پر آسان ہی * تا کہ تم افسوس نکرو اُسپر
جو فوت ہوا تم سے اور نہ ریجھو اُسپر جو تم کو اُسنے دیا *
اور اللہ نہیں چاہتا کسی اترانے بڑائی مارنیکو * ف * یعنے
جتنے اسباب غم اور خوشی کے ہیں سب کا حال انکے
دنیا میں پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ کی کتاب میں لکھا ہی *

پھر جس کو کچھ آفت پہنچی خواہ وہ آفت عام ہو جیسی وبا اور قحط وغیرہ خواہ آفت خاص ہو جیسے کسی کا کوئی مر گیا یا اور کچھ آفت پہنچی سو وہ سب پہلے ہی سے تقدیر کی کتاب میں لکھی تھی ٹلنے والی نہ تھی * پھر جو مصیبت پہنچی تو آدمی کو غم کرنا نچاہیے اور جو کچھ مل گیا اور خوشی ہوئی تو اُسپر یوں سمجھنا نچاہیے کہ ہم ایسے ہیں کہ ہم کو یہہ مال اور ہمارے واسطے ابسا ہوا * اسواسطے کہ اللہ کو اترانے والے اور بڑائی مارنے والے خوش نہیں آتے * اور بری معلوم ہوتی ہیں * اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مر جاوے تو یہہ جانے کہ اُس کے تقدیر ہی میں اتنی عمر تھی اب افسوس کیئے اور چلانے پیٹنے سے کیا ہوتا ہی * اور اگر ہزار روپیے پیٹیے تو کیا ہوتا ہی وہ مردہ پھر کر جینے کا نہیں * اور پھر اُس رونے پیٹنے چلانے پر سو کٹ پر فخر کرنا اللہ کی درگاہ سے مغضوب ہوتا ہی * کہ اللہ تعالیٰ اترانے والے فخر کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا * اخرج ابوداود عن ابي سعيد الخدري قال لعن رسول الله ﷺ النائحة و المستمعة * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوسعید نے نقل کیا کہ

لعنت کی رسول خدا صلعم نے چلا کر رونے والی عورت پر اور سننے والی پر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نوحہ کرنے والی عورت اور جو نوحہ سنے دونو ملعون ہیں *
اَخرج الشیخان عن عبد اللّٰہ بن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا تسمعون ان اللّٰہ تعالی لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بھذا واشار الی لسانہ او یرحم وان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ تم نہیں سنتے ہو کہ اللہ تعالی عذاب نہیں کرتا آنکھہ سے آنسو نکلنے پر اور نہ دل کے غم پر مگر عذاب کرتا ہی اسکے سبب اور اشارہ کیا اپنے زبان کیطرف یا رحم کرتا ہی اور مقرر مردے پر عذاب ہوتا ہی اسکے گھروالونکے رونے سے اُسپر * ف یعنے دل میں غم ہونا اور آنکھہ سے آنسو نکلنا یہ آدمی کے اختیار میں نہیں * پھر اگر کوئی شخص مرگیا اور کسی کو غم ہوا اور آنکھہ سے آنسو نکلے تو کچھہ مضایقہ نہیں مگر ہان زبان سے اگر کچھہ اللہ کی شکایت کی یا نامرد نکلا بیان کرے * تو البتہ عذاب ہوگا اور اگر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور صبر کیا

تو اللہ رحم کریگا * اور مردے کی بین کرنے اور اُسکے اوصاف
بیان کر کر رونے سے صرف ان لوگوں ہی پر عذاب نہیں *
بلکہ اس مردے پر بھی عذاب ہوتا ہی * اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ یہ بیان کر کر پیٹنے چلانے والیاں اور وہ مردہ دونو عذاب
مین گرفتار ہوتے ہین * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن عَبدِ اللّٰہِ ابنِ
مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَیسَ مِنَّا مَن ضَرَبَ الخُدُودَ
وَ شَقَّ الجُیُوبَ وَ دَعَا بِدَعوَی الجَاہِلِیَّۃِ * ترجمہ مشکوۃ
کے باب البکاء علی المیت مین لکہتا ہی کہ بخاری اور مسلم
نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ
نے فرمایا کہ نہین ہی ہمارے گروہ مین سے جو طمانچے مارے اور
گریبان پہاڑے اور چلاوے جاہلیت کا سا چلانا * ف * ہمارے
حضرت سے پہلے جاہلیت کا وقت تہا اُس وقت مین کافرونکا
دستور تہا کہ کوئی مرتا تہا تو عورتین چلا کر رویا کرتی تہین اور
پیٹتی تہین * اور مردے کے بیان کرتی تہین * سو فرمایا کہ
جو ایسے کام کرے وہ ہماری گروہ مین نہین یعنے مسلمانو مین
داخل نہین * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن اَبِی بُردَۃَ قَالَ اَنَّ رَسُولَ
ﷺ قَالَ اَنَا بَرِیٌٔ مِمَّن حَلَقَ وَ صَلَقَ وَ خَرَقَ * ترجمہ مشکوۃ
باب البکاء علی المیت مین لکہا ہی کہ بخاری اور مسلم نے

ذکر کیا کہ ابو بردہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین
بیزار ہون اُس سے جو سر کے بال مونڈے اور چلاکر روے
اور گریبان پھاڑے * ف * یعنے کسی کے غم اور مصیبت
مین جو کوئی اپنے سر کے بال نوچے اور آواز سے روے اور
کپڑے پھاڑ ڈالے اُس سے مین بیزار ہون * پھر جس سے پیغمبر
بیزار ہون وہ مسلمان کاہیکا * اَخرجَ مُسلِمٌ عن ابی
مَالِكٍ الاَشعَرِیّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَربَعٌ فِی اُمَّتِی
مِن اَمرِ الجَاهِلِیَّةِ لَا یَترُکُونَهُنَّ فذکر منها والنیاحة وقال
اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَم تَتُب قَبلَ مَوتِهَا تُقَامُ یَومَ القِیٰمَةِ وَ عَلَیهَا
سِربَالٌ مِن قَطِرَانٍ وَدِرعٌ مِن جَرَبٍ * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو
مالک اشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار
باتین ہین میری اُمت مین کفر کی باتون مین سے کہ لوگ
نہین چھوڑتے اُنکو * سو ذکر کیا اُنمین چلاکر رونے کو اور فرمایا
کہ چلاکر رونے والی عورت نے جو توبہ نکی اپنے مرنے سے پہلے
تو کھڑی کی جاویگی قیامت کے دن * اور اسکا پیراہن ہوگا
گندھک کا اور اُڑھنی ہوگی خارش کی * ف * یعنے جو
عورت دنیا مین مُردون پر نوحہ کیا کرتی تھی اگر اُسنے ایسے

تو یہ نکی ہوو مر گئی تو روز قیامت کو اللہ تعالی اسکو خار پشتی کریگا* اور گند فلک کا پیراہن اسکو اوڑہایا جایگا * تا کہ روز حشر مین خوب جلے اور خار پشت کے سبب سے ایذا زیادہ پاوے* معاذ اللہ جس کام کے سبب دنیا مین کچھ فایدہ نہین بلکہ انکی نسے مردے کو عذاب ہو اور قیامت کے روز اسکو عذاب ہو کیا برا کام ہی * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْهِ فَاِنَّهُ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم ذکر کیا کہ مغیرہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس مردے پر کہ نوحہ ہوا عذاب کیا جاویگا اسی بات پر اس مردیکو قیامت کے دن * ف * یعنے جو بات بیان کر کر عورتین چلاتی ہین وہی بات قیامت کے روز فرشتے کہہ کہکر عذاب کرینگے کہ تو ایسا تھا اور ایسا تھا * اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ بَاکِیْهِمْ فَیَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَیِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَکَیْنِ یَلْهَزَانِهٖ وَیَقُوْلَانِ اَهٰكَذَا كُنْتَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت

مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو موسی نے نقل کیا کہ
مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو مردہ مرے پھر
کھڑی ہوئی اُنمین کوئی رونیوالی سو کہی کہ ہائی میرے پہاڑ
اور ہائے میرے سردار اور اسطرح کی باتین کہی تو مقرر کرتا ہی
اللہ تعالی اُسکے لئے دو فرشتے کہ وہ اُس مردہ کی چہاتی
پر گہونسے مارتے ہین اور کہتے ہین کہ تو ایسا تہا * ف *
یعنے جو جو بیان کر کے عورتین یہان پیٹتی ہین وہی بات
کہکر فرشتے اُس مردے پر عذاب کرتے ہین *
تو ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے مردون کو عذاب سے بچاوے *
اور کسی کو پیٹنے چلانے بیان کرنے نہ دین اور اپنے واسطے بہی
وصیت کر دین کہ ہماری میت مین کوئی ایسے حرکتین نکرے *
اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ
فَاَخَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهٖ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ
اِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ
الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ
وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ امام

احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ مرین بنتی
زینب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور وہ تھیں عورتیں یعنی چلا کر رو
حضرت عمر اُنکو مارنے لگے اپنے کوڑے سے تو منع کیا کرد یا
اُنکو پیغمبر خدا صلعم نے اپنے ہاتھہ سے * اور فرمایا رہ اے
عمر پھر فرمایا عورتوں سے کہ بچو شیطانی آواز سے * پھر
فرمایا کہ جو کچھہ ہووے آنکھہ سے اور دل سے سو وہ اللہ
عز و جل کی طرف سے ہی اور رحمت کی قسم سے ہی *
اور جو کچھہ ہووے ہاتھہ سے اور زبان سے سو شیطان کی
طرف سے ہی * ف * یعنے اگر دل سے غم ہو اور آنکھہ
سے آنسو نکلیں تو اسکا کچھہ مضایقہ نہیں بلکہ اُسمیں آدمی کا اختیاری
نہیں سو یہہ اللہ کی طرف سے رحمت ہی مگر ہاتھہ سے پیٹنا
اور زبان سے بیان کرنا اور چلانا یہہ شیطان کے بہکانے سے
ہی * کہ شیطان یہہ بات دل میں ڈالتا ہی اور چلا کر رونیکی آواز
یہہ شیطانی آواز ہی ایسے مسلمان کو بچنا چاہیے * پھر کوئی
مردہ ہو کسیکے واسطے ایسے کام کرنا نہیں درست خواہ
پیغمبر زادہ ہو یا امام و امام زادہ ہو خواہ عوام مسلمانوں
سے ہو * اور جو کوئی چلا کر رووے یا پیٹے یا بیان کرے وہ
شیطان کی پھند میں پھنستا ہی اُسکو باز رکھا چاہیے اگر

کہیں نہ مانے تو مقدور چاہئے تو اُسکو مارنا چاہئے اور مقدور نہ چلے تو ایسی جگہہ جانا نچاہئے * اخرج احمد و ابن ماجة عن ابن عمر قال نہي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تتبع جنازة معها رانة * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہی کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے نقل کیا کہ ابن عمر رض نے ذکر کیا کہ منع کیا پیغمبر خدا صلعم نے اُس جنازے کے ساتھہ جانے سے کو جس کے ساتھہ نوحہ کرنے والی عورت ہو * ف * یعنے جنازے کے ساتھہ جانا دفن کرنے کو سنت ہی لیکن اُس جنازہ کے ساتھہ جانا منع ہی جسکے ساتھہ پیٹنے والی عورت ہو جیسے دعوت کھانے کو جانا سنت ہی مگر جس دعوت میں راگ باجا ہو وہان جانا منع ہی * اخرج الطبرانی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان هذه النوايح يجعلن يوم القيامة صفين في جهنم صف عن يمينهم وصف عن يسارهم فينبحن على اهل النار كما تنبح الكلاب * ترجمہ کہ نقل طبرانی نے اپنی کتاب میں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہہ پیٹنے والیان بنائی جاوینگی دو قطار دوزخمین ایک قطار داہنے طرف اور ایک قطار بائین طرف تو نوحہ کرینگی دوزخیون پر جیسے روتے ہیں کتے * ف * یعنے یہہ عورتین دوزخ مین جاوینگی اور اُن کی آواز کتوں

* ۵۴ *

کیسی ہو جاویگی اور جیسے دنیا مین بہہ مردون پر پیٹیا چلایا کرتی
تہین * وہان دوزخیون کے واسطے پیٹینگے ادہر ادہر *
عَنِ الْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ
بْنِ عَلِیٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰی قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ
فَسَمِعَتْ صَائِحًا یَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ اٰخَرُ
بَلْ یَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا * ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی
المیت مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ جب مرے حسن
حضرت علی کے پوتے تو کھڑا کیا انکی عورت نے خیمہ انکی قبر
پاس ایک سال بہر پہر اوٹھایا * تو سنا کہ ایک پکارنیوالا
کہتا ہی کہ سنو تو کہ کیا بہلا پایا انہون جو کھویا تہا پہر جواب دیا
اسکو دوسرے نے کہ نہ پایا بلکہ ناامید ہو کر لوٹ گئی *
ف یعنے غیب سے آواز آئی کہ جس مردے کے غم مین برس
روز تک اسکی قبر پاس بیٹھی رہی اسکو تو پایا ہی نہین آخر کو
نا امید ہو کر گھر کو پھر گئی * اس طرح اگر ہزار برس تک
اسکے غم مین رہو تو وہ مردہ تو پھر آنیکا نہین زیادہ سوگ مین بیٹھنا
اور بہت غم مین رہنا لا حاصل ہی * اسقدر آدمی خدا ہی کی
عبادت کرے زیادہ اپنا غم کرنا بیفائدہ ہی * اَخْرَجَ السِّتَّةُ
عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ

النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي ابوها ابوسفيان ابن حرب فدعت ام حبيبة بطيب فيه صفرة خلوق او غيره فدهنت به جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله ما لي بالطيب من الحاجة غير اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا * ترجمہ تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ ذکر کیا حمید نی لیے کہ بی بی زینب ابی سلمہ کی بیٹی نے نقل کیا کہ مین گئی بی بی ام حبیبہ پیغمبر خدا ﷺ کے زوجہ پاس جب مرا تھا ابوسفیان اُن بی بی کا باپ تو اُنھونے منگائی خوشبو کہ اُسمین زردی زعفران کی تھی یا اور کچھ سو وہ ملی اپنے چھوکری پر پھر ملی اپنے منھہ پر بعد اسکے فرمایا کہ قسم خدا کی مجھکو کچھ خوشبو کی حاجت نہین سوا اسکے کہ مین نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے حلال نہین اُس عورت پر جو ایمان رکھے خدا پر اور قیامت کے دن پر یہہ کہ سوگ مین بیٹھے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ سوگ مین رہنا بھائی باپ چچی ماموں کے بھانجے بھتیجے کے سبھی کے واسطے حرام ہی * مگر عورتون اپنے شوہر کے واسطے چار مہینے دس دن تک درست ہی * اُسکے ابعد

بھی حرام ہی * اور مرد کے واسطے سوگ مین رہنا کچھ بھی ثابت نہین * مگر ہان جو مرد اپنے آپ کو عورت بنا وے اور عورتونکی وضع اختیار کرے اُسکی بات جدی ہی * پھر یہہ جو عورتین اور مرد بہت دنون تک سوگ مین رہا کرتے ہین کہ کوئی سرخ کپڑا نہ پہنے جوتیان نہ پہنے کپڑا نہ سئے سرمہ نہ لگاوے پان نکھاوے خوشبو نہ لگاوے گھر مین یا دستہ مین کسی کے شادی نہووے * یا بعض خرافات وہ ہین کہ جو سوگ سے بھی علاقہ نہین رکھتے صرف لوگون نے حماقت کی راہ سے سوگ مین ٹھہرالی ہین * کہ جب کوئی مرجاوے تو اُس گھر مین کڑاہی نہ چڑھے اور بگھار نہ بکے اور چالیس روز تک گوشت نہ پکے یا کوئی چار پائی پر نہ بیٹھے یا بارہ روز تک گھر مین سر کا اچار نہ پڑے برتن سمیان نہ بانین سب یہہ حرام ہین * مسلمانکو چاہیے کہ ان سب رسوم کو اپنے گھر سے دور کرے * اور یہہ بھی معلوم ہوا اگرچہ حاجت خوشبو کی اور سنگار کی ہو مگر عورتونکو چاہیے کہ تین روز کے بعد اور جس عورت کا شوہر مرا ہو وہ چار مہینے دس دن کے بعد سوگ موقوف کردے اور خوشبو لگاوین اور سنگار کرین اور سرخ کپڑے پہنین تا کہ یہہ رسم اُٹھہ جاوے * اخرج احمد و ابن ماجۃ عن عمرۃ بن ابن

حُصَيْنٍ وَأَبِي بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا أَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِي قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُوْنَ أَوْ بِصَنِيعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَا عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِي صُوَرِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوا أَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوا لِذَالِكَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہی کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمران بن حصین اور ابو برزہ نے نقل کیا کہ ہم باہر نکلے پیغمبر خدا ﷺ کے ساتھہ ایک جنازے کی پیچھے سو دیکھا ایک لوگوں کو کہ اُتار ڈالیں تھیں انہوں نے اپنی چادریں چلے جاتے تھے پیراہن پہنے * تو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ کیا جاہلیت کے کام کو اختیار کرتے ہو یا جاہلیت کی رسم مشابہت کرتے ہو * البتہ میں نے تو قصد کیا کہ بد دعا کروں تم پر کہ تم اُلٹ جاؤ اور صورتوں میں اپنی صورتوں کے سوا * کہا کہ تو لے لیں اُنہوں نے اپنی چادریں اور نہ عادت کی اُس رسم کی * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں لباس کا ترک کرنا اور ننگا کونا پانو ننگے رہنا درست نہیں * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ کفر کی کوئی رسم اختیار کرنی مسلمان کو نہ چاہئے * کہ اگلے کافروں کی یہہ عادت تھی کہ جنازہ کے

ساتھہ جو جاتی تھی یو چادرین اوتار ڈالی تھی * یہہ بات کچھ مسلمانون نے بھی ناواقفیت سے کی * تو حضرت اِس قدر ناخوش ہوئے کہ اُن کے واسطے بددعا کرنے کا ارادہ کیا * پھر جب اُنکو سمجھایا تو اُن لوگون نے اپنی اپنی چادرین لے لین اگر نہ لیتے تو حضرت بددعا کرتے * تو وے اوس سے بے ہو کر آدمی سے سور اور بندر بنا اور کچھ جانور کی صورت ہو جاتی * تو مسلمانون کو چاہئے کہ کافرون کی رسمین اپنے بیان سے دور کرین * جیسے موت کے سبب جوتیان نہ پہننا اور کپڑے نہ سینا یا چارپائی پر نہ سونا یا برتان سمیان پکوان نہ پکانا کہ یہہ سب رسمین ہندوون سے سیکھے ہیں * اور تابعدارت ولیین چالیسوان چھہ ماہی برسی اور شب برات کے اور مردونکا غم تازہ کرنا یہہ سب ہندوون کی رسمین ہیں * کہ وے بھی تابعداتوان چالیسوان برسی کرتے ہیں * اور ہولی وغیرہ اپنے تیوہارون مین اگلے مردون کے غم یاد دلاتے ہیں * خدا جہالت سے پناہ مین رکھے *

* ساتوین رسم افراط فی التزئین کے بیان مین ہی *

یعنے زینت زیادہ کرنا اور سادی سیدھی وضع کو معیوب جاننا * معلوم کیا چاہئے کہ بہتر کپڑے قیمتی پہننا بہتر قیمتی برتن

میں اونچا کھانا یا کھلانا یا بہتر مکان میں رہنا اور بہتر سواری پر
سوار ہونا بشرطیکہ وہ کپڑا اور برتن یا کھانا اور سواری
حلال کے قسم سے ہو * اور جس قدر جایز ہیں اُس قدر
زینت کرنا منع نہیں * بلکہ اگر شکر کے واسطے ہو تو بہتر
ہی مگر نام اور نمود کے واسطے تکبر اور اترانے کی راہ سے
ہو تو مکروہ و حرام ہی * پھر اگر نمود اور نام کے یا تکبر اور
اترانے کی راہ سے نہو * مگر اُس میں کافروں یا فاسقوں بدعتوں
سے مشابہت ہو تو وہ کام بھی منع ہو جاتا ہی * اگر کرنے
والیکو مشابہت مقصود نہو * اس زمانے میں خصوصا
ہندوستان میں لوگ جو مکان اور پوشاک اور سواری
اور اسباب خانہ داری میں تکلف اور زینت زیادہ کرتے
ہیں * صرف اسیواسطے کہ نمود ہو اور ہم چشموں میں مقدم
برادری میں نام اور بڑائی ہو * پھر یہانتک نوبت پہنچی کہ
جایز ناجایز حرام و حلال کی تمیز بھی نہیں رہی * چنانچہ اکثر چیزیں
زینت کی خود بنفسہ حرام ہیں * جیسے مکانوں میں تصویریں
لگانا * اور فرش و تکیے مشجر دریائی کمخواب اطلس مرد کے
حقمیں اور ایسے ہی کمخواب اور اطلس اوڑھنا ہی اور ناچ
اور بانسلا اور ڈھولکی اور ہاتھی اور بہت سا گوٹا اور پشمینہ

کسمی یا زرد زعفرانی کپڑا اور بناوٹ بانی جوتا انکو بنانیکو چھلے
سونے کی مرد کو پہنا * اور عظم دامن اور خاصہ دامن اور پگڑی
اور ازار کا بیان اور کٹورے آب خورے چاندی سونے کے
استعمال کرنا اور عورت کو نہایت باریک کپڑا پہنا * اور بعضی
چیزین زینت کی کافرون فاسقون کی مشابہت کے سبب سے
حرام ہیں * اور بعضی اس سبب سے کہ انکا سبب تکبر
اور غرور ہوتا ہی * اور نمود اور نام کے واسطے آدمی کرتا
ہی * اور جب ایسے کامون مین آدمی پھنس جاتا ہی تو دنیا ہی
کی طرف رجوع رہتا ہی * اور اللہ سے اور عاقبت سے غافل
ہو جاتا ہی * قال اللہ تبارک وتعالی زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ
الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ
ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ *
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ آل عمران مین کر بھایا
ہی لوگونکو مزون کی محبت پر عورتون اور بیٹون اور ڈھیر
جوڑے ہوئے سونے اور روپے کی * اور گھوڑے پلے ہوئے
اور مواشی اور کھیتی سے یہہ برتنا ہی دنیا کی زندگی کا *
اور اللہ جو ہی اُسکے پاس ہی اچھا ٹھکانا * ف * یعنے لوگونکو

عورتونکی اور بیٹونکی اور بہت سی اشرفی روپیے کی اور اچھے
گھوڑونکی اور گائے بھینسین اونٹ بھیڑ بکری وغیرہ جانورونکی اور
کھیتی کی خواہش ہے * اور اُنسے مین اُنکو مزا ملتا ہے سو اُن
چیزونکی محبت پر ریجھ رہے اور مشغول ہو رہے ہین * کہ رات
دن اُسیکی فکر مین لگ رہتے ہین * اور اُنہین چیزونمین اپنی عزت اور
زینت سمجھتے ہین * جسقدر اشرفی روپیے لوڑ پیتے زیادہ ہون * اور
گھوڑے سونتے پلے ہوئے بہت ہو اور گائیان بھینسین
اونٹ کثرت سے ہون * اور کھیتی کا علاقہ بہت ہو اُسیقدر اپنی
عزت زیادہ سمجھتے ہین * پھر اس اشرفی روپیہ سے بڑی
بڑی اونچی اونچی پختے سنگین و سبع کال کاریون کے مکان بنانا * پھر
اُسمین چھتین اور دیوارگیریان اور جھاڑ اور فانوسین
اور تصویرین اور آئینے اور پردے بانات لگانا * اور تخت چوکیان
کرسیان مشجر منڈے ہوئے بچھانا * اور فرش طرح
طرحکے اور قالین اور غالیچے تصویرونکی بچھانا * اور پلنگ
اور مسہریان موقع موقع سے وہان بچھانا * اور تکیے اور
پلنگ پوش اقسام اقسام کے لگانا * اور خاصدان اور
پاندان اور عطردان اور رکابیان اور آبخورے اور گیلاس
چاندی سونے کے رکھنا اور استعمال کرنا * اور کمخواب

* ۰.۰ *

اور اطلس اور نامی اور بادلہ اور تاش اور کتان اور زر اور ذرائی اور زیب اور خاصہ اور ملبوس پوشاک اور بہت سے گھوڑے جاوبین کو تیار رکھنا * اور ہاتھیوں اور گھوڑوں پر سوار ہونا * اور چوبدار اور نقیب اور نوبت نقارہ ماہی مراتب رکھنا * اور محل مین بہت سی عورتین ہونا * اور خزانے بہت ہونا اور ملک بہت ہونا اپنا فخر بوجھتے ہین * حالانکہ یہہ جتنا اسباب دنیا کے ہین اول تو ماتاہی ہوبین آپ کی تلاش مین کیا کیا کچھ محنتین اور مشقتین اُٹھاتے * اور ادنے ادنے کی خوشامد مین صبح سے شام اور شام سے صبح کرتے ہین * اور سب کر دن طرحکی جھوٹھ اور فریب کرتے ہین * پھر اگر سب کو یہہ دنیا ہاتھہ لگی تو رات دن اُسکی محافظت اور اُسکی افزایش مین بسر کرتے ہین * اور ایک دوسرے سے حسد اور بغض اور دشمنی پیدا کرتے ہین * اور انجام اُسکا یہہ ہی کہ بعض اُسکی تلاش ہی مین اور بعض کچھہ حاصل ہونے کے بعد مرجاتے ہین * اور یہہ کارخانہ یونہی پڑا رہتا ہی اُسکے چھوٹنے کا افسوس ہاتھہ لگتا ہی * اور وہ عورتین اور بیتے اور مال اور گھوڑے اور جانور اور کپڑے کچھہ کام نہین آتے ہین * پھر ایسی چیزکی محبت مین کیونکر

مشغول رہے* جو چیز تھوڑی محنت سے ملے اور وہ ہمیشہ
باقی رہے اور عیش و آرام اوسمین زیادہ ہو وہ کیون نہ
حاصل کیجئے کہ وہ اللہ کے یہان ٹھکانا ہی بہشت* قال اللہ
تبارک و تعالی اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَاءٍ اَنْزَلْنَاہُ مِنَ
السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ
وَالْاَنْعَامُ حَتّٰی اِذَا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَہَا وَازَّیَّنَتْ
وَظَنَّ اَہْلُہَا اَنَّہُمْ قَادِرُوْنَ عَلَیْہَا اَتٰہَا اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَہَارًا
فَجَعَلْنَاہَا حَصِیْدًا کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ* کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ
الْاٰیَاتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ* ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
یعنے سورہ یونس مین دنیا کا جینا وہی کہاوت ہی. جیسے
ہمنے پانی اوتارا آسمان سے پھر ایک میل نکلا اوسمین
سے سبزہ زمین کا جو کھاوین آدمی اور جانور یہانتک کہ جب
پکڑی زمین نے چمک اور سنگہار پر آئی اور اٹکلا زمین والون
نے کہ یہہ ہمارے ہاتھ لگی* پہنچا اوسپر ہمارا حکم رات کو یا دن
کو* پھر کر ڈالا اوسکو کاٹ کر ڈھیر گویا کال کو یہان نہ تھی
بستی* اسیطرح ہم کھولتے ہین پتے اونلوگون پاس جنکو
دہیان ہی* ف* یعنے خشک زمین پر جب پانی آسمان
سے برستا ہی تو زمین سے سبزہ کہیت جمتا ہی کہ اوسمین

نے غلہ اور ساگ وغیرہ آدمیونکی کھانیکا ہوتا ہی * اور گھاس
بھس جانورونکے کام آتے ہین * تو اُن کھیتون اور سبزے کے
سبب زمین کو رونق اور چمک ہوجاتی ہی * کہ کوسون
تک سبزہ اور گلزار نظر آتا ہی * پھر جب زمین اِس طرح
سنگھار پر آتی ہی تو کھیتی والے اور کھانیوالے جانتے ہین
کہ یہہ اب ہمارے کام آویگی * اور اُسکو دیکھہ کر خوش ہوتے
ہین * پھر ناگاہ کوئی فوج آن پڑی اُسنے اُس کھیتی
اور سبزہ کو کاٹ کوٹ ڈھیر کردیا * یا کوئی ہوا ایسی چلی یا کوئی
کہر آگیا یا دھوپ ایسی پڑی کہ وہ کھیتی اور سبزہ خشک ہوگیا
گویا پہلے دن مین کچھہ وہان تھا ہی نہین * اور وہ لوگ افسوس
مین رہ گئے * ایسی ہی دنیا مین آدمی کی زندگی کا حال ہی کہ آدمی
پہلے ننھا * پھر بتدریج روح آسمان سے آئی بدن مین ملکر قوت پکڑی اور
انسانی اور حیوانی کام کرنے لگا * اور ہنر و عقل اور سلیقہ
مین پورا ہوا * پھر طرح طرح کی چیزین جمع کرنے لگا گھر والون نے
جانا اب ہمارا نصیب چمکا * اور ایسی خوب گھر درست
ہوکر رونق پکڑنے لگا ناگاہ حکم الٰہی آیا رات کو یا دن کو پھر ترت
وہ مرگیا * اور اُس کو خاک مین برابر کردیا * گویا پیدا ہی نہوا تھا اگر
ہزار طبیب مسیح وقت اور لاکھہ حکیم لقمان ثانی ہو جوین *

اور بالکل جہان کی علاجین مہیا ہوں * اور خزانے قارون کا
پاس ہوویں ممکن نہیں جو موت ایک لحظہ ٹل جاوے *
اور زندگی معلوم نہیں کہ کتنی ہی اور موت یقینی * اور عمر
آدمی کی ہر ہر لحظہ کم ہوتی جاتی ہی * لوگ جانتے ہیں کہ
زیادہ ہوتی ہی اور حال اُسکا ایسا ہی جیسے برف بیچنے
والا کہ ہر دم اُسکا برف پگھلتا کم ہوتا جاتا ہی * پگھلنا یقینی
اور بکنا موہوم پھر مرنے کے بعد وہ کارخانہ اسباب دہرے رہ جاتے
ہیں * اور اُنکو چھوٹنے کا غم اور اپنے کم عمری کا الم ساتھ جاتا ہی *
اور گھر والوں دوست آشناؤں کو افسوس باقی رہتا ہی * یہ بیان
اُسکے واسطے ہی جسکو دھیان ہی * اور بے وقوف ضدی کو
سمجھانا اور اندھے کے آگے آئینہ رکھنا بے فائدہ ہی * پھر
اِس قدر زندگی کے لئے اسباب اور سامان بہت سا اکٹھا
کرنا اور اپنا بہت سا بناؤ سنگار بنانا * اور طرحدار دیوان اور
وغیرہ نکالنی ہوشمندی سے بعید ہی * بلکہ مسلمان کو یوں
جاننا چاہئے کہ دنیا کی عیش اور آرام مخصوص کافروں کے
واسطے ہی * اور آخرت کی نعمت اور بہشت ہمارے
لئے ہیں * پھر مسلمان دنیا کی لذتوں میں کیوں پھنس جاوے *
قال اللہ تبارک و تعالی. وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً

وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ * وَلِبُيُوتِهِمْ اَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ وَزُخْرُفًا * وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورہ زخرف کے اور اگر یہہ لحاظ
نہوتا کہ لوگ ہو جاویں گے ایک گروہ * تو ہم کر دیتے اُن کو جو منکر
ہیں رحمان سے اُنکی گھروں کی چھتیں چاندی کی اور سیڑھیاں
جس پر چڑھیں * اور اُن کی گھروں کے دروازے اور تخت
جن پر تکیہ لگا بیٹھیں اور سونے کی * اور یہہ سب کچھ نہیں مگر
دنیا کے جینے اور آخرت تیرے رب کے یہاں اُنہیں کو ہی
جو رہیں ڈرتے * ف * یعنے کافروں کو آخرت میں عذاب
ہونا ہی دنیا میں تو کچھ آرام و عیش کر لیں * مگر لحاظ یہہ ہی کہ
اور لوگ بھی کافرونکو زیادہ عیش و آرام میں دیکھ کر اُنہیں
کی راہ اختیار کر کے سب ایک ہی گروہ ہو جاوینگے * اِس سبب
سے کافرونکو زیادہ عیش دنیا میں بھی نہ دی اور نہیں تو دنیا
میں کافرونکو اِس قدر آسودگی ہوتی ہے * کہ اُن کے مکانونکی
چھتیں اور بالاخانونکی سیڑھیاں چاندی کی ہوتیں سفید
چمکتی ہوئی * اور بڑے بڑے عالیشان دروازے سونے کے

ہوئی جھلکتے ہوئے * اور وہان تکیہ دار تخت بچھونے کی بچھے
ہوئے ہوتے اور اُن پر یہہ کافر بیٹھے ہوتے * اور یہہ عیش اور آسودگی
اُن کو فقط دُنیا ہی مین تھی چند روز مین یہہ سب چھوڑ کر
مر جاتے وہان دوزخ کے عذاب مین گرفتار ہوتے * جیتے ہی تک
یہہ سب کچھ رہتا * پھر آخر کو یہہ سب فانی تھا باقی زندگی کے
واسطے وہی آخرت کا گھر ہی * کہ وہان پرہیزگارونکو عیش
وارام دوامی ہوگی * اِس آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کی
عیش و عشرت اور سونے روپے کی چیزین اور
برتنے عالیشان مکان اور دروازے کافرون ہی
کے واسطے ہین * بلکہ کافر اُنسے بھی زیادہ دنیا کی عیش
و آسودگی کے لایق ہین * متقی مسلمانونکو یہان صرف گذران
کر لینا چاہیے آخر کو بہشت مین عیش و عشرت نصیب
ہوگی * اور یہہ بھی دریافت ہوئی کہ متقی مسلمان کو چاہیے کہ
دنیا کی عیش عشرت سے پرہیز کرے * اور جسقدر
عیش عشرت مین کافرونکو دیکھے جانے کہ یہہ اُسکے واسطے
کم ہی ایسے زیادہ کے لایق یہہ تھا * اور بعضے مسلمانونکو جو
کچھ بادشاہت اور حکومت اور امیری دنیا کی ملی تو اُنکو اسمین
کچھ اپنی عیش و عشرت مقصود نہ تھی * خلق اللہ کا فائدہ

منظور تھا لا اُنکے حق مین نہ دنیا داری اور فقیری برابر تھی * اَخْرَجَ اَبُودَاوُدَ عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ *

* ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو سنو کہ پرانے کپڑے پہننا اور بہت زینت نکرنی ایمان کی بات ہی * پرانے کپڑے پہننا اور زیادہ بناو نکرنا ایمان کے کاموں مین سے ہی یعنی جنکو آخرت کی نعمتون کی خواہش ہوتی ہی اور دنیا کی زیب اور زینت انکے خیال مین نہین آتی ہی * تو دنیا کے بہت سی تکلف کو بے فائدہ جانتے ہی * پھر اگر میلا کپڑا آتی تو کچھ پروا نہین اور اگر پھٹا پرانا پہوندگا ہی تو کچھ خیال نہین * اَخْرَجَ اَبُودَاوُدَ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ وَہْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ تَوَاضُعًا کَسَاہُ حُلَّۃَ الْکَرَامَۃِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ سوید بن وہب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا علیہ السلام نے فرمایا کہ جسنے چھوڑ دیا نفیس کا کپڑا پہننا عجز و انکسار کے لیے پہننا دیگا اُسکو اللہ جوڑا بزرگی کا *

أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس میں لکھا ہی کہ امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمرو بن شعیب نے نقل کیا کہ میرا باپ دادے سے سنے ہوئے کہتا تھا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو اور خیرات کرو اور پہنو جب تک نہ مل جاوے بیجا خرچ کرنے میں اور اترانے میں * ف * یعنی جو کھانا اور پینا اور خیرات بیجا خرچ کے طور پر ہو کہ سب بیکا حق تلف ہوتا ہو یا دنیا دین کا کچھ فائدہ نہ نکلتا ہو وہ نہیں درست * اور جس میں اترانا نکلتا ہو وہ کھانا پہننا اور ویسا ہی خیرات بھی نہیں درست * أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رض قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَالِيَ أَرَاكَ شَعِثًا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرَةٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ قَالَ مَالِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الترجل میں لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن بریدہ رض نے نقل کیا کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے کہا کہ میں کیون

* ۵۰۶ *

مجھکو دیکھا تھا ہون پریشان بال کہا کہ پیغمبر خدا ﷺ منع کرتے تھے
ہمکو بہت سے رفاہ سے کہا مین کیون نہین دیکھتا ہون تیرے
پاس جوتیان کہا کہ رسول خدا ﷺ ہمکو فرماتے تھے کہ ہم رہا
کرین ننگے پانو کبھی کبھی * ف * بہت سا مرفہ حال اور آسودہ
وضع خواہ مخواہ مستطع بنا حضرت کو خوش نہین آتا تھا * سو فرمایا
تھا کہ مقید تکلف کے نہ ہو کبھی اگر بالون مین کنگھی نہین کی خوشبو
نہین لگائی * سفید تکلف کے کپڑے نہ ہوے تو نہین ہی *
پاؤن کبھی ننگے پاؤن بھی پھرا کرو تا کہ تکلف کی عادت
جاتی رہے * اَخرَجَ اَحمَدُ وَابنُ مَاجَةَ عَن سَفِينَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ
دَعَت رَسُولَ اللهِ ﷺ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَيهِ عَلَى عِضَادَتَي
الْبَابِ فَرَاَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيتِ فَرَجَعَ
فَتَبِعَتهُ فَاطِمَةُ قَالَت يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَدَّكَ قَالَ اِنَّهُ لَيسَ
لِي اَو لِنَبِيٍّ اَن يَدخُلَ بَيتًا مُزَوَّقًا * ترجمہ مشکوۃ کے
باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ
بی بی سفینہ نے نقل کیا کہ بی بی فاطمہ رض نے کہانا کہانے لے
کو بلایا پیغمبر خدا ﷺ کو سو آئے اور رکھ دئے اپنے دونو ہاتھ
دروازے کی دونو بازوؤن پر سو دیکھا پردہ کہ لگا ہوا ہے ایک گھر
کے کونے مین تو لوٹ گئے حضرت * تو ان کے پیچھے چلی بی بی

فاطمہ اور کھانا رسول اللہ ﷺ نے پھیر نے لوٹالا تمکو*
فرمایا کہ مجھکو یا کسی نبی کو نہیں لایق ہے کہ بیٹھے منقش
مزین گھر میں* سبحان اللہ حضرت سید المرسلین اپنی
بیٹی محبوبہ سیدۃ النساء بی بی فاطمہ کے گھر میں صرف اس
سبب سے کہ وہاں گوشہ میں ایک پردہ لگا ہوا تھا اندر
تشریف نہ لیگئے اور پھر آئے* اور فرمایا کہ پیغمبر کی شان
سے یہ بعید ہے اور پیغمبر کو لایق نہیں کہ ایسے گھر میں
داخل ہو* تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان میں دیوار
گیریاں لگانا اور آیینہ بندی کرنا اور جھاڑ اور فانوس میں
لٹکانا زیب و زینت کے واسطے یا گلکاری کرنا درست نہیں*
اور پیغمبر کی پیروی مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے مکانوں میں
نہ جاوے* پھر کوئی مکان ہو دیوان خاص ہو یا دیوان عام شب
باشی کا مکان ہو یا نشیمن نشست کا* زنانہ مکان ہو یا مردانہ
برج ہو یا مقبرہ ہو چلہ ہو یا درگاہ ہو امیر کا یا فقیر کا فاسق کا ہو
یا متقی کا* مگر ہاں جو دنیا کی کچھ ضرورت ہو تو وہ بات جدی ہے
*اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَایِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ
یَا عَایِشَۃُ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْیَکْفِکِ مِنَ الدُّنْیَا کَزَادِ
الرَّاکِبِ وَاِیَّاکِ وَمُجَالَسَۃَ الْاَغْنِیَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ

فَوِیاً حَتّٰی تُرَقِّعِیْہِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب المباحث مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ صدیقہ نے نقل کیا کہ مجھسے پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ای عایشہ اگر تو چاہے مجھسے ملی رہنا تو البتہ تجھکو کافی ہی دنیا سے اسقدر جیسے مسافر کا زاد کا توشہ * اور بچو پاس بیٹھنے سے بڑے آدمیونکے اور اپنے کپڑے کو پرانا مت جانیو جب تک پیوند نہ لگاوے * ف * یعنے کپڑے کو جب پیوند لگین تب جانیو کہ پرانا ہوا تب تک اُسکا پہننا نہ چھوڑیو اور بڑے آدمیون کے پاس نہ بیٹھیو اُنکو اپنے پاس بٹھلائیو * اور دنیا کے اسباب سے اسقدر فائدہ اُٹھائیو اور اسیقدر اسباب کو کافی جانیو جسقدر مسافر اپنے رستے کے واسطے توشہ لیتا ہی * اور سوار بہ سبب تیرزدی کے توشہ تھوڑا لیتا ہی بہ نسبت پیادے کے * یعنے جسقدر کم ہوسکے اُسی قدر دنیا کے اسباب پر کفایت کیجیو تو دنیا اور آخرت مین تیرا اچھا رہیگا * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کا بہت سا اسباب جمع کرنا اور پہرنے ہوئے کپڑے کو برا جاننا اور نہ پہننا اور آشنا ہونا اور بڑے آدمیون کے پاس نشست و برخاست کرنا اچھا نہین * خصوصا مالداروں اور شیخی کے

حقمین پھر بہت اپنی زینت کرنا اور وضعین نکالنی لڑکا ہیکو
چاہیے * آپ معلوم کیا چاہیے کہ زینت بہت سی کرنے سے
کبھی کفار سے مشابہت ہو جاتی ہی کبھی درازی ریشمین
کپڑا پہننے لگتا ہی * کبھی سب سمی کپڑا استعمال کرتا ہی
کبھی مکان مین تصویرین لگاتا ہی * کبھی تصویرون کا کپڑا پہنتا
ہی * کبھی پائے جامہ ٹخنون سے نیچا اور لنبی لنبی آستینین
اور نیچے نیچے انگرکھے قبائین پہنتا ہی کبھی ایسا کپڑا پہنتا ہی
جسے مشہور ہو کہ یہ عالم ہی * یہ مشائخ ہی یہ فقیر ہی کبھی
نہایت باریک کپڑے پہنتا ہی کبھی سونیکی انگوٹھیان
چھلے پہنتا ہی اور کوئی چاندی سونے کے برتن استعمال
کرتا ہی اور کوئی اپنی وضع عورتون کیسی بناتا ہی * کوئی
ہتھیارون کی بہت زینت کرتا ہی * کوئی سواری کا بہت
اہتمام کرتا ہی * کوئی مکان کے زیب و زینت بہت کرتا ہی
* کوئی خوشبو مین بہت مصروف رہتا ہی کوئی اپنے بالونکا
بناؤ سنگھار کرتا ہی * اور بعضے زینتین ایسی ہین کہ عورتونکو
بھی نہین درست سو ان سب زینتون سے پیغمبر خدا
صلعم نے منع کیا مجمل اور مفصل سو مجمل یہ ہی تھا *
اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیْ عَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ قَالَ نَهٰی

رسول الله صلعم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مكامعة الرجل الرجل بغير شعار وعن مكامعة المرأة المرأة بغير شعار وان يجعل الرجل في اسفل ثيابه حريرا مثل الاعاجم او يجعل على منكبيه حريرا مثل الاعاجم وعن النهبى وعن ركوب النمور ولبوس الخاتم الا لذي سلطان *

ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ ابو داود اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابو ریحانہ نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے اُس باتون سے دانت باریک کرنے سے اور بدن گودنے سے اور بال اُکھارنے سے یعنے داڑھی کا یا ماتھے کا اور دو مردون کے ساتھ سونے سے بے لباس کے اور دو عورتون کے ساتھ سونے سے بے لباس کے اور اُس سے کہ لگاوے مرد اپنے کپڑون کے نیچے ریشمی عجمیون کی طرح اور اُس سے کہ لگاوے اپنے مونڈھون پر ریشمی عجمیون کی طرح اور منع فرمایا لوٹنے سے اور چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے اور انگوٹھی پہننے سے مگر حکومت والے کو * ف * بعضے لوگ شان اور نمود کے واسطے مونڈھون پر قبا اور لبادے اور فرغل وغیرہ کے ریشمی کپڑے آدرانی

وغیرہ لگاتے ہیں جیسے یہاں لوگ سیندور لگاتے ہیں * اور
بعضے آرام کے واسطے یا شان و شوکت کے لئے کہر و نکا
استر دارائی اور اطلس وغیرہ ریشمین کا لگاتے ہیں یا نیچے
بہونے کا کپڑا جیسے فوجی وغیرہ ریشمی بناتے ہیں * اور بعضے
لوگ چیتے کے چمڑے کا زین پوش بناتے ہیں * اور کوئی
ویسے ہی چیتے یا شیر وغیرہ کی کہال پر بیٹہا کرتا ہے *
اور اکثر لوگ سفید بال داڑہی کے اُکہاڑتے ہیں * اور
بعضے عورتیں ماتہے کے اُکہاڑتی ہیں * اور بعضے عورتیں نیلا
گودتی ہیں * اور بعضے عورتیں اپنے برتنے سوتے دانتوں کو
ریت کر باریک اور برتنے کرتی ہیں * اور اکثر لوگ مہر
انگوٹہی زینت کے واسطے بلا حاجت پہنتے رہتے ہیں *
اور بعضے مرد مرد کے ساتہہ ننگے ہوکر سوتے ہیں * اور
بعضے عورتیں ننگی ہوکر ننگی عورت کے ساتہہ سوتی ہیں *
اور بعضے لوگ کسی کا مال لوٹ کر کہاتے ہیں * سو حضرت
نے ان سب باتوں سے منع فرمایا کہ یہ سب کام زینت
اور شان و شوکت اور غرور کے ہیں کہ دنیا کی طرف
رجوع اور اللہ سے غافل کرتے ہیں * اَخرَجَ اَبُو دَاؤُدَ وَ
النَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَکْرَہُ

اَلصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ
بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا * ترجمہ مشکوۃ کے
باب الخاتم مین لکھا ہی کہ ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن
مسعود رض نے نقل کیا کہ نبی علیہ السلام کو برا لگتا تھا دس یعنی
عورتون کا مرد کو لگانا اور سپید بالون کا رنگنا اور ازار لٹکانا اور
سونے کی انگوٹھی پہننا اور بناؤ سنگھار کرنا عورتون کا حرام جگہہ
پر دکھانیکو * ف * عرب مین دستور ہی کہ اوس مین زعفران
وغیرہ خوشبو جمع کرکے مسکار زرد رنگ کا بناتے ہین * سو
اگر کوئی مرد سارنگا لگانا یا سفید بالون کو سیاہ کرنا یا کوئی تخنے
سے نیچے ازار پہنا یا کوئی سونے کی انگوٹھی پہنا یا کوئی عورت
سنگھار کرتی غیرونکے دیکھانیکے واسطے * یہہ سب کام حضرت
کو برے لگتے تھے * تو مسلمانونکو ان کامون سے بچنا اور پرہیز کرنا
چاہیے * کہ یہہ سب زیادتین بیجا ہین جب مجمل حال زیادتونکا
معلوم ہو چکا تو اب مفصل سننا چاہیے * بعضے کام ایسے ہوتے
ہین کہ آدمی اپنی زینت کیواسطے کرتا ہی تو اس سے کافرونکے
ساتھہ مشابہہ ہو جاتی ہی * اور مشابہت کفار کے ساتھہ کرنی
منع ہی * سو سننا چاہیے کہ جو کام اپنے دین کی بات جان کر کافر
کرین اور وہ بات مسلمانون پر فرض واجب نہو تو وہ بات

مسلمانونکو کرنا نچاہیے* یا جو کام کافرونکا مخصوص ہو کہ وہ علامت
اور نشان انکا ٹھہر جاوے تو وہ کام بھی مسلمانونکو کرنا منع ہو جاتا ہی*
پھر بعضے کام وہ ہوتے ہیں کہ کافر جب تک اُنکی ملک مین
رہتے ہیں اور وہ کام کرتے رہتے ہیں تب تک مسلمانونکو
وہ کام منع رہتا ہی* اور جب وہ کافر جاتے رہتے ہیں تب وہ کام
جایز ہو جاتا ہی* اور بعضے کام ایسے ہوتے ہیں کہ مسلمانونکو
جایز ہیں اور اتفاقا ایک ملک مین کافر غالب ہو گئے* اور
وہی کام اپنے دین کے رو سے وہ کافر کرنے لگے تو وہ کام اُس
ملک والے مسلمانون پر کافرون کی مشابہت کے سبب
منع ہو جاتا ہی* اور جو کام ہمارے دین مین فرض و واجب
ہی* اگر وہی کام کافر بھی کرنے لگین تو وہ کام ہمکو چھوڑنا
نچاہیے* یا جو کام مقتضائے بشریت اور آدمیت کا ہی اُسکا
بھی کافرون کی مشابہت کا لحاظ نچاہیے جیسے کھانا پینا سونا
جاگنا نکاح کرنا* مگر ہان اگر ان کامون مین کافر کوئی وضع مخصوص
[illegible] نکالین* تو وہ وضع مخصوص البتہ مسلمانونکو منع ہو جاویگی*
غرضکہ مشابہت کفار کی بہرحال نچاہیے خواہ لباس و پوشاک
مین ہو خواہ چال ڈھال وضع مین ہو خواہ مکان و سواری مین ہو
یا رسوم و عادات مین ہو یا اعیاد اور عبادات مین ہو* اخرج

أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس میں لکھا ہی کہ امام احمد اور ابوداوٗد نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسنے اپنے آپ کو مشابہہ کیا کسی قوم سے تو وہ انہیں میں ہی * ف * یعنے جو شخص جس قوم کے ساتھہ مشابہت کرے پھر وہ قوم خواہ نصاریٰ کی ہو خواہ مجوس کی * خواہ ہنود ہوں خواہ فساق ہوں خواہ مرد ہوں خواہ عورتیں ہوں تو وہ شخص اُسی قوم کے لوگوں میں شمار ہو جاتا ہی * پھر اگر بالکل مشابہت اختیار کی تو بالکل احکام جو اُس قوم کے حق میں جاری ہونگے وہی اُسپر بھی جاری ہوں * اور اگر تھوڑی مشابہت اختیار کی تو اسیقدر احکام اُس قوم کے اُسپر جاری ہونگے * مثلاً کوئی کافر اگر مسلمانوں کی وضع بالکل عبادات اور معاملات اور عادات اور رسوم کے اختیار کرے اور اپنے کام چھوڑ دے تو اُسکو مسلمان کہا جائیگا * اور مسلمانوں کے ساتھہ جیسے معاملات کیے جاتے ہیں ویسی ہی اُسکے ساتھہ بھی کیے جائینگے * پھر اگر وہ دل سے بھی مسلمان ہوگا تو آخرت میں بھی مسلمانوں کے ساتھہ بہشت میں ہوگا * اور اگر صرف ظاہر

دارہی کہ واسطے مسلمان ہیں تو دنیا ہی مین اُسکو مسلمان جانینگے * اسیطرح جو مسلمان کافرونکی وضع اختیار کرے تو اُسکو بھی اُنہین مین شمار کرینگے * اگر نصاریٰ کی وضع اختیار کی تو نصرانی ہی * اور اگر مجوس کی وضع اختیار کی تو مجوسی ہی * اور اگر ہنود کی وضع اختیار کی تو ہندو ہی * مسلمان نہین * أخرج الترمذي عن ركانة عن النبي صلعم قال فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس مین لکہا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ رکانہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرق ہمارے اور مشرکون کے درمیان مین یہہ ہی کہ پگڑیان اوپر ٹوپیون پر * ف * یعنے کہ کچہے مشرک صرف پگڑی باندہا کرتے تھے اُسکے نیچے ٹوپی نہین رکہتے تھے اور مسلمان ٹوپی پر پگڑی باندہتے تھے * سو فرمایا کہ ہمارے اُن کے درمیان مین یہہ فرق ہی * تو اِس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو کافرونسے لباس مین فرق کرنا چاہیے اگرچہ ادنی بات مین ہو * أخرج الشيخان عن أبي هريرة رض ان النبي صلعم قال ان اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الترجل مین لکہا ہی کہ بخاری اور

مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم
نے فرمایا کہ یہود اور نصاری داڑھیان نہین رنگتے سو تم
مخالفت کرو اُن کی یعنی رنگو * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ
وضع مین بھی کفار سے مخالفت کرنی چاہیے * تو اُن تینون حدیثون کا
مضمون دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ کسی امر مین کفار کی
مشابہت کرنی نچاہیے * مثلا ہولی کی خوشی کرنی * ہندوؤن سے
ہولی کی ملاقات کرنی ہولی کھیلنا * اپنے آدمیون کو ہولی کا انعام
دینا * دیوالی مین خوشی کرنی دیوالی کی کھیلے مٹھائی کھلونے
آپس مین بانٹنا * لڑکون لڑکیون کو لیے دینا * دیوالی کا انعام
نوکرون چاکرون کو دینا * یا جیسے دیوالی مین روشنی کرتے
ہین * شب برات مین بہت سی روشنی کرنی دسہری
مین نیلکنٹھ دیکھنا مبارک سمجھنا نیلکنٹھ دیکھانے
والے کو * یا اپنے نوکرون چاکرون کو دسہرے کا انعام دینا *
دیوالی دسہرے مین جانور وغیرہ کا رنگنا * بسنت مین بسنتی
پوشاک پہننا * بسنت کے سبب مکان بسنتی رنگنا * دسہرے
بسنت نربدی گنگا ہردوار وغیرہ کے میلون مین جانا * یا جیسے
ہندو جو کنٹھے پہنتے ہین ویسا ہی کنٹھے پہننا * چوٹی رکھنا *
داڑھی منڈانا مونچھین بڑی بڑی رکھنا * ماتھے پر قشقہ ٹیکہ لگانا *

گائے پوجنے کا بیان وغیرہ معابد ہنود کی تعظیم کرنی * گائے کا گوشت کھانا
اُس کی تعظیم کے سبب برا سمجھنا * دھوتی باندھنا عورتون کو
لہنگا پہننا * چوکا دیکر کھانا گوبر کا پاک سمجھنا اپنے آپ کو
راجہ کنوار ٹھاکر کہلانا * پیتل پھول کے اکثر برتنون کا استعمال
کرنا * سر کو ننگا رکھنا اور پہنانا شادی مین کنگنا باندھنا * مڈھا چھانا
باندھے کی طور پر اور کچھ کہہ آکرنا * ریشمین پوشاک کو
مرد کے حق مین مضایقہ نہ سمجھنا اور استعمال کرنا یہہ
سب ہندوؤن کی نشان ہین * اور نوروز کی خوشی کرنی
یہود کی نشان ہے * اور کرسی پر لگاکر بیٹھنا * میز پر
چھری کانٹے سے کھانا * بدن پر بیشتر دو گریبان رکھکر
اُس مین بٹن تمام لگانا اور زندگانی تنگ کپڑے پہننا گلوبند لگانا رفتار
گفتار مین انگریزی وضع اختیار کرنی * بڑے دن کی تعظیم کرنی
نصاریٰ کو اُس کی مبارکباد دینا * بڑے دن کے سلام
کو جانا اس سبب سے کہ دنیاوی الیان گذرانی * بگھی گاڑی کی
سواری اختیار کرنی دم بریدہ گھوڑون پر سوار ہونا *
کوٹھیون بنگلون مین رہنا * مکانون کو فرش و فروش جھاڑ
فانوسون سے بہت آراستہ رکھنا چاندی سونے کے برتنون کا استعمال
کرنا * غم مین سیاہ کپڑا پہننا داڑھی منڈھوانا یہہ سب نصاریٰ کی

نشانیاں ہیں * اور اپنی شان و شوکت کے واسطے سبب سے اونچے ہو کر بیٹھنا ناتھیوں پر نمود کے واسطے چڑھنا بہت سے جلو سواری میں شان و شوکت کے واسطے رکھنا * ڈنکا اور ماہی اور مراتب اور گھڑیال ساتھ رکھنا * کوئی جھک کر سلام کرے آداب تسلیمات بجالاوے یا معاذ اللہ سجدہ کرے * اُس پاس قربانی ہووے اُس سے راضی ہونا * زری کمخواب تاش بادلے اطلس کا لباس پہننا * چاندی سونے کے ظروف کا استعمال کرنا یہ سب قباحت اور کبائر اور کفار متکبرین کی نشانیاں ہیں * مگر مسلمان کو یہ امور ترک کرنا اور اور امور سے مخالفت چاہئے * اور بعض اسباب زینت کے وہ ہیں کہ مخصوص اُن کے حق میں حدیث آئی ہیں * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلْإِنَاثِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس میں لکھا ہے کہ ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابو موسیٰ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ حلال ہوا سونا اور حریر میری اُمت کی عورتوں پر اور حرام ہوا مردوں پر * ف * حریر اُس کپڑے کو کہتے ہیں جس کا تانہ بانہ بالکل سب ریشم کا ہو *

ایک اور کبیرہ امرد کے حق میں اُس کا استعمال حرام ہی *
خواہ بوڑھا ہو خواہ جوان خواہ لڑکا نابالغ لڑکا گنہگار نہیں ہوتا * جو
اُسکو پہناوے وہ گنہگار ہوتا ہی اور عورت کو جائز ہی
* اخرج الشیخان عن علي رض قال اهدیت لرسول الله
ﷺ حلة سیراء فبعث بها الي فلبستها فعرفت الغضب في
وجهه فقال اني لم ابعث بها اليك لتلبسها انما بعثت بها
اليك لتشققها خمرا بين النساء * ترجمہ مشکوة کے کتاب
اللباس میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی
رض سے نقل کیا کہ ریشمی حلہ بھیجا پیغمبر خدا صلعم کو ایک
جوڑا کہ اُس میں تار ریشمی دھاریاں تھیں سو بھیجا وہ انہوں
نے مجکو * سو پہنا میں نے اُسکو تو دریافت کیا میں نے غصہ
حضرت کے چہرے پر * تو فرمایا حضرت نے کہ میں نہیں بھیجا
تھا تجکو اِس واسطے کہ تو پہنے * میں نے تو اِس واسطے
بھیجا تھا تیرے پاس تاکہ تو پھاڑ دے اُسکی اوڑھنیاں عورتوں
میں * ف * باوجودیکہ وہ کپڑا بالکل ریشمی نہ تھا صرف
اُس میں تار ریشمی دھاریاں تھیں * سو حضرت علی کو پیغمبر
خدا صلعم پہنے ہوئے دیکھکر غصے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے
اِس واسطے بھیجا تھا کہ اُسکو پھاڑ کر عورتوں کے

واسطے اُتر جانا ان آنکھ کی بناوٹ * تو اس سے معلوم ہوا کہ مرد کو ریشمی کپڑے سے کمال احتیاط چاہیے *

اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عمر رض نے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا پہننا ریشمی کا مگر اس قدر اور اٹھائیں پیغمبر خدا صلعم نے اپنی دو انگلیاں بیچکی اور شہادت کی اور ملایا ان دونوں کو * ف * دریافت ہوا کہ جو کپڑا بالکل ریشمی ہو دو انگل چوڑا اگر ہو سنجاب اس کے لگا لینا درست ہی مرد کو اس قدر زینت بہت ہی *

اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ حریر وہی پہنیگا دنیا میں جسکو کچھ نصیب نہیں آخرت میں * ف * یعنے جو مرد دنیا میں حریر پہنیگا وہ اس جہان کے نعمتوں سے محروم رہیگا * غرض کہ ان تدبیروں سے

سے معلوم ہوا کہ مرد کو درنئی اور چولنی اور اطلس اور شجر اور رنگابدن اور رپٹ بھی مخملیں وغیرہ لباس پہننا اور استعمال کرنا حرام ہی * اور جو کرے وہ آخرت سے محروم ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو رض قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس میں لکھا ہی کہ ترمذی اور ابوداود نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رض نے نقل کیا کہ نکلا ایک مرد اور اسکے بدن پر دو کپڑے سرخ تھے سو اسنے سلام کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو جواب نہ دیا حضرت نے اُسکے سلام کا وعلیک السلام * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو ایسا سخت حرام ہی * کہ حضرت نے سرخ کپڑا پہنے ہوئے شخص کے سلام کا بھی جواب نہ دیا حالانکہ سلام کا جواب واجب ہی * تو اُس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ فاسق کے سلام کا جواب دینا بھی اچھا نہیں تاکہ وہ باز آوے * پھر فاسق سے دوستی محبت رکھنا کا تو کیا ذکر ہی * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّھَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَۃً فِیْھَا تَصَاوِیْرُ فَلَمَّا رَاٰھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْھِہِ الْکَرَاھَۃَ قَالَتْ فَقُلْتُ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ مین نے خرید ا ایک غالیچہ کہ اُسمین تصویرین تھین * پھر جب اُسکو دیکھا پیغمبر خدا ﷺ نے دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے * تو پہچانی مین نے اُنکے چہرے پر ناخوشی * تو کہا مین نے یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون اللہ و رسول کے روبرو کیا گناہ کیا مین نے * تو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کیسا ہی یہہ غالیچہ * مین نے کہا تمہارے لیے خرید ا ہی کہ اُسپر بیٹھو اور اُسکا تکیہ بناؤ * تب پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون والے عذاب مین ہونگے * اور کہا جائیگا اُنکو کہ جان ڈالو اُسمین جو بنایا تمنے * اور فرمایا کہ جس گھر مین تصویر ہوتی ہی اُسمین فرشتے نہین آتے * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہانت کیواسطے بھی تصویر کی چیز کا رکھنا نچاہیے چہ جاے کہ

تصویرین بالخصوص بنانی اور خریدنی اور مکانمین زیب و زینت
کے واسطے آویختہ کرنی لگانی * بلکہ بسبب تصویرونکو ناپاک
سمجھکر کے مکانسے دور کیجئے کہ پیغمبر بھی خوش ہون
اور متقی پرہیزگار پیرو پیغمبر اور فرشتے اس مکان مین آوین *
کہ انکے سبب مکانکی رونق اور زینت ہو * اور یہہ بھی معلوم
ہوا کہ ایسے مکان سے بھی بیزار ہونا چاہئے جسمین تصویرین
سامھنے رکھی ہون * اخرج الترمذی عن ابی ھریرة قال
قال رسول الله ﷺ اتانی جبرئیل قال اتیتك البارحة
فلم یمنعنی ان اکون دخلت الدار الا انه کان علی
الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیه تماثیل
وکان فی البیت کلب فمر براس التماثیل الذی علی
باب البیت فیصیر کهیئة الشجرة ومر بالستر فلیقطع فلیجعل
وسادتین منبوذتین توطان ومر بالکلب فلیخرج
ففعل رسول الله ﷺ وقال رسول الله ﷺ یخرج عنق
من النار یوم القیمة لها عینان تبصران واذنان تسمعان
ولسان ینطق یقول انی وکلت بثلثة بکل جبار عنید وکل
من دعا مع الله الها اخر وبالمصورین * ترجمہ مشکوة کے
باب التصاویر مین لکھاہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ

پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبریل سو کہا کہ آیا تھا میں تمہارے
پاس کل سو مجھکو نہ روکا کسی نے مکان میں جانے سے * مگر اس
سبب سے میں اندر نہ گیا کہ تھیں دروازے پر تصویریں * اور
گھر میں تھا رنگین پردہ کہ اس میں صورتیں تھیں اور گھر میں
کتا تھا * سو حکم کرو کہ دور کردئے جاویں ان تصویروں کو جو
دروازے پر ہیں * تو ہو جاویں جیسے درخت کی تصویر * اور
حکم کرو پردے کو کہ پھاڑ ڈالا جاوے تو بنائے جاویں دو تکیے پڑے
رہیں پاؤں کے نیچے روندے * اور حکم کرو کتے کے واسطے کہ
نکال دیا جاوے * سو کیا رسول خدا صلعم نے ایسا ہی * اور
فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ نکلیگی ایک لنبی گردن دوزخ سے
قیامت کے دن اسکے دو آنکھیں ہونگی دیکھتی اور دو کان
ہونگے سنتے اور زبان ہوگی بولتی کہیگی میں مقرر ہوئی ہوں
تین شخص پر ہر سرکش ضدی پر * اور بالکل ایسے لوگوں پر
جنہوں نے ٹھہرایا اللہ کے ساتھ اور معبود * اور تصویر بنانیوالوں پر
* ف * اس حدیث سے معلوم ہوا اگر درخت کی تصویر
ہو یا ایسی تصویر ہو کہ ذلیل خراب پاؤں کے نیچے پڑی رہے *
اس سے کچھ خوب صورتی زینت چیز کی مقصود نہو * اور وہ چیز
بھی معبود کی نہو جیسے پڑی رہتی ہو * جیسے تکیہ وغیرہ تو اس چیز کے

اندر تصویر ہو کہ ظاہر مین معلوم نہوتی ہو تو مضایقہ نہین * مگر یہہ
زیب و زینت کے لیئے ہو تو تبین تصویر مین رکھنا خواہ دروازے
پر ہون خواہ مکان کے اندر ہون خواہ دیوار پر ہون خواہ کپڑے
پر ہون * اور دیوارگیریان لگانا اور زینت کے واسطے کتے
پالنا گھر مین رکھنا ایسا براہی کہ رحمت کے فرشتے اُس گھر
مین نہین آتے * ف * اور روز قیامت کو مصور اور کافر اور تکبر
غرور سرکشی کرنے والے یہ سب ایک ساتھہ دوزخ کے عذاب
مین گرفتار ہونگے * اور دوزخ کی گردن دوڑ دوڑ کر اُن کو پکڑے گی
اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ
جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ *
ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلعم نے فرمایا کہ جسنے لٹکایا اپنا کپڑا اتراہٹ سے تو نہ نظر
کریگا خداے تعالی اُس کی طرف قیامت کے دن * ف *
اگر کسی کا پاجامہ یا قبا یا تہمد وغیرہ کپڑا اتفاقا بے خبری مین
نیچا ہو گیا تو وہ علیحدہ ہی * مگر زینت اور وضعداری کے واسطے
کپڑا ٹخنے سے نیچا کرنا حرام ہی * کہ اُن شخصوں کی طرف
اللہ تعالی مہربانی کی نظر نہ کریگا * اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ

اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس میں لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جو نیچے ہو ٹخنوں سے ازار وہ دوزخ میں * ف * ازار کہتے ہیں لنگی تہمد کو اُس میں شامل ہی پاجامہ سو جس قدر کہ ٹخنے سے نیچے ہو اُتنا پانو دوزخ میں ڈالا جاویگا یعنے نیچا پہنا کام دوزخیوں کا ہی * اخرج ابوداؤد والنسائي وابن ماجة عن سالم عن ابيه عن النبي ﷺ قال الاسبال في الازار والقميص والعمامة من جر منها شيئا خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس میں لکھا ہی کہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ سالم نے نقل کیا کہ بہیر نے باپ یعنے عبداللہ ابن عمر رضی تبے پیغمبر خدا صلعم سے نقل کیا کہ فرمایا حضرت نے کہ نیچا کپڑا کرنا پاجامے میں اور قمیص میں اور پگڑی میں منع ہی جس نے نیچا کیا اُن میں سے کچھ اترانے سے نظر نکریگا خدا اُس کی طرف قیامت کے دن * ف * لنگی پاجامہ آدھی پنڈلی تک بہتر ہی اور ٹخنے سے اُوپر تک جایز ہی * اور آستین گٹے تک چاہیے اور دامن نصف ساق تک چاہیے *

اور عمامہ پگڑی کا شملہ آدھی پیٹھ تک درست ہی * پھر واسطے
زیادہ بیچانے کوئی کپڑا اگر کوئی شخص کرے تو آپ کی
طرف اللہ تعالی قیامت کو نظر مہربانی کی نکریگا * اخرج احمد
وابوداؤد وابن ماجۃ عن ابن عمر رض قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ
یوم القیمۃ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی
کہ امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمر
رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جسنے کپڑا
شہرہ ہونیکا پہنا دنیا مین پہناویگا اوسکو خدا کپڑا رسوائی کا
قیامت کے دن * ف * یعنی جسنے ایسا کپڑا پہنا کہ اوسکے
سبب سے مشہور ہو کہ یہہ شخص ایسا ہی * مثلا بڑا
عمامہ اسواسطے باندھے کہ لوگ جانین کہ یہہ سید
ہی * یا سبز کپڑے اسواسطے پہنے یا سیاہ یا خضر
لباس اسواسطے پہنے کہ لوگ حاجی جانین * یا اونچی اونچی
ٹوپیان تاج سر پر دہرنا اور تسبیحیان او کفنیان پہننا اور لنگیان
باندہنا تا کہ لوگ فقیر جانین * یا ایسا لباس پہنا کہ لوگ جانین
کہ یہہ امیر ہی * حاکم ہی یا مکرنا جبہ فرغل اسواسطے پہنے
کہ لوگ جانین کہ عالم ہی یا شایخ ہی بزرگ ہی * پھر خوا

کپڑا اُس وضع کا ہو خواہ رنگ اُس وضع کا ہو سب حرام ہی* اور جزا اُسکی قیامت کے روز رسوائی ہی* مگر یہہ معلوم رہے کہ سپاہیونکی وردی اِس سے باہر ہی وہ اور بات ہی* اخرجہ ابوداءود عن عایشۃ رض ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلعم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا و قال یا اسماء ان المرءۃ اذا بلغت المحیض لن یصلح ان یری منہا الا ھذا وھذا واشار الی وجہہ وکفیہ* مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ نے نقل کیا کہ حضرت ابو بکر کی بیٹی بی بی اسما آئین پیغمبر خدا صلعم پاس اور اُنکی بدن پر باریک کپڑے تھے تو منہہ پھیر لیا اُنکی طرف سے حضرت نے اور فرمایا کہ ای اسما عورت جب پہنچی جوانی کو ہرگز مناسب نہین اُسکو کہ دکھائی دے اُسکا بدن سوا اسکے اور اسکے اور اشارہ کیا حضرت نے اپنی چہرے اور دونو ہتھیلیون کی طرف* ف* یعنے ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہنا نہین درست* اور کوئی عضو عورت کا کھلا نہ چاہیے مگر چہرہ کا اور گٹے تک ہاتھہ کا کھلا رہنا مضایقہ نہین* پھر یہہ جالی اور کا جھہ اور باریک اور کپڑے ہور اور لاٹہا اور باریک چھولا وغیرہ* جو ایسا کپڑا ہو کہ اُسمین سے بدن نظر آوے پہنا نہین

دوپٹہ اور وہ عورت گویا ننگی ہی * پھر جسکے سامھنے عورتکو
ننگی پھرنا درست ہی اُسکے سامھنے یہہ بھی روا ہی * اخرج
مَالِكٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلَتْ
حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ
فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب
اللباس میں لکھا ہی کہ امام مالک نے ذکر کیا کہ علقمہ بن علقمہ نے اپنی
ماں سے سنا ہوا نقل کیا کہ عبد الرحمن کی بیٹی بی بی حفصہ
آئیں بی بی عائشہ پاس باریک اوڑھنی اوڑھی ہوئی
تو پھاڑ ڈالی بی بی عائشہ نے وہ اوڑھنی اور اوڑھا دی
اُنکو گاڑھی اوڑھنی * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
عورت کو عورتوں کی بھی محفل میں ایسا باریک کپڑا
پہن کر جانا نہیں درست * پھر دیور جیٹھہ خاوند کے بھائی بھتیجے
وغیرہ مردوں کا تو کیا ذکر ہی * ف وہ جو اکثر ملک میں رسم
ہی کہ عورتیں دیور جیٹھہ وغیرہ مردوں سے پردہ نہیں کرتی
ہیں * اور اُنکے سامھنے کھلے مونہہ ننگے ہاتھ پانو اور گردن تک سر
کھولے ہوئے بے دھڑک پھرا کرتی ہیں یہہ محض حرام ہی * باہر کے
غیر مردوں میں اور اِن مردوں میں پردے کے معاملے میں کچھ فرق
نہیں ہی * چنانچہ حدیث میں آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت

سے پوچھا اگر شوہر کے بھائیون بھتیجون بھانجون کے سامنے
ہونا عورت کا درست ہی یا نہ * حضرت نے فرمایا کہ ان سے
رشتہ دار عورت کے حق مین گویا موت ہین * یعنے جیسا
لوگ موت سے ڈرتے اور بچتے پرہیز کرتے ہین ویسا ہی
خاوند کے بھائیون وغیرہ سے عورت کو چھپنا اور پرہیز
چاہیے * مگر معلوم رہے کہ خاوند کے باپ سے یا بیٹے سے پردہ
ضرور نہین * اخرج مسلم عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ
ﷺ رای خاتما من ذہب فی ید رجل فنزعہ فطرحہ فقال
یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلہا فی یدہ فقیل
للرجل بعد ما ذہب رسول اللہ ﷺ خذ خاتمک انتفع بہ قال
لا واللہ لا اخذہ ابدا وقد طرحہ رسول اللہ ﷺ * ترجمہ مشکوۃ
کے باب الخاتم مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عباس
رضی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے دیکھی سونے کی
انگوٹھی ایک شخص کے ہاتھ مین تو نکالا اسکو اور پھینک
دیا * پھر فرمایا کہ متوجہ ہوتا ہی کوئی شخص تم مین کا آگ کی
چنگاری کی طرف تو پہن لیتا ہی اُسکو اپنے ہاتھ مین * پھر
لوگون نے پیغمبر خدا صلعم کے اُٹھ جانے کے بعد اُس آدمی
سے کہا کہ پھیر لے اپنی انگوٹھی کچھ فائدہ حاصل کر * اُس نے

اُنہون نے کہا نہ قسم خدا کی نہ لونگا مین اُسکو کبھی کہ
پھینک دیا ہی اُسکو پیغمبر خدا صلعم نے * ف * سبحان
الله کامل ایمان ایسے ہوتے ہین جیسا کہ وہ شخص تھا کہ
اُسنے اپنے سونے کی انگوٹھی کو پھر نہ اُٹھا لیا اِس لحاظ سے کہ جب
خود حضرت نے اُسکو اپنے ہاتھ سے نکالکر پھینک دیا *
پھر مین کیونکر اُسکو اُٹھاؤن * باوجودیکہ اصحابون نے اُسکو
سمجھایا کہ اُٹھا لے اس سے کچھ اور فایدہ حاصل کیجیو بیچیو
یا عورتون کو دیجیو مگر اُس نیک مرد نے نلی * اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ سونے کی انگوٹھی پہننا مرد کو پہننا حرام
ہی اور گویا یہہ دوزخ کی چنگاریان ہین * اَخرَجَ اَحمَدُ
وَاَبُوداوُدَ وَالنَّسَائِیُّ عَن عَلِیٍّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صلعم اَخَذَ
حَرِیرًا فَجَعَلَهُ فِی یَمِینِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِی شِمَالِهِ ثُمَّ
قَالَ اِنَّ هٰذَینِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُورِ اُمَّتِی * ترجمہ مشکوة
کے باب الخاتم مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابوداود اور نسائی
نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے لیا حریر
اپنے داہنے ہاتھ مین اور لیا سونا بائین ہاتھ مین * پھر فرمایا کہ مقرر
یہہ دونون حرام ہین میری اُمت کے مردون پر * ف *
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو استعمال کرنا زینت

کیونکہ مطلقاً حریر اور سونے کا حرام ہی * مگر ہاں کوئی غرض صحیح
اگر پیش آوے تو اوسکے پہننے میں تھوڑی دیر لگے ایسا مضایقہ نہیں *
جیسے اشرفی تراشنے کو اور حریر پہننے کو یا کسی کے
دکھلانے کو اوسکے پہننے میں ایسا مباح ہی * أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ
يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ
أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ
ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ
سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا * ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الخاتم میں لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ
ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص
اپنی جورو کو آگ کا بالا پہنایا چاہے تو بالا پہناوے سونے
کا * اور جو شخص اپنی جورو کی ہنسلی آگ کی ڈالا چاہے
تو اوسکو چاہیے کہ ہنسلی ڈالے سونے کی * اور جو کوئی چاہے کہ کڑا
کنگن پہناوے اپنی جورو کو کڑا آگ کا تو کڑا یا کنگن پہناوے
سونے کا * مگر جایز ہی تم پر چاندی سو کھیلا کرو اس سے * ف *
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ سونے کا بالا بالیاں نتھ کڑے
کنگن چوڑیاں ہنسلیاں عورتوں کو پہننا حرام ہی * مگر اور حدیثوں

سے معلوم ہوتا ہے کہ سونا پہننا عورتونکو جائز ہے * اور مردون
کو سونا چاندی دونو استعمال کرنا حرام ہے * خواہ دونو ملے ہوئے
ہون خواہ علیحدہ علیحدہ ہون * تو ان سبھونکو یون سمجھنا
چاہئے کہ یہہ مطلب ہے کہ چاندی کا زیور عورتونکو پہننا مطلق
درست ہے * اور سونا اگر تھوڑا ہو جیسے کڑے ہنسلیان بالی
تب تو وہ نادرست ہے * اور اگر اسمین چاندی ملی ہو یا ملمع
ہو یا جڑاؤ ہو تو جائز اور مباح * یہہ مطلب ہے کہ سونا بھی
عورتونکو مطلق مباح ہے * مگر استعمال اُسکا اچھا نہین
جیسے طلاق دینا مباح ہے پر اچھا نہین * یہہ حدیث اُس
زیور کے حق مین ہے جسکی زکوٰۃ نہ دے * لیکن اس حدیث مین
یون فرمایا کہ سونے کا بالا اور ہنسلی اور کڑا آگ کا بالا اور
ہنسلی اور کڑا ہے * یعنے پہننے والی کا وہ جسم دوزخ مین
جلیگا * تو مسلمانونکو بہر حال زر سونیکے زیور سے پرہیز کرنا
چاہئے صرف زینت کے واسطے چاندی کیا کم ہے * اَخرَجَ
الشَّیخَانِ عَن حُذَیفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَن نَشرَبَ
فِی اٰنِیَةِ الفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَن نَاکُلَ فِیهَا وَعَن
لُبسِ الحَرِیرِ وَالدِّیبَاجِ وَاَن نَجلِسَ عَلَیهِ * ترجمہ مشکوٰۃ
کے کتاب اللباس مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر

کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے ہمکو منع فرمایا
چاندی اور سونے کے برتن مین پینے اور کھانے سے اور
حریر اور دیباج پہننے سے اور اسپر بیٹھنے سے * ف * دیبا نام ہی ایک
قسم ریشمی کپڑے کا سونا اور چاندی کا پہننا اور برتن اُسکی بنانی اور
سونے چاندی کے برتن مین کھانا یا پینا حرام ہی * اور اُسمین داخل
ہین چاندی کا عطردان اور پاندان اور خاصدان اور چمچے وغیرہ
ظروف اور آلات * اَخرَجَ الدّارقُطنی عَن ابنِ عُمَر رض
اَنَّ النّبیّ صلعم قالَ مَن شَرِبَ فی اِناءِ ذَهَبٍ اَو فِضّةٍ
اَو اِناءٍ فیهِ شَیءٌ مِن ذٰلِکَ فاِنّما یُجَرجِرُ فی بَطنِهِ نارَ جَهَنّمَ *
ترجمہ حدیث چونکے باب الاشربہ مین لکھا ہی کہ دارقطنی نے
ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے
فرمایا کہ جسنے پیا برتن مین سونے کے یا چاندی کے یا اُس
برتن مین جسمین کچھ بھی سونا یا چاندی ہو سو وہ تو کھینچتا
ہی اپنے پیٹ مین دوزخ کی آگ * ف * اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ سونے کا برتن ہو یا چاندی کا یا دونو ملا
ہو * یا جستی برتن پر سونے چاندی کا ملمع ہو یا گل بوٹے سونیکے
بنے ہون * یا فقط کچھ برتن سونے کی یا چاندی کی کیل ہون اُسمین
مین کھانا پینا ایسا برا ہی * کہ قیامت کے روز اُسکو دوزخ

کی آنچ نہ پائی جاویگی * اَخرَجَ البُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رض قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ صلعم المُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالمُتَرَجِّلَاتِ
مِنَ النِّسَاءِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الترجل مین
لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ لعنت
کی پیغمبر خدا صلعم نے عورت کی وضع بننے والے مردون کو
اور مرد کی وضع بننے والی عورتون کو * ف * یعنے جو عورت
عورتون کی وضع چھوڑ کر مردانی وضع اختیار کرے * اور جو
مرد مردانی وضع چھوڑ کر زنانی وضع اختیار کرے اُن دونو پر
لعنت ہی * یعنے خدا کی طرف سے پھٹکار پڑتی ہی * کہ وہ شخص
جیسا اُس کو خدا نے بنایا ہی اُس پر راضی نہین * دوسرے
قسم مین اپنے آپ کو داخل کرتا ہی * پھر یہ جو بعضے ناسمجھ
مرد اپنے آپ کو ہیجڑا خواجہ کرد انسے ہین یا عمر بھر نہ آنے
بڑے بال رکھ کر آدھی مانگ کو مہندی مسّی لگا کر پانون اٹھا کر
چھلے انگوٹھیان سب رخ گہرے پہن کر اپنے آپ کو عورت
بناتے ہین وہ سب اِس مین داخل ہین * اور جو شخص جس
قدر عورتون کی وضع اختیار کرے وہ اُسی قدر اُس مین
شامل ہی * اِسیطرح جو عورت گھوڑے پر سوار ہو
ہتھیار باندھے یا انگرکھا قبا ٹوپی پگڑی مردانہ لباس پہنے ہووے

مردانی گفتگو کرے * غرض کہ چال ڈھال وضع مردانی اختیار
کرے تو اُس پر لعنت ہی * اور یہہ بھی معلوم رہے کہ عورت
کو عطر مَلنا اور مہندی نہ لگانا خوشبو نہ ملنا اور باوجود مقدور ہونے کے
زیور اپنا نہ پہننا رنگین کپڑا نہ پہننا اور سوا اپنے دین کی بات
کے * اور لکھنا پڑھنا زیادہ ہنر سیکھنا یہہ سب عورت کو منع
ہی * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صلعم لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ
مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الترجل
مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے
مشابہت کرنیوالے مردونکو عورتون سے اور مشابہت
کرنیوالی عورتونکو مردون سے * ف * مرد کو عورت سے
اور عورت کو مرد سے وضع مین لباس مین گفتگو مین چال مین
نشست برخاست مین مشابہت حرام ہی * کہ مشابہت
کرنیوالے پر لعنت پڑتی ہی * اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ رض قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ
وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا
يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيْعِ فَقِيْلَ اَلَا نَقْتُلُهٗ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنِّیْ نُہِیْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ * ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الترجل مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے
نقل کیا کہ لوگ لائے پیغمبر خدا ﷺ پاس ایک مخنث کو کہ
اُسنے رنگے تھے اپنے دونو ہاتھ اور دونو پانو مہندی سے سو فرمایا پیغمبر
خدا ﷺ نے کہ کیا حال ہی اِس شخص کا لوگون نے کہا کہ اپنے آپ
کو بناتا ہی عورتون کی طرح تو حکم کیا حضرت نے اُسکے لیے
سو وہ نکالا گیا نقیع کی طرف پھر لوگون نے عرض کیا یا رسول
اللہ کیا نہ ہم اُسکو قتل کر ڈالین * فرمایا کہ مجھکو منع ہوا ہی
قتل کرنا نمازیونکا * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
مرد کو ذرا بات مین بھی عورتونکی مشابہت کرنی نہ چاہیے کہ
اُس شخص نے تو صرف مہندی ہی ہاتھ پانو مین لگائی تھی *
سو حضرت نے اُسکو نکلوا دیا اور بستی مین رہنا
اُسکا گوارا نکیا * پھر زینت کے واسطے مرد کو پان کھانا
مسی لگانا یا کرتہ کا گریبان آگے کو عورتون کی طرح رکھنا
یا نیچے نیچے پاجامے پہننا یا بڑے بڑے بال سر پر رکھنا * غرض کہ
جس بات مین عورتون سے مشابہت پائی جاتی ہو مرد کو
بچنا ہے * اور رسم سفید سر یعنی شیب کو لگانا مہندی کے واسطے سنت
ہی کہ اُسمین کچھ زینت نہین صرف تبدیل مقصود ہی * اور

* ۶۰ *

یہہ بھی اِس حدیث سے دریافت ہوا کہ محدث اور زنانے اوز
سد اعتماکن فقیر سدھہ دیکھے سکی کا بال تہین ہین * بلکہ
اگر ہی مانزی ہوین تو قابل قتال کے ہین * اخرج ابن ماجۃ عن
علیؓ رض قال کانت بید رسول اللہ ﷺ قوس عربیۃ فرأی
رجلاً بیدہ قوس فارسیۃ قال ما ھذہ القھا وعلیکم بھذہ
واشباھھا ورماح القنا فانھا یوید اللہ لکم بھا فی الدین
ویمکن لکم فی البلاد * ترجمہ مشکوۃ کے
باب اعداد آلۃ الجہاد مین لکھا ہی کہ ابن ماجہ نے ذکر
کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ کے ہاتھہ مین تھی
کمان عربی سو دیکھا ایک آدمی کو کہ اُسکے ہاتھہ مین فارسی
کمان تھی فرمایا کہ یہہ کیا ہی پھینک دے اُس کو اور اختیار
کر وا نسی اور اِس بطرح کی اور نیزے کہ اُس سے مدد
کریگا اللہ تمھارے دین مین اور تمکن دیگا تمکو ملک
مین * ف * فارسی کمان سخت ہوتی ہی اور عربی کمان
نرم ہوتی ہی * سو فرمایا کہ ایسی فارسی کمان رکھنا نچاہیے *
اِ عین وانسبطرح کہ فتح شکست اللہ کی طرف سے ہی * سو
عربی کمان کمان ہین اور نیزے ہی کافی ہین کہ اُنھین کے سبب
اللہ مدد کریگا اور دین جلدی ہوگا اور ملکون مین عمل ہوگا * لو

اس سے معلوم ہوا کہ انکی شجاعت اور جوانمردی اور
زور جتانے کو سب طرح برتے بڑے نیزے اور بڑے بڑے
ڈھالیں اور بھاری بھاری بندوقیں باندھنا اور سخت سخت
کمانیں زہ کرنا نہیں ہے * شجاعت دل سے تعلق ہی اور فتح اللہ
کی طرف سے ہی پھر ظاہری اسباب کے واسطے ہلکی
ہی ہلکی ہتھیار کافی ہیں * اخرج ابو داود عن ابی هريرة
قال قال رسول الله ﷺ تكون ابل للشياطين اما ابل فقد
رأيتها يخرج احدكم بنجيبات معه قد اسمنها *
فلا يعلو بعيرا منها ويمر باخيه قد انقطع به فلا يحمله *
ترجمہ شتروں کے باب اس امر میں لکہا ہی کہ ابوداود
نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا
کہ بعضے اونٹ شیطانوں کے ہوتے ہیں * سو وہ میں نے دیکھی
ہر کوئی ہیں بعضے شخص ساتھ لیتا ان لیکر اپنے سب اچھے کو انکو
موٹا کرکر کہتا ہی * سو وہ سوار نہیں ہوتے کسی اونٹ پر
ان میں سے * اور ہو نکلتے ہیں اپنے بھائی پر وہ تھک گیا چلنے سے
تو نہیں سوار کرتا ہے اسکو * ف * یعنی یہہ جو تو سب شان
اور شوکت نام کیو اسطے اونٹ پالتے ہیں پھر کام کیو اسطے
نہ اونہیں ساتھ لیکر چلتے ہیں کہ نہ خود انپر چڑھتے ہیں نہ اوروں

سی زیب تمان بهانکو * اگرچه وه ہتهیار استعمال کیا اوراتهکا ہوا ہو
مگر اسپر چهر قابو نهین لیتی * پهر صرف شانهونکے بیچ آن سان بیونکو
کہا کر سمجتے ہوتے کرتے ہین سو وه سی کام تو آپنے ہی ہین
مگر شیطانون کے سمجهر جانتے ہین * کہ شیطان اس بات
سے خوش ہوتا ہی * اس حدیث سے پوچها گیا کہ یہ جلو کے
مانند پیان اور نت شیطانی کا رخانہ ہی * اور مسلمانکو چاہیے
کہ اسکو شیطان کی سواری سمجهہ کر دور کرنے اور اور
کام مین لگاوے * اور اپنے آپ کو شیطان کی ذریت مین داخل
نکرے * اَخرج مسلم عن ابي هُريرة قَالَ سُئِلَ رسول
الله ﷺ عن الخيل قال فالخيل ثلثة هي لرجل وزر و
هي لرجلٍ ستر وهي لرجل اجر فاما التي هي له وزر
فرجل ربطها رياءً وفخرًا ونواءً على اهل الاسلام فهي
له وزر واما التي هي له ستر فرجل ربطها في سبيل
الله ثم لم ينس حق الله في ظهورها ولا رقابها فهي
له ستر واما التي هي له اجر فرجل ربطها في سبيل الله
لاهل الاسلام * ترجمہ مشکوٰة کے کتاب الزکوٰة مین لکہا
ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پوچها گیا
پیغمبر خدا ﷺ سے حال گهوڑے کا فرمایا کہ گهوڑے تین طرح

کے ہیں * ایک طرح کے گھوڑے آدمی کیواسطے گناہ ہیں *
اور ایک گھوڑے آدمی کے حق میں سو جب عیب پوشی
کے ہیں * اور ایک قسم کے گھوڑے آدمی کے لیے
ثواب ہیں * سو وہ جو اسکے لیے گناہ ہیں سو وہ یوں ہی کہ
آدمی نے گھوڑا باندھا دکھانے کو اور بڑائی کو اور جتائی
کر یکو مسلمانوں پر * سو وہ گھوڑے اسکے لیے گناہ ہیں * اور
جو اسکے لیے پردہ ہیں سو وہ یوں ہی کہ آدمی نے گھوڑا باندھا
اللہ کی راہ میں پھر نہ بھولا حق اللہ کا اسکی سواری میں اور نہ اسکی گردن میں
یعنے کوئی کبھی مانگے بھی دیوے * اور اسکی زکوۃ بھی دیوے اور خبر گیری
گھانس پانی کی اسکی رکھے * سو ایسے گھوڑے آدمی کے
واسطے موجب عیب پوشی کے ہیں * کہ اسکو کوئی
محتاج نہیں جانتا اور وہ جو اسکے لیے اجر ہیں * سو وہ یوں ہی کہ
کہ آدمی نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ میں مسلمانوں کے واسطے *
یعنے اسلیے تاکہ مسلمان اسپر سوار ہو کر جہاد کریں * ف *
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نام کے واسطے اور فخر کے
کے لیے گھوڑے رکھنا حرام ہے * پھر کوتل گھوڑے سواریوں
کے ساتھ رکھنا تو صرف گناہ کا کام ہے * بلکہ ہاتھی گھوڑے
سواری کے لیے یا جہاد کی نیت پر باندھنا رخصت اور

پتھر ہی سواری کے گھوڑے نہیں ہو حق اور بھی لگے ہوئے ہیں*
ایک یہ کہ کبھی کبھی مسکینوں کے سامان جیسے ہمسایوں کو عاریتاً بھی
سوار ہونے کو دے* دوسرے یہ کہ اگر وہ گھوڑے جنگل
سے چراتے ہوں تو اُنکی زکوٰۃ بھی دے* اَخرج الترمذی
عن اَنسٍ قالَ قالَ رسولُ اللہِ ﷺ النفقۃُ کُلّہا فی
سبیلِ اللہِ اِلّا البناءَ فلا خیرَ فیہِ* ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب
الرقاق میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ خرچ سب اللہ کی راہ میں ہیں
سوا مکان بنانے کی سو اُسمیں خیر نہیں* ف* اور جتنی
خرچ ہیں اگرچہ اپنے خانہ داری کے امور میں ہوویں اگر اُن
خرچوں میں نیت ثواب کی ہو تو ثواب ملتا ہی* مگر عمارت بنانے
میں اگرچہ نیت ثواب کی کرے مگر ثواب نہیں ملتا* مثلاً
کسی نے کپڑا اچھا اپنے واسطے اِس نیت پر بنایا کہ اُسکو
پہن کر عبادت کرونگا یا اپنے جورو لڑکوں کا مونھ کو بوتا
یا اور رشتہ داروں کو کھانا کپڑا دیا اچھا اس نیت پر
کہ یہ اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے اُنکا حق مجھ پر رکھا ہی
تو البتہ ثواب ملے گا* اور مکان رہنے کا اگر حاجت ضروری
سے زیادہ بنایا خواہ اپنے لیئے خواہ جورو لڑکوں کے لیئے

اُس مین ثواب نہین ملتا * پھر مکان کی زینت بہت بسی
کرنی وہ تو محض ہی زائد تکلف ہی * اخرج ابوداود عن انس رض ان
رسول اللہ صلعم خرج یوماً ونحن معه فرأی قبة مشرفة
فقال ما هذه قالوا الفلان رجل من الانصار
فسكت وحملها في نفسه حتى لما جاء صاحبها فسلم عليه
في الناس فاعرض عنه صنع ذلك مراراً حتى عرف
الرجل الغضب فيه والاعراض عنه فشكى ذلك الى
اصحابه وقال والله اني لانكر رسول الله صلعم قالوا
خرج فرأى قبتك فرجع الرجل الى قبته فهدمها حتى سواها
بالارض فخرج رسول الله صلعم ذات يوم فلم يرها قال ما
فعلت القبة قالوا شكى الينا صاحبها اعراضك عنه
فاخبرناه فهدمها فقال اما كل بناء وبال على
صاحبه الا ما لا يعني الا ما لا بد منه *
ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الرقاق مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا
کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم باہر آئے ایک
دن اور ہم اُن کے ساتھ تھے تو دیکھا ایک گول گھر بلند
سے بڑھایا ہوا گیا ہی اُنہون نے کہا یہ فلانے آدمی کا ہی
انصار مین سے * تو چپ ہو رہے اور اُٹھا رکھا اس بات کو

اپنے دل میں اُس وقت تک کہ وہ مالک اُسکا آیا تو سلام
کیا حضرت کو لوگوں میں تو منہ پھیر لیا حضرت نے اُس سے*
کیا حضرت نے یہ کئی بار اِس قدر کہ پہچانا اُس آدمی نے
غصہ اُس میں اور منہ پھیرنا اپنی طرف سے سو شکوہ
کیا اُسنے اِس بات کا اصحابوں سے اور کہا قسم خدا کی میں
ناخوش پاتا ہوں رسول اللہ صاحب کو* اصحابوں نے کہا
آپ نکلے تھے سو تیرا گول گھر دیکھا تھا تو پھر او وہ آدمی
اپنی گول گھر کی طرف سو ڈھا دالا اُسکو اور ساتھ
برابر کر دیا زمین سے* پھر نکلے رسول خدا صاحب ایک دن تو
نہ دیکھا اُس گول گھر کو فرمایا کیا ہوا وہ گول گھر یاروں نے
عرض کیا شکوہ کیا ہمارے سامنے اُس کے مالک نے آپ
کے منہ پھیرنے کا* سو ہم نے خبر کر دی اُس کو سو ڈھا دالا
اُس نے وہ* تو فرمایا حضرت نے کہ خبردار رہو کہ مکان بنانا
گناہ ہے مکان والے پر* مگر وہ جو ضروری ہے مگر اِس قدر جو کہ بند
ہی* ت* یعنے جو مکان کہ دن کے رات کے بیٹھنے کے
کے واسطے ضروری ہے* یا اسباب رکھنے کو جانوروں کے آرام
کو ہو اُس کا مضائقہ نہیں* یا جس مکان کے بنانے کو خدا و رسول
کا حکم ہو جیسے مسجد ہو اُس کے اونچا بنانا* یا اپنے مکان

اونچے اونچے بلند بہت بنانے وبال وگناہ ہے * چنانچہ ایک مرد
مسلمان انصار کا گنبد نما گھر بلند بنا ہوا دیکھ کر حضرت اُس سے
سے ناخوش ہوئے * کہ اُسکی طرف سے منہ پھیر لیا اور باوجودیکہ
اُسنے کئی مرتبہ سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا پھر اُسنے حضرت کے
ناخوش ہونے کے سبب وہ کھود ڈالا سو ہر مسلمان کو ایسا ہی چاہیے *
اخرج ابو داؤد عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ
تكون بيوت للشياطين قال سعيد لا اراها الا هذه
الاقفاص التي يستر الناس بالديباج * ترجمہ مشکوٰۃ
باب الادب السفر میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہوتے ہیں بعضے گھر
شیطانوں کے سعید نے کہا میں نہیں جانتا ہوں وہ گھر مگر یہی
پنجرے کہ پوشش اُنکی کرتے ہیں لوگ دیبا سے یعنی
ریشمیں * ف * یعنی یہ جو لوگ بعضے چھوٹے مکانوں اسطرح
بناتے ہیں کہ اُسمیں ریشمی دیوار گیریاں اور چھتیں
اور پردے لگاتے ہیں یا عماریوں میں اور دیبا کے یوں مکانوں میں
دیباؤں میں حریر وغیرہ لگا کر مزین کرتے ہیں سو یہی مکان شیطانوں کے
گھر ہیں * المقصود مکان حاجت سے زیادہ بہت اونچا بنانا یا مکانوں
بہت آراستہ چھتوں پر دیوار گیریاں لٹکے کرنا ہے

سب شیطانی امور ہین کہ انسے مسلمانکو پرہیز کرنا چاہیے
أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ
يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الترجل مین لکھا
ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے منع فرمایا زعفران لگانیسے مرد کو *
* ف * یعنے مرد کو خوشبو کے واسطے یا زینت کے لیے
اپنے کپڑے مین یا بالونمین یا ہاتھہ پانومین زعفران یعنے کیسر
لگانیسے منع فرمایا * سو مرد کو اسطرح پر زعفران کا استعمال
کرنا حرام ہے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ
مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ
لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ لَا تَعُدْ * ترجمہ مشکوٰۃ
کے باب الترجل مین لکھا ہی کہ ترمذی اور نسائی نے ذکر
کیا کہ یعلی بن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے دیکھا خلوق
اسکے لگا ہوا تو فرمایا کہ کیا تیری عورت ہی یعنے شاید عورتکے
بدن سے اسکے خلوق لگ گیا ہو اسنے کہا نہ * فرمایا اسکو دھو پھر
دھو پھر دھو پھر ایسا نکیجو * ف * عربکی عورتین کیسر
وغیرہ کئی چیز خوشبو کی ملا کر اسکی خوشبو بنالیتین اسکو
خلوق کہتے ہین * جیسے ہندوستانمین عطر گاسوندھا مرد کو

لگا تھا حرام ہی سو حضرت نے یعنی اسکو لگائے ہوئے دیکھا تو تین بار دھلوایا اور آیندہ کو منع فرمایا * اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِيْ جَسَدِهٖ شَيْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوموسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نہین قبول کرتا نماز اس مرد کی جسکے بدن مین کچھ بھی خلوق ہو * اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُوْنِيْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل مین لکھا ہی کہ ذکر کیا ابوداؤد نے کہ عمار نے نقل کیا کہ مین آیا تھا اپنے گھر سفر سے پھٹ گئے تھے ہاتھ میرے تو گھروالون نے میرے خلوق لگایا زعفران کا * سو صبح کو مین آیا رسول خدا ﷺ پاس پس سلام کیا مین نے تو نہ جواب دیا مجھکو اور فرمایا جا دھو ڈال اسکو اپنے بدن سے * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ

لَوْنُہٗ وَخَفِيَ رِيْحُہٗ * ترجمہ مشکوٰۃ باب الترجل مین لکھا
ہی کہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشبو مردونکی
وہ ہی جسکی کھلی ہو بو اور چھپا ہو رنگ اور خوشبو عورتونکے لئے *
وہ ہی کہ ظاہر ہو رنگ اُسکا اور چھپی ہو بو اُسکی
* ف * یعنے مردونکو ایسی خوشبو لگانی حلال اور بہتر ہی
کہ جسکی خوشبو تو معلوم ہو اور رنگ نہ معلوم ہو جیسے
عطر * اور عورتونکو ایسی خوشبو لگانی چاہئے کہ جسکا رنگ
ظاہر ہو اور خوشبو نہ رنگ سے معلوم ہو جیسے زعفران اور
صندل سے رنگا ہوا کپڑا اور جو اسپر عطر لگا ہو * اخرج
مسلم عن جابر ان رسول اللہ صلعم قَالَ لَہٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ
وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِہٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ *
ترجمہ مشکوٰۃ کی کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا اُسکو
کہ بچھونا ایک مرد کے لئے اور ایک بچھونا اُسکی عورت کے لئے
اور تیسرا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے * ف *
یعنے اپنے اور اپنی عورت کے واسطے بچھونا ہو اور مہمان
کے واسطے زیادہ ایک بچھونا چاہئے پھر جو حد سے آگے بڑھین

جس قدر مہمان اکثر آیا کرتے ہوں اُسی قدر اُنکو مضایقہ
نہین * مگر جس مین قسم سے زیادہ جو بچھونا ہو وہ بچھونا شیطان
کے لئے ہوگا * یعنے وہ اسراف اور زینت اور تکبر کے اسباب
مین داخل ہی شیطانی کام * تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
یہ جو لوگ سجے ہوئے پلنگ اور مسہریان اور کوچین
طیار بچھونے بچھے ہوئے مکان مین زینت کے واسطے
رکھا کرتے ہین * اور ہر مکان مین فرش بچھے رکھتے ہین سو یہ
سب سامان شیطانی ہی * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَوْفِرُوا
اللُّحَى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ * ترجمہ حدیث کا مونچھ کے باب الترجل
مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مخالفت کرو مشرکون
سے * بڑی کرو داڑھیان اور کم کرو مونچھین * ف * کافرون مین
اس ملک مین نصاریٰ اکثر داڑھی مونچھ دونو منڈاتے ہین *
اور بعضے داڑھی مونچھ دونو رکھتے ہین * اور ہندو اکثر
داڑھی منڈاتے اور بڑی بڑی مونچھین رکھتے ہین * اور بعضے
لنگ مونچھ رکھتے ہین اور بعضے خوب صورتی کے واسطے
داڑھی رکھکر اُس کو بیچ مین سے چیر کر کانو پر باندھتے ہین *

اور مسلمان کو کافروں سے مخالفت چاہیے اور داڑھی موچھہ
آدمی کے چہرے پر ہوتی ہیں * اپنے چہرے پر خیال جاتا ہی *
سو فرمایا کہ داڑھی موچھہ اس طرح پر رکھو کہ کسی طرح
کافروں سے مشابہہ نہو * کہ صورت ہی دیکھنے سے معلوم ہو جاے
کہ یہہ شخص مسلمان ہی * سو داڑھیان بڑی بڑی کرو
یعنے ایسی کہ جس جگہہ سے یہہ معلوم ہو کہ یہہ آدمی ہی
وہیں سے اُسکے نمایاں یہہ بھی معلوم ہو کہ اُس کے منہہ
پر داڑھی بھی ہی سکتا ہی یا جو نا سے پر ہوئیں لگا * اور موچھیں
کم کرو یعنے جیسی چھوٹیں * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑی
داڑھی گویا علامت اور نشانی دین اسلام کی ہی * بلکہ
مسلمانوں کی رودسی کے قائم مقام ہی * اور ایک مشت سے
داڑھی کم کرنا یا موچھیں بڑی بڑی کرنا علامت کفر کی ہی *
اور داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم رکھنا یا اوپر چڑھانا
یا کان موچھیں رکھنا یا ٹھوڑی منڈانا یا ٹھوڑی پر کم اور چپ
اور راست زیادہ رکھنا یہہ سب علامت اور نشانی مشرکوں
کی ہیں اور شعار اسلام سے بعید * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَ
أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا * ترجمہ منع کیا ہے

باب الترجل میں لکھا ہی کہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی
نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن مغفل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم
نے منع فرمایا کنگھی کرنے سے مگر کبھی کبھی * ف * یعنے ہر
روز کنگھی کرنا سر کے بالوں میں مرد کو یا ڈاڑھی میں یہہ تکلف
ہی اور محض زینت عورت نگھار کے واسطے ہی سو یہہ
منع ہی * ہاں کبھی کبھی ایک روز یا دو روز یا تین روز یا
ہفتے کے بعد کرلیا کرے تاکہ بال خراب نہو جائیں * اخرج
ابو داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال
رسول اللہ صلعم لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم من شاب
شیبۃ فی الاسلام کتب اللہ لہ بہا حسنۃ وکفر عنہ بہا خطیئۃ
ورفعہ بہا درجۃ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل میں لکھا
ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمرو بن شعیب نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مت اکھاڑو سفید بال اسلئے کہ
یہہ نور ہی مسلمان کو جس کا سفید ہوا بال مسلمانی کی
حالت میں لکھتا ہی خدا اُس کے لئے اُس سفیدی کے سبب
نیکی اور معاف کرتا ہی اُس کا اُس سے گناہ * اور بلند کرتا ہی
اُسکا اُس سے مرتبہ * ف * معلوم ہوا کہ سفید بال ہونے سے
مسلمان پہ اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہی کہ ایک بال

سفید ہو جسے اللہ تعالی کی طرف سے نور آتا ہی اور ایک نیکی کا ثواب لکہا جاتا ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی * اور ایک درجہ اللہ کے یہان اُس کا بلند ہوتا ہی * تو جون جون اُسکا بال سفید ہوتے جاتے ہین اُتنا ہی نور بڑھتا جاتا ہی اور گناہ معاف ہوتے جاتے ہین * اور درجہ بلند ہوتے جاتے ہین اور نیکیان زیادہ ہوتی جاتی ہین * سو جن اللہ جسکو حاجت توبہ کی ہو اُسکے واسطے بالکا سفید ہونا خود بخود توبہ ہی کہ اُس سے گناہ معاف ہوتے ہین * اور عابد و نیکی کو خود بخود بے مشقت عبادت ہی کہ ثواب زیادہ ہوتا جاتا ہی اور درجے بلند ہوتے جاتے ہین اور نور بڑھتا جاتا ہی * پھر جسکو سفید بال داڑھی کا برا لگے اور وہ گنہگار ہے تو وہ شخص اپنے گناہ ہونکی معافی یا اپنے بلند درجہ اور زیادہ ثواب اور خدا کا نور نہین چاہتا بلکہ طالب برائیونکا ہی * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰی صَبِیًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِہٖ وَتُرِکَ بَعْضُہٗ فَنَہَاہُمْ عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ احْلِقُوْا کُلَّہٗ اَوِ اتْرُکُوْا کُلَّہٗ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الترجل مین لکہا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک لڑکے کو کہ منڈا ہوا تہا بعض سر اُسکا اور چہوٹا ہوا تہا

چھوڑا * سو منع کیا انکے والدین کو اُس سے اور فرمایا کہ چھوڑ دو
سب سر یا چھوڑ دو سب سر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ رکھنا پٹھے یا ببری یا چندوا یا کاکلین یا قامہ ین یا چوٹیان لڑکونکے سر پر
رکھنا نہین درست باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف ہین * مگر اس سے
انکے والدون پر گناہ ہوتا ہی * سو انکو چاہیے اسکا سب سر
منڈا دین یا سب سر پر بال رکھین * اور جب لڑکے غیر
مکلف کو اس طرح بال رکھنا چاہیے نہ بڑا تو انکو تو بطریق اولی
بچانا چاہیے * بلکہ ہر مسلمانکو مناسب ہی کہ جن مسلمان جوانون
یا لڑکونکو اس طرح بال رکھے ہوئے دیکھے تو نصیحت کی راہ سے منع
کرنے کی منع کرے * اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ
حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي
اُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَاَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ اَوْ
قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَاْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ اَحْلِقُوْا هٰذَيْنِ اَوْ
قُصُّوْهُمَا فَاِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُوْدِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب
الترجل مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ حجاج بن حسان
نے نقل کیا کہ ہم گئے تھے انس بن مالک رض پاس سو
مجھسے انکا ذکر کیا میری بہن مغیرہ نے * کہا کہ تو
اُن دنون لڑکا تھا اور تیرے دو کاکلین گندھی ہوئی تھین یا کہا کہ

بیچ لکھا ہی کہ ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباس
رضی نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوگی ایک قوم
اخیر زمانے میں کہ خضاب کرینگی ساتھ سیاہی کے
جیسے سینہ کبوتر کا وہ نہ پاوینگی خوشبو بہشت کی * ف *
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا چمکتا ہوا
جیسے کبوتر کا سینہ حرام ہی * اور کرنیوالے کو بہشت کی بو بھی
نہ نصیب ہوگی * مگر ہاں سرخ یا زرد خضاب جہاد میں اگر
بسامان کرے تا کہ کافر ڈر جاویں تو درست ہی سیاہ
وہاں بھی نہین درست * اور مہندی لگانے کے واسطے کیسا
ہی خضاب ہو کرنا چاہیے * اخرج الشیخان عن ابن عمر
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ
والمستوشمۃ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل میں
لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے
بالون میں جوڑ ملانے والی پر اور ملوانے والی پر اور نیلا گودنے والی
پر اور جو اپنے نیلا گودواوے * ف * اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بالون میں اور بال ملا کر لمبے کرنا اور نیلا گودنا حرام
ہے * اور خدا کی لعنت پڑتی ہی جو عورت کے بال جوڑتے

بچاوین اُس عورت پر بھی اور جو عورت اپنے ہاتھہ سے
جو تے اُس پر بھی * اور جو اپنے بیاگو دوا دے اُس پر بھی
اور جو اپنے ہاتھہ سے گو دے اُس پر بھی لعنت ہے * اخرج
الشیخان عن عبد اللہ بن مسعود قال لعن اللہ الواشمات
المستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات
خلق اللہ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل مین لکھا ہی کہ
بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ لعنت
کرے اللہ اُن عورتون پر جو بیاگودین اور جو اپنے بیاگودواوین *
اور ماتھے کے بال اُکھاڑ ڈالین اور جو خوب صورتی کے لیے
اپنے دانت الگ الگ کرین کہ وے بدل ڈالنے والیان
ہین اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو * ف * بعضی عورتون کے دانت
بڑے بڑے ہوتے ہین سو وہ ریت کر چھوٹے چھوٹے الگ
الگ کرتی ہین خوب صورتی کے لیے * اور بعضی عورتون کے
سر کے بال ماتھے تک ہوتے ہین تو وہ ایسا ماتھا برا سمجھکر وہ
بال اُکھاڑتی ہین * اور بعضی عورتین بیاگودتی اور گودوالی
ہین سو یہ سب خدا کی لعنت مین گرفتار ہین * کہ اللہ کی
بنائی ہوئی صورت کو بدل ڈالتی ہین * اخرج ابو داؤد عن
عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الرجلۃ من النساء * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب

الترجل میں لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا کہ لعنت فرمائی پیغمبر خدا صلعم نے مرد بنے والی عورت پر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت مردوں کے ایسا لباس پہنے یعنے قبا انگرکھا جو مردوں کے لایق ہی پہنے پگڑی منڈاسا ہتھیار باندھے گھوڑے پر سوار ہووے مردوں کیسی گفتگو کرے مردوں کی طرح کا پایجامہ پہنے * یا اور باتیں مردوں کی سی اختیار کرے تو اوس پر خدا کی لعنت پڑتی ہی * پھر عورت کو اپنی زینت اور سنگار نکرنا یعنے سرمہ مہندی نہ لگانا چہ بھی گویا مردوں کی وضع اختیار کرنی ہی * ہر چند زینت کے متعلق اور بہت باتیں ممنوع ہیں کہ لوگوں میں رایج ہیں * مگر بسبب خوف طول ہونے کتاب کے مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اوسی قدر پر کفایت کی * اس خاکسار گنہگار مترجم نے بھی اوسی لحاظ سے راہ اختصار کی اختیار کی * الحمد للہ ثم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وعترتہ وعلی کل من اتخذ سبیلہ وجعل القرآن دلیلہ * کہ یہ ترجمہ انجام کو پہنچا اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم

سے اُسکو قبول کرے * اور اِس گنہگار کو اور سب
بھائی مسلمانوں کو توفیق دے کہ عقیدہ توحید کا خوب درست
کرین * اور جمیع انواع اشراک سے بچین * اور سنت
رسول کریم کو اختیار کرین * اور بدعات سے اجتناب
رکھین * اور تقدیر پر ایمان مضبوط کر کے توکل اللہ پر کرین * اور
حضرت کے اصحاب پر ایمان اپنا ٹھیک کرین * اور اہل بیت
بالکہ جمیع سوسلون سے محبت رکھین * اور اُنکے روبہ کو
اختیار کرین * اور بدعات جور اور بدعات تقلید اور بدعات
* رسوم سے توبہ کرین * اور اسکے باجہ بجانا اور *
* اپنی نسب پر فخر کرنا اور شادیون مین بیجا خرچ *
* کرنا اور بہت سی زینت دنیا کے امور مین *
* کرنی * ترک کرکے نیات باطن اور *
* صاف ظاہر ترے مسلمان *
* ہوجاوین اللھم آمین *
* ثم آمین ثم آمین *
* واخر دعونا *
* ان الحمد *
* للہ *

فہرست رسالہ تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان فی بیان
اتباع السنۃ والاجتناب عن البدع والشیطان *

* دوسرا باب اسمین سات فصلین ہیں *

(۴۹۸)

کے اہل بیت کے ذکر میں * ۵۰۴

(۴۹۹)

معلوم کیا چاہیے کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیفات سے حضرت مولانا
محمد اسمعیل صاحب مرحوم مغفور کے ہے اس میں
دو باب ٹھہرائے * پہلے باب میں شرک کی برائی اور توحید کی
خوبی کا بیان * اور دوسرے باب میں اتباع سنت کا اور بدعت
کی برائی کا بیان تھا * آپ خود زبان مبارک سے پہلے باب
کا ترجمہ زبان اُردو میں بیان کیا * اور دوسرے باب کی
آیات اور احادیث جمع کرکے زبان اُردو میں بیان کرنیکی
فرصت نپائی کہ راہ خدا میں جان دی انا للہ وانا الیہ راجعون *
بعد اُسکے سنہ [illegible]۵۰ ہجری میں حضرت مولانا محمد سلطان
خان نے اُس دوسرے باب کا ترجمہ زبان اُردو میں
بیان کرکے تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان نام رکھا * اب
سنہ ۱۲۶۶ ہجری فقیر بدیع الزمان نے واسطے نفع مومنین
کے اپنے مطبع کریمی میں تصحیح سے مولوی طالب اللہ
صاحب کے اور اہتمام سے مولوی عظیم الدین صاحب کے
سنہ ۱۲۶۵ بانگاہ بنارس بیچ مہر دہم ماہ ذالحجہ کے چھپوایا *
الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین *